حسب فرمائش
شیخ غلام علی کتب علی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Price Rs 1 0 0

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان فرخی اقتران کتاب ہدایت انتساب حاوی مسائل و دینیات

المسمّٰی بہ

مصباح الحیات

جسکو

شیخ غلام علی برکت علی تاجران کتب و پبلشر کشمیری بازار

لاہور نے

اپنے علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام میاں فیروز دین پرنٹر کے چھپوایا

لوح نویس محمد الدین سیالکوٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں ابتدا میں بحمد خدا — عدم سے ہمیں اُسنے پیدا کیا

محمد خدا کے ہیں برحق رسول — کرے حکم اُن کا دل وجان قبول

کہا حق نے دیکر ہمیں زندگی — مجھے جانو میری کرو بندگی

مجھے جانو تم جب خدا نے کہا — عقائد کا واجب ہوا سیکھنا

عقائد سے جسکو نہیں کچھ خبر — جہنم میں آباد ہے اُس کا گھر

خصوصًا یہ ہے بات ماں باپ پر — کہ جب ہوش میں آئے اپنا پسر

ہے لازم عقائد سکھانا اُسے — ہدایت کا رستہ دکھانا اُسے

تو کلمہ سے پہلے زبان کھولدے — یہ دو بول ہیں صدق سے بولدے

دو عالم کا پیدا کرن ہار ہے — نہ اُس کا شریک و مددگار ہے

ازل میں وہی وہ نخالص لاکلام — وہ باقی ہے ایک اور فانی تمام

قدیم اُسکی ہے ذات عالم نواز — اُسی سے دو عالم کو ہے امتیاز
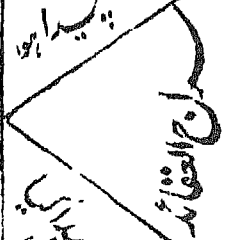
ہے اول وہی اور آخر وہی — ہے باطن وہی اور ظاہر وہی

منزہ وہی پاک و بے عیب ہے

ہیں لاعین لاغیر اُسکی صفات

مگر صوفیہ کہتے ہیں عین ذات

وہ ہے حی قیوم بس بیگماں

ہوئے فیض سے اُسکے دونوں جہاں

وہی ذات جزو کل بالیقین

کوئی چیز ہو اُس سے مخفی نہیں

کتابیں ہیں یہ چار مشہور تر | زبور اتری اُن میں سے داؤد پر
ہے موسیٰ پہ توریت نازل ہوئی | اور انجیل عیسیٰ پہ اے متقی
محمدؐ پہ قرآن نازل ہُوا | فضیلت ہوئی سب پہ اسکو عطا
رسول آدمی ہیں انسان پر | ہدایت کو آئے ہیں وہ سر بسر
وہ معصوم ہیں اور مقبول ہیں | خدا سے ہر اک آن مشغول ہیں
کئے معجزے اُن کو حق نے عطا | کرامت کیا شیوہ اولیا
اُسی کے ارادے سے سب کام ہے | سبھی نیک و بد کفر اسلام ہے
بدی پر نہ اُسکی ہے ہرگز رضا | اگرچہ یہ ہے سب بحکم قضا
نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے | میانہ پن اسکا سزاوار ہے
مدبّر دو عالم کا ہے وہ صمد | شریعت سو جھائی ہے نیک اور بد
ہے برحق قیامت کا آنا یقین | علامات یہ اُس کے ہیں پاک دین
یقین کر وہیں ہے سوال و جواب | ہے نیکوں کو راحت بدوں کو عذاب
مرے بعد ہر اک اُٹھے آن میں | کہا ہے خدا نے یہ قرآن میں
ہے برحق ترازو سُن اے نیکنام | کہ نیکی بدی واں تلے گی تمام
سنو جسکی نیکی گراں بار ہے | نہیں اُسکو کچھ رنج و آزار ہے
جسے داہنے ہاتھ میں ہو عطا | وہ نامہ عمل کا وہ ہے باصفا
ملے جس کو بائیں میں سے نیکنام | بُرا ہے بُرا ہے وہ رسوائے عام

سب اصحاب ہیں ہر ہم پلہ ولی — ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علی
محمد کے ہیں آل افضل تمام — ہو اُن پر ہمیشہ درود اور سلام

کبیرہ گناہوں کا بیان

کبیرہ گناہوں کا یہ ہے بیان — بتصریح کرتا ہوں تجھ پر عیاں
نمازوں کو ہرگز نہ تو چھوڑ دے — نہ تو حکم سے حق کے منہ پھیر لے
نمازوں کو تو وقت پر کر ادا — نہ کھا روزے کر لیں خوف خدا
کبھو عالموں کی اہانت نہ کر — کبھی قرآن کو پڑھ کر نہ تو جا بسر
یتیموں کا تو مال ناحق نہ کھا — کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا
حرم بیچ کے اے نیکنام — بدی کا نہ ہرگز تو کر کوئی کام
غریبوں کو ہرگز اے مت ستا — نہ کھا گوشت ظالم سگ و خوک کا
کبھی ناحق کسی کا نہ تو خون کر — زنا اور لواطت سے ہو دور تو
نہ تو کر کمی ماپ اور تول میں — نہ تو کر دغا بھی کبھی مول میں
کبھی چوری نہ کر اور نہ تو بیاج کھا — کبھی جاندار کو آگ میں مت جلا
کبھی ہرگز نہ کرنا تو وضع حمل — کسی پر تو جادو کا مت کر عمل
نہ تو کیف کھا اور چغلی نہ کر — کبھی ہرگز نہ کھا تو قسم جھوٹ پر
گواہی کو ہرگز چھپائے نہ تو — کبھی جھوٹھی گواہی کبھی دے نہ تو
نہ مومن سے ناحق کو تو جنگ کر — کبھی رشوت کو ہرگز نہ تو کھا لیسہ
تو گالی زنِ پارسا کو نہ دے — نہ دو چند کا فر سے منہ پھیر لے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہوں دمبدم حمد سبحان کی — کہ ہے قوت میرے دل و جان کی
ہیں برحق محمدؐ رسولِ خدا — مری جان و دل اُن پہ ہر دم فدا

دربیان عقیدہ

کہو دل سے ایمان لایا ہوں ٹھیک — خدا ایک ہے وحدہٗ لاشریک
صفاتوں پہ اور اس کے سب نام پر — بھی ایمان لایا ہوں احکام پر
فرشتوں پہ ایمان لایا ہوں میں — فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں
کتابوں پہ ایمان لایا ہوں میں — رسولوں پہ بھی جو کہ معصوم ہیں
بھی ایمان لایا قیامت اُپر — انہیں کے مرے بعد جنّ و بشر
خدا کی طرف سے ہے سب خیر و شر — رضا اُسکی شر پہ نہیں ہے مگر
ہیں افضل جہاں سے محمدؐ رسول — کیا اُنکا فرمان ہیں نے قبول
سب اصحاب میں چار ہیں یک ولی — ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ

دربیان پنج فرض بنائے اسلام

سنو فرض و واجب جو ہے حکم رب — ہے سنت نبی سے کبھی ہے مستحب
سنو فرض اسلام کے پانچ ہیں — یہ پانچوں مسلمانی کی جانچ ہیں
نہیں کوئی لائق مگر ہے خدا — عبادت کے لائق وہی ہے سدا
ہے برحق محمدؐ خدا کا رسول — کرو اسکو دل جان سے تم قبول

ہراک عضو کو خوب دھو تین بار	تو کر مسح گردن کو اے کامگار
خلال اپنی داڑھی کا تو خوب کر	خلال انگلیوں کا بھی اے ذی ہنر

دربیان مستحب ہائے وضو

وضو میں یہ ہے مستحب اے جناب	ہر اک عضو کو دھو چاہئے شتاب
ہے لازم بجا مسح سر کا تمام	تو کر مسح گردن کا اے نیک نام
بھی سیدھی طرف سے کرے ابتدا	بھی ترتیب کو لاوے اسمیں بجب

دربیان شکنندہ وضو

سنو ایسے کاموں سے جائے وضو	رواں ہوا گر پیپ یا ہو لہو
بھی ہووے جو کچھ راہ دوسے عیاں	بھی دیوانگی اور قے پر وہاں
بھی ہو کر برہنہ اگر مرد و زن	جو باہم لگا ئیں بدن سے بدن
جو تکیہ لگا کر رہے کوئی سو	رہے ہوش کھو یار بے ہست ہو

دربیان سبب غسل کہ پنج است

سبب غسل کے پنج ہیں سن تمام	جنابت ہو دونوں پہ اور احتلام
ہو جب پاک عورت ز حیض و نفاس	ہوا غسل اُسپر بہ شرع و قیاس
جو دن یاد سے زن کی جاتی ہے	وہ پانچوں نمازوں نہاتی ہے

دربیان غسل واجب و سنت

دربیان سنتہائے غسل

دربیان حیض و نفاس

دربیان نجاست

دربیان اوصاف آب

سنو خوب تم ہے مزہ رنگ و بو
جو پانی کو یہ تین اوصاف ہو

تغیر کچھ ان تین میں جب ہو
وضو غسل اس سے روا ہی نہ ہو

دربیان آب مطلق و مقید و جاری

سنو آب مطلق کا یہ ہے بیاں
بیان وار تم پر کروں میں عیاں

ہوا اسکو حد چوک چالیس ہاتھ
لئے پر نہ ہو خاک پانی کیساتھ

اگر اس سے کم ہو سن ای نیک رو
ہو پانی گھڑے بیچ جوں ہو بہو

سنو حد جاری کا یہ ہے بیان
گرے اسمیں کچھ رہے وہ رواں

دربیان نجاست چاہ و طہارت آں

گرے چاہ میں خون یا ہو شراب
منی ہو اگر بیپ یا ہو پیشاب

کوئی جانور ہو حلال و حرام
گرے اُن کا گوہ اور گوبر تمام

اگر کم گرے یا زیادہ وے
تو پانی کے تئیں اسکو سب کھینچئے

نہ ممکن ہو سب کھینچ دو سو ولو
ہے بہتر وہی کھینچ جو اسمیں ہو

دربیان مقدار افتادن حیوان و کشیدن دلو

بیاں چاہ کا یہ ہے گر تو سنے
کوئی اسمیں حیوان گرے اور مرے

کبوتر کے نیچے سے تا موش جو
گرے تیس ڈول اسمیں سے کھینچ لو

سن اب مدت مسح ای خوش صفات	مسافر کو ہیں تین دن تین رات
مقیموں کو مدت ہی اک رات دن	ہے لے جب سے جاوے وضو تب سے گن

در بیان اذان اقامت

ہے سنت اذان اور اقامت کہی	ہو گھر میں اگر یا مسافر رہے
قضا فرض ہو یا اگر ہو ادا	اذان اور اقامت سے کر ابتدا
سنو عورتوں پر یہ سنت نہیں	مسافر ہو وہ یا رہے ہر کہیں

در بیان فرائض نماز

سنو فرض تیرہ نمازوں میں ہیں	کرو وقت پر دل سے نیت کے تئیں
رکھو جائے پاک اور جامہ بدن	سوئے قبلہ اپنا پھرانا دہن
بھی تکبیر اور ستر عورت تمام	سنو بھائی جان اسکا احکام نام
قیام و قرارت رکوع و سجود	ہے لانا بجا آخری کا قعود
یہ ارکان ہیں یاد رکھنا تمام	سنو فرض پھر ایک بقول امام
مصلے ہے اختیاری کے ساتھ	ہو خارج نمازوں سے اے نیک ذات

در بیان واجبات نماز

سنو بھائی جان واجبوں کا بیان	مفصل کروں تجھ پہ سب ہی عیاں
دو اول کے فرضوں میں اے نیک ذات	تعین قرارت کا اس دو ہیں ہا
سنو فاتحہ ضم سورہ کے تئیں	دو اول میں واجب ہے آخر میں نہیں

چھپانا بدن کا کہوں تجکو صاف	کہ ہے زیر زانو سے تا زیر ناف
بدن سب چھپانا ہو بی بی کے تئیں	کف دست منہہ اور قدم اسکو نہیں
کنیزک کے تئیں حکم ہے مرد کا	مگر پیٹ اور پیٹھ رکھنا چھپا

در بیان ہیئت نماز زن

باندھیں عورتیں وقت تکبیر ساتھ	جو کاندھی تلک لا کے سینہ پہ ہاتھ
رکوع اور سجدے میں ہی یہ عمل	ملانا کرے ران و بازو بغل
سنو قاعدے بیچ اے باشرف	نکالے قدم دونوں سیدھی طرف

در بیان حساب فرض رکعت ہائے نماز

کہے فرض رکعات کا گر شمار	ہیں دو صبح میں ظہر کے بیچ چار
گنو عصر میں چار مغرب میں تین	عشا میں ہوئیں چار اے پاک دین
سنو واجب الوتر بھی تین ہیں	ہے واجب پڑھو اسکو کہتا ہوں میں

در بیان سنت رکعتہائے نماز

بھی سنت کی رکعت یہ ہیں رات دن	تو دو صبح کی ظہر میں چھ ہیں گن
بھی مغرب میں دو ہیں عشا میں ہیں دو	یہ سنت ہیں خالص سن اے نیکخو

در بیان اوقات نماز

نمازوں کے بس وقت یہ پانچ ہیں	رکھو یاد اے بھائی جان اسکو تئیں
نماز فجر جب ہو صادق شروع	رہے وقت سورج ہو جب تک طلوع

در بیان مفسدات نماز

در بیان نماز بیمار

در بیان نماز تراویح

در بیان جماعت

جماعت سے مت دور ہو تراویح دن	جمعہ ہیں جماعت کو تو فرض گن
بھی پانچوں نماز اور عیدین ہیں	کہے ان میں واجب جماعت کے تین
بھی سنت تراویح ہیں باادب	سُنو وتر ہیں اُس کے ہو مستحب

در بیان وجوب جمعہ

وجوب جمعہ سُن تجھے یاد ہو	رہے شہر اور مرد آزاد ہو
بلوغ اور عاقل صحیح ہو بدن	رکھے آنکھ اور پاؤں کو ہو امن

در بیان ادائے جمعہ

ادائے جمعہ کے ہیں چھ شرط یار	پڑھ اول جماعت سے باانکسار
اچھے شہر و سلطان اور اذن عام	رہے ظہر کا وقت خطبہ تمام
سُنو رکعتیں دس جمعہ بیچ ہیں	جو اول پڑھو چار سنت کے نیتیں
پڑھے بعد ازاں اسکے خطبہ تمام	کہے فرض خطبہ سنو نیک نام
کرو تم ادا بعد دو فرض ہیں	پڑھو بعد ازاں چار سنت کے نیتیں

در بیان نماز مسافر

سفر تین دن کا ہو و بیش اگر	مسافر ہے وہ اے خجستہ سیر
دوگانہ کرے چار فرضوں سے نیتیں	بجز صبح و مغرب کے جو کچھ کہ ہیں
کہے روز پندرہ رہونگا یہاں	مقیم اس کے نیتیں بوجھ اے بھلا چلی

در بیان نماز عیدین

در بیان فطرہ

در بیان قربانی

در بیان

لے یعنے اوّل اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھے پھر سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک

کیجئے نذر و کفارہ بھی نذر روزہ فرض
کیجئے شب سے نیت نہیں صبح سے روا
نفل بھی ہے باقی فرض نیت سے ادا
نیت کرے پہلے زوال سے ادا

دربیان ... افطار روزہ

دربیان تکبیرات تشریق

بھی واجب ہوا کر ادا اس کے تئیں	جو تکبیر تشریق تیئس ۲۳ ہیں
شروع صبح عرفہ سے کر اختیار	پڑھے فرض کے بعد ازاں ایکبار
نمازوں میں تیئس اے نیک نام	کرے عصر تک تیرھویں کی تمام

دربیان نماز جنازہ

نماز جنازہ یہ تکبیر چار	ہے فرض کفایہ سنو نامدار
درود و ثنا اور دعا ہے تمام	کہے بعد ازاں اسکے دینا سلام

دربیان کفن

سنو بھائی جان مرد کو یہ کفن	ازار و لفافہ بھی اک پیرہن
ازار و لفافہ ہو سر تا قدم	ہو گردن سے کفنی قدم تک بہم
ہو دو بستہ عورت کو اے ارجمند	کہ دامنی دوسرا سینہ بند
نہ دو ہاتھ ہو بھائی یہ تین ہات	زیادہ نہ ہو اس سے اے نیک ذات

دربیان روزہ ہائے فرض و واجب و سنت و مستحب و نفل

سنو فرض روزے ہیں رمضان کے	کہے تیئں نیت اسی شان کے
ہی نذر و کفارے کو واجب کو کہو	نفل آئے ہر ایک بیٹھے ہیں لے
کہے صوم شوال سنت ہیں سب	کبھی روزے ہیں ایام سے مستحب

دربیان ... روزہ

بھی افطار کے بعد کرنا نماز
رکھو اسکے تئیں یا دواؤ دل نواز

دربیان کفارہ روزہ

اگر کوئی کھایا پیا دن کے تئیں
یا عورت سے ... دن کے تئیں
دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے
کفارے ہیں اور روزے کے ... رکھے
بھی ساٹھ مسکین کو دینا طعام
دیا ایک آزاد کرنا غلام

دربیان روزہ حرام

سنو بھائی جان پانچ روزہ حرام
عیدوں ایسے ہی تشریق ایام میں
اضحیٰ روز عید الفطر ... دن
ہی ...

دربیان

دربیان نماز بیمار

دربیان نماز تراویح

دربیان جماعت

جماعت سے سنت دو بہتر ادن | جمعہ میں جماعت کو تو فرض گن
بھی پانچوں نماز اور عیدین میں | کہے ان میں واجب جماعت کے تئین
بھی سنت تراویح میں با ادب | سنو وتر میں اُس کے ہو مستحب

دربیان وجوب جمعہ

وجوب جمعہ سُن تجھے یاد ہو | رہے شہر اور مرد آزاد ہو
بلوغ اور عاقل صحیح ہو بدن | رکھے آنکھ اور پانوں کو ہو امن

دربیان ادائے جمعہ

ادائے جمعہ کے ہیں چھ شرط یار | پڑھو اوّل جماعت سے باانکسار
اچھے شہر و سلطان اور اذن عام | رہے ظہر کا وقت خطبہ تمام
سنو رکعتیں دو جمعہ بیچ ہیں | جو اوّل پڑھو چار سنت کے تئیں
پڑھے بعد ازاں اسکے خطبہ تمام | کہے فرض خطبہ سنو نیک نام
کرو تم ادا بعد دو فرض ہیں | پڑھو بعد ازاں چار سنت کے تئیں

دربیان نماز مسافر

سفر تین دن کا ہو و بیش اگر | مسافر ہے وہ اے خجستہ سیر
دوگانہ کرے چار فرضوں کے تئیں | بجز صبح و مغرب جو کچھ کہ ہیں
کہے روز پندرہ رہونگا یہاں | مقیم اس کے تئیں بوجھ اے بھائی جان

دربیان نماز عیدین

دربیان فطرہ

دربیان قربانی

بحق محمد مصطفےٰ علیہ السلام

تمام شد کتاب سراج الفقہ

در بیان شرائط حج

ہوا فرض حج عمر میں ایک بار	سنو بھائی جان حج کی شرطیں ہیں یہ
ہے جو حر زادہ اور صحیح ہو بدن	بھی آزاد ہو اور رہ کا امن

در بیان فرائض حج

سنو فرض حج کے جو کہتے ہیں تین	ہے اول تو احرام لے پاک دین
ہے لانا طواف زیارت کہے	بھی عرفے میں جا کر کھڑے ہو رہیں

در بیان واجبات حج

سنو حج کے یہ واجبات ہیں کہے	کہ مزدلفہ میں جا کھڑے ہو رہے
بھی مروہ صفا بیچ جا سعی کر	ہے رمی جمار و طواف صدر
منڈانا کرے بعد ازاں سر کے تئیں	ہو سنت بجز اسکے جو کچھ کہ ہیں

در بیان زکوٰۃ مال

ہو روپا اگر پاس دو سو درم	ہے اس سے درم پانچ دینا اہم
ہو بیس دینار زر تیرے ہاتھ	تو ہے نیم دینار دینا زکوٰۃ
کہے سیم و زر سے وہی تول ہو	بھی سوداگری مال کا مول ہو
کہ پہنچے اچھے وہ بقدر نصاب	ہے دینا زکوٰۃ اس سے او کامیاب
کہے بیس تک چار دے گوسفند	نصاب شتر پانچ ہے ارجمند
بقر تیس جب پاس تیرے رہے	جو اک سال کا بیل دینا کہے

اللہ اللہ ذکر حق ایمان ہے
مصطفےٰ کی نعت میری جان ہے
مصطفےٰ کے واسطے یا ذات
تو دکھا آخر مجھے ایمان سکرات

مہر کمتر سب کہے ہیں دس درم — نہیں ہے جائز کہ ہو اس سے کم

دربیان محرمات نکاح

ایسے پرا و رہیں یہ سب نا تے حرام — اپنی ماں اور اس سے اوپر ہو تمام

اپنی دادی اور اوپر اس سے ہو — اپنی بیٹی بھی فرو تر اس سے ہو

اپنے فرزندوں کی جو اولاد ہو — عورتیں جو کچھ کہ ہو ویں انکی تئیں

ہے بھتیجی بھانجی اور بہن ہے — ہے پھوپھی اور اپنی خالا جان ہے

ساس اور بیٹی ربیبہ جس کا نام — دو بہن سے ہے نکاح کرنا حرام

اسکے مرنے کے بعد اک کرنا کہے — چار سے عورت زیادہ بھی ہے

دربیان احکام رضاع

تیس ماہ کے بیچ دختر و پسر — دودھ پیوے اپنی دائی کا اگر

دودھ پیوے ہو زیادہ اور کم — ماں کی نسبت اسپہ ثابت ہو بہم

جیسے نا تے اپنی ہوتے ہیں حرام — ویسے نا تے اپنی دایہ کے تمام

دربیان احکام طلاق

ہے طلاق سنی یہ کر تو یقین — تین پاکی میں کہے تطلیق تین

اور کنایہ کا کہا ہے یوں بیان — زن سے بولے مست ہو گھر میں بیاں

بیٹھ عدت اور مجھ سے ہاتھ دھو — گر کہے تو بائنہ بے شبہ ہو

سن بیان طلاق رجعی کا یقین — نا کہے تک اسکی تئیں طلاق تین

لہ یعنی ایسے لفظ کہنے سی بائنہ طلاق پڑجاتی ہے اور یہ ایسے الفاظ کنایات طلاق کہلاتے ہیں ۱۲ محمد نظام الدین کرانوی

زن نہ ہووے اس سے راضی جب سدا — ہے یہ واجب اُسکو کر دینا جدا

دربیان نفقۂ مادر پدر و زن ذوی الارحام

زن کو دینا ہے یہ واجب مرد پر — خرچ دینا اور کسوت ایک گھر

ہیں فقیر اور یا تو انگر مال سے — خرچ دینا اُس کے لائق حال پر

باپ ماں کا خرچ بھی واجب ہے — اپنی دادی اور نانی بھی رہے

ماں طرف کے لوگ جو محتاج ہیں — ہے یہ واجب خرچ دینا اُنکے تئیں

دربیان احکام آزادی

جب کہے بندے کو مولا نیک نام — کر دیا آزاد تجھ کو سے غلام

گرچہ بے نیت کہے مولا اگر — ہو گیا آزاد بندہ سربسر

دربیان احکام قسم و کفارہ آں

جھوٹ کھاوے قسم گر ماضی کی بات — میں کیا اور میں دیا ہوں ایسی بات

توبہ کرنا فرض آیا اس کے سر — یا قسم کھاوے گا آئندہ اُپر

یعنی ایسا میں کروں گا یا نہ ہم — اس طرح کی کھاوے گر کوئی قسم

تا اگر اقرار کو لاوے بجا — اسپہ کفارہ ہے واجب شفقتا

دس غریبوں کو دے جامہ یا طعام — یا کرے آزاد باندی یا غلام

جب نہ ہو قدرت تجھے اسبات سے — تین روزے رکھ پیاپے ذات سے

در بیان احکام لقیط

در بیان احکام لقطہ

ناکرے غسل جنابت یا ادا	اور نہ ملنے حکم شوہر کا سدا
یا کرے وہ ترک روزہ اور نماز	اس کے تئیں تعزیر دینا ہو جواز

در بیان احکام دزدی

کوئی چرائے دس درم شرعی اگر	اسپہ ہوویں دو گواہ معتبر
یا بہ جوع ہو اور اگر اقرار سات	ہے جدا پہونچے سے کرنا اسکا ہات
چوری ادنے کرے بار دگر	قید کرنا پاؤں اوس کا کاٹ کر

در بیان احکام قطاع الطریق

حکم یہ ہے راستوں کے چور کا	مارنا گر مال لیوے اور کا
ان کے پاؤں ہاتھ کو کرنا جدا	ان کے تئیں بھی قید میں کرنا سدا
مال لے کر جان سے مارے اگر	حکم یہ ہے ان کو دینا دار پر

در بیان احکام جہاد

ہوئے گا دشمن کا غلبہ جب زیادہ	مرد و زن پر فرض آیا تب جہاد
دعوت اسلام کرنا گر قبول	نا کرے اسلام کی دعوت قبول
عورتوں اور انکے لڑکوں کو تمام	لا بنانا انکے تئیں باندی غلام

در بیان احکام مرتد

ہو اگر مرتد کوئی لائے دو سندار	اوس کو کہنا ہو مسلماں تین بار
نا قبولے قید کرنا تین دن	بعد دینا دار اوسکو حکم کن

در بیان احکام شرکت

شرکت کا بیان

در بیان احکام وقف

در بیان احکام بیع و

دربیان احکام ضمانت و حوالہ

یا اگر ضامن ہو کوئی مال کا

کوئی زمین بیچے درخت اُسمیں بیچ بھی	اُس خریدی بیچ سب آگئے ہیں دو
نہیں زراعت تکا زمیں پر حکم ہے	کہنے میں اقرار لیکن جب کرے
تول کر یا ناپ کر بیچے اناج	یا نہ تو لے ہے یہ جایز دو رواج
جب ہے قیمت کا دو میں شک اگر	چین کرا ہے دو گواہ وہ معتبر

دربیان احکام خیار رؤیت و خیار شرط

کوئی خریدے مال کو تا دیکھ کر	ہے روا اُسکو پھیر دے وہ اگر
مال کو دیکھ کر کوئی بیچے کہیں	اوسکے تئیں لینا پھر اجائز نہیں
تین دن تک ہی روا شرط خیار	لین میں اور دین میں ہوئے قرار
دیکھنے میں شرط ہی یہ تین دن	تین دن کے بعد باطل اسکو گن

دربیان احکام بیع فاسد

بیچنا مردار اور سیندھی شراب	بھنگ کا بیچنا نہیں روا دیکھو کتاب
پانی میں مچھلی ہوا میں جانور	ناروا ہے بیچنا اس طور پر

دربیان احکام ربوٰ

سب سے ہے بیاج کا کھانا حرام	ہے روا اس طور پر ہے بیچنا م
جنس دیگر جنس سے ہمو زن جو	اور نہ مہلت بھی زیادہ اسکو ہو
ویکے گندم گر زیادہ جو لیا	ہے یہ جائز جو ملا اُسکو دیا

دربیان احکام بیع سلم

دربیان احکام قضا

دربیان احکام گواہی

دربیان احکام وکیل

دربیان احکام دعوی

مدعی وہ ہے جو کوئی دعوی کرے	خصم وہ ہے جس اپر دعوی کرے
وقت دعوی کے بیان کرنا ہو کھول	شکل وصورت چیز کی مقدار و طول
ہے اگر دعوے زمیں کا باسند	وہ بیان کرنا ہے اسکا چار حد
مدعی نا شاہداں لاوے بہم	ہے کھلانا خصم کو اسکی قسم

دربیان احکام اقرار مریض

وقت آخر کوئی کیا اقرار دام	دام دوسرا اسپہ ہونا لیوے نام
اسکو دیگر اسکو دینا بھائی جان	مال باقی بانٹ لینا وارثاں

دربیان احکام صلح

صلح جائز مال کے دعوے میں ہو	فایدہ ہے میں کھرکے بھی جائز ہو
نہیں ہے جائز صلح در حد قصاص	کیا سبب ہوتا نہیں ہے وہ خلاص

دربیان احکام امانت واستعار

گر رکھے کوئی امانت مال کو	کر حفاظت اسکی جتنی تجھ سے ہو
تیری جانب سے ہو گر اسمیں ضرر	تجھ پہ آویگی ضمان ای خوش سیر
او جو یہ حفظ اگر جاتا رہا	تو بری ہے اس سے بے رو و ریا
کوئی شے چاہے کسی سے مستعار	اسکو دینا مستحب ہے دوستدار
اور اگر اوسپر زیادہ کچھ کیا	اس کا ہو جن عاریت اسکو دیا

دربیان احکام رہن واجارہ

دربیان احکام قصاص

دربیان احکام ہبہ

دربیان احکام بیوع

در بیان خاتمہ

گر بلوغت کے نشان پوچھے تمام	مرد کو انزال ہو یا احتلام
یا اٹھارہ سال گزریں اُس پر	سال بارہ مدت ادنےٰ ہے مگر
حیض دیکھے زن حمل یا احتلام	نو برس سے سال سترہ تک تمام

در بیان احکام غصب

کوئی زبردستی سے بیوی مال کو	پہونچنا عالم ہے اسکے حال کو
ہے دلانا مال اسکو قبضہ کر	گر نہو مال اسکی قیمت بے ضرر

در بیان احکام شفعہ

کوئی بیچے گر زمیں یا اپنا گھر	اسکو لیویں جو کہ ہیں نزدیک تر
وہ ہے اوّل اسکے لینے کو کہو	اس زمیں میں جسکے تئیں شرکت ہے

در بیان احکام ذبح

ہیں پرندے اور چرندے پاک وہ	جسکو چنگل کو نچلے ہرگز نہو
کوئی قسم کا پاک ہووے جانور	ذبح کر اللہ اکبر اول کر
چار رگ کٹنا کہے یا تین ہو	طفل و زن کا ذبح جائز ہے ہو
خون رواں ہو یا ملے وہ جانور	پاک ہے ہو مرتد اسکا اگر

در بیان کلمۂ کفر

سن جو کچھ بندے کے لائق کام ہیں	ویسی نسبت جو لگاوے رب کے تئیں
کام جو کچھ رب کے تئیں لائق ہے	کوئی طرف بندے کے نسبت کرے

اس نفقہ کو سب لکھا بعد حیات
تو دعا کر حق میں اسکے وقت بات
اے خدا ایمان پر کر خاتمہ
آب بحق مصطفیٰ اور فاطمہ
مرأت الاحکام اب ہو گئی تمام
بسم اللہ الرحمن الرحیم

در بیان احکام کتاب الفرائض

وارثاں لینا ہے یوں تقسیم کر	چار دن باقی رہا سو مال و زر

در بیان مراتب اقسام ورثہ

اول اصحاب فرائض بھائی جان	تین قسموں کے اپر ہیں وارثان
ان سے باقی جو رہا سو انکے تئیں	بعد ان کے یاد رکھ عصبات ہیں
پہونچتا ہے ان کے تئیں سب مال زر	تا نہ ہو اصحاب فرائض سے اگر
اس کو ہو آزاد میت کا غلام	نا اچھے عصبات باقی زر تمام
یا نہ ہو عصبات سے سببی اگر	نا رہے عصبات سے نسبی اگر
اس طرح سے ان انکو پھر دینا کہو	مال باقی جو فرائض سے رہے
ہیں ذوی الارحام وارث مال کے	وارثاں جب نا رہیں دو حال کے
جب وصی والیکو پہونچے مال و زر	بھی ذوی الارحام سے نا ہو اگر
مال پہونچے اسکا بیت المال کو	جب نہ وہ بھی اگر سن حال کو
میں بیاں کرتا ہوں اسکو دلنشیں	ہے یہ مجمل اسکی اب تفصیل وار

اول از اصحاب فرائض پدر است

جنکے حصے حق نے خود فرما دیے	وہ ہیں اصحاب فروض اے باپ کے
رب کہا قرآن میں ان کا نصیب	اول ہیں باپ میت کا حبیب
یا پسر ہے اس کے تئیں فرزند ہو	ہو اگر میت کو فرزند ایک دو
ایک حصہ باپ کو میت کے دو	مال کو میت کے حصے کر کے چھے

نہم از اصحاب فرائض خواہر مادری و پدری است

کوئی اسکی دختر جب میت کو نہیں
خوب جانو اسکو آدھا مال ہے
گر دو خواہر مادری پدری رہے
تین حصے کر کے دینا اُن کو دو
ہیں دو حصے جان بھائیوں کے نصیب
بہن پدری مادری ہو اسکے بہن یا
جوں سگی دختر کے اسکا حال ہے
یا زیادہ دو سے ہووے یوں ہے
بھائیوں سے یا اگر کوئی انکے ہو
ایک حصہ ہو دو بہنوں کو حبیب

دہم از اصحاب فرائض خواہر پدری است

بہن پدری ایک میت کو ہو
بہن پدری مادری ہوتے اور پر
بہن پدری مادری جب دو رہے
اسکی نسبت پوتی کی سی ہے
چھ سے اک حصہ ہوا ہے بے خطر
بہن پدری کو نہیں حصہ کبھی

مسئلہ

جب رہی میت کو دختر یا پسر
خواہران ہوتی ہیں عصبہ بھائی جان
یا پسر سے اسکو دختر ہو اگر
اسطرح سے لکھ گئے ہیں عالمان

یازدہم و دوازدہم از اصحاب فرائض خواہر و برادر مادری است

مادری ہو بہن میت کی اگر
اک برادر مادری گر اس کو ہو
دو اگر ہوں یا زیادہ اسے حبیب
چھ سے اک حصہ ہوا ہے عالی گہر
اُن کو چھ سے ایک ہی حصہ کہو
تیسرا حصہ ہوا ان کا نصیب

در بیان عصبات

مسئلہ

ہے اسی ترتیب پر تفصیل وار — جو رہے باقی کے سلسلے دوستدار

مسئلہ

حاملہ عورت ہو میت کی اگر — ایک پسر کا حصہ رکھنا مت بسر
ہووے آدھا مال جس عورت کے تئیں — یا دو حصے تین حصے ہیں سے ہیں
ہووے عصبہ اور ہمیشہ بھائی سات — غیر ازیں کوئی نہ ہووے نیک ذات

مسئلہ

ہووے فرزندان زناں سی بھائی جان — یا کئے گئے ہوویں فرزندان لعان
ماں سے وہ میراث پاتے ہیں تمام — باپ سے محروم رہتے ہیں مدام

نکتہ

ایک زن اور اسکے تین اولاد ہیں — مرد اک اولاد ہو بھی اسکے تین
اور نکاح اس مرد و زن ہیں ہو اگر — اُس سے پیدا ہوویں فرزندان دگر
یہ آپس میں مادری پدری تمام — حال ان دونوں کے سن انکا نام
باپ کی اولاد پدری ان کو ہیں — ماں طرف کے مادری ہے انکی تین

دربیان ذوی الارحام

ہیں ذوی الارحام تیسرے وارثاں — مختصر انکا بیان سن بھائی جاں
ہوتے اصحاب فرائض جان تو — کچھ نہیں ملتا ذوی الارحام کو
ذو رحم کی ہے وہی ترتیب جان — جسطرح عصبات کی ہے بیگماں

علم جائے سیکھنے جو ہر قدم
آپ پہ رحمت میں کرونگا دمبدم

کہہ گئے ہیں صاف ختم المرسلین
جو کیے تحصیل جا کر علم دین

وہ خدا کا دوست ہے میں اسکو یقیں
دوستوں سے دوست تر کوئی نہیں

اے برادر سخت بد ہے جاہلی
علم کر تو یاد مت کر کاہلی

علم سیکھ جا کر خدا کیواسطے
علم سیکھ تو مصطفٰے کیواسطے

علم سیکھ ہو دو جہاں میں نیکنام
ہو تجھے جنت میں بالا تر مقام

ہو خدا بھی اس سے خوش اور مصطفٰے
اس سے زیادہ کیا کہوں آ باصفا

در بیان محبت

دیکھ قرآن میں ہے فرماتا خدا
میں محبت کے لیئے پیدا کیا

تو عدم تھا میں دیا تجھکو وجود
اور فرشتوں سے کرایا ہے سجود

کیسا کیسا تجھ پہ میں احساں کیا
ایک دل ہو کر تجھے انسان کیا

ایک دل میں ہے تجھے اک دوست بس
دل مجھے دے غیر کی مت کر ہوس

دے مجھے دل اور سیکھو دو ز تو
غیر کی الفت کو ہرگز لے نہ تو

جائے دل میں ایک ہی بن جائے دو
تا رہوں میں غیر اس کے بیچ ہو

اب مجھے تو چھوڑ کر مت جا کہیں
دونوں عالم میں اماں ملتا نہیں

ایک دن آنا ہے میرے روبرو
تا نہ تو اس وقت پھر ہو زرد رو

مصطفٰے ایسا کہے اے نیکنام
جز خدا کے ہے محبت سب حرام

در بیان ذکر حق

یاد حق کی فرض ہے قرآن میں	فاذکرونی آیا ہے قرآن میں
اللہ اللہ یاد کر لے باصفا	آپ فرمایا محمد مصطفٰی
جو خدا کی یاد میں مشغول ہے	وہ خدا کا دوست تو مقبول ہے
اللہ اللہ یاد کر تو سب دم	اللہ اللہ بول تو ہر ہر قدم
اللہ اللہ بولتا تو سو رہو	اللہ اللہ جاگتے میں بھی کہو
اللہ اللہ عاشقوں کی بندگی	اللہ اللہ واصلوں کی زندگی
اللہ اللہ با خفی و با جلی	اللہ اللہ جو کہیگا ہے ولی
اللہ سے تجھے دیدار ہو	مصطفٰی کا خاص تو دلدار ہو
اللہ اللہ بول تو ہر صبح شام	آخرت میں پائیگا دار السلام

در بیان رضائے حق

فرض ہے حق کی رضا رکھو دنیا میں	دیکھ لے حق نے کہا قرآن میں
بھی رضا میں آپ فرمایا رسول	دوستوں سے حق کری اسکو قبول
ہے رضا سے جان و دلکی زندگی	ہے رضا سے عاشقوں کو بندگی
لے رضا ہو تجھ کو دیدار خدا	دو جہاں میں پائیگا تو مرحبا
جو رضا میں ہے خدا کی صبح و شام	اسکو جنت بیچ ہے بالا مقام

در بیان شکر حق

دربیان سخاوت

تو وفا کے بیچ دے تن کو جلا	جان و دل کو تو وفا ہی میں گلا
بیوفائی نہیں تجھے ہے سازوار	یاد کر حق سے کیا ہے کیا قرار
باوفا ہو پائیگا جنت مقام	باوفا پر نار دوزخ ہے حرام
باوفا ہو باوفا ہو باوفا	تجھسے راضی ہو خدا اور مصطفیٰ

دربیان احسان

ہے کہا قرآن میں حق نے بھائی جان	محسنان ہیں خاص میرے دوستان
ہے کلام حق یحب المحسنین	رات دن احسان کرلے نیک بین
مصطفیٰ احسان میں ایسا کہے	رات دن احسان جو کرتا رہے
ہے وہ مقبول خدا اور دوستدار	دوست میرا اُسکو ہے دار القرار
لطف و احسان اولیا کا کام ہے	دو جہاں میں نیک اُن کا نام ہے
ناتواں پہ جو کرے احسان ایک	وہ گنہ سے پاک اور ہوتا ہے نیک
بھائی جان احسان کر احسان کر	ہو خدا اور مصطفیٰ کا دوست تر

دربیان حسن نیت

حق نے یہ فرما دیا ہے اے بشر	نیتوں پر سب کی ہے میری نظر
جس کی نیت نیک ہو دل ہو مدام	دوست میرا اُسکو ہے جنت مقام
خبر فرماتے ہیں حضرت مصطفیٰ	نیک نیت جو ہو مرد پارسا

وہ مقرب بارگاہ خاص ہے

صاحب ایمان ہے باخلاص ہے

دربیان تواضع

دربیان قناعت

جس توکل دل سے پیدا کیا
قابتوں کا اسکی ہی ضامن ہوا
بھی کہا ہے رحمۃ للعالمین
ہو توکل جسکے تئیں ہی اسکو دین
گر توکل ہے تجھے پر یقین
کن سے رب میں ہے خیر الرازقین
رحم میں تھا جبکہ مضغہ ناتوان
دیکھو تو رزاق تھا روزی رسان
جب شکم سے یاں کے تو پیدا ہوا
دودھ تیرے واسطے ماں کو دیا
کھول آنکھیں دیکھ اپنی ابتدا
کیوں فراموش اسکی ہو گئی خدا
گر توکل ہو خدا کا تو نصیب
گر توکل ہو تجھے جنت نصیب
گر توکل ہو تو مقبول رسول
گر توکل جو کچھ ہو ہو قبول
انبیا کو تھا توکل صبح شام

حق کہا رکھتا ہے جسکو دوست تر	کبھی کہا ہوں میں قناعت اس ابیر
کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبراں	ہے قناعت سو نصیب دوستاں
کیا قناعت نعمت حق خاص ہے	اس کو وہ جاننے جو با اخلاص ہے
جسکے تئیں ہووے قناعت دمبدم	خاصگان میں وہ ہوا ثابت قدم
بھائی جان جس کو قناعت ہو اگر	اسکو ہے یاقوت کا جنت میں گھر
رات اور دن ہو قناعت جسکے تئیں	ناز و نعمت آخرت میں اسکو ہیں
انبیا کو تھی قناعت صبح و شام	اولیا کو ہے قناعت والسلام

در بیان صبوری

دیکھئے قرآن میں میں کہتا ہوں	قول حق ہے صابروں کیسا تھ ہوں
نیز قرآن میں حق ہے کہتا بار بار	صابراں ہیں خاص میرے دوستدار
کر صبوری رات دن اے نیک دین	رب کہے ہے نعم اجر الصابرین
مصطفی ایسا کہے اے دوستاں	پاس میرے دوست ہیں صابراں
کر صبوری پائیگا تو مال و زر	کر صبوری پائیگا جنت میں گھر
خاصگاں کو ہے صبوری صبح و شام	صابروں پر رحمت حق ہے مدام
بھائی جان کر تو صبر کو اختیار	ہو خدا کا اور نبی کا دوستدار

در بیان توکل

کہتا ہے قرآن میں رب جلیل	بندوں کی حاجت کا میں ہوں کفیل

با ادب حق سی ہوا آدم صفیؑ	حق تعالے نے جب کیا اسکو نبی
کہتے ہیں ختم الرسل فخر رب	حق نے سب مجکو سکھائے ہیں ادب
سب پہ واجب یاد رکھنا ہو ادب	بے ادب پر نا کبھی ہو لطف رب
سن ادب سے انبیا اور اولیا	ہیں مقرب بارگاہ کبریا
ہوا ادب سے دوستدار مصطفےٰ	ہوا ادب سے راز دار مصطفےٰ
بھائی جان سن با ادب ہے با نصیب	اسکو جنت ہے خدا کا وہ حبیب
کیا ادب ہے نور ایمان و یقین	کیا ادب ہے نور جان و نور دین
جس نے اپنے ہاتھ ادب کو کر لیا	بھائی جان سن ہو گیا وہ اولیا
بے ادب ہے دو جہاں میں خوار و زار	باپ ماں بھی اسکی ہوں بے اعتبار
بھائی جان انسان اور حیوان میں	فرق ہے آداب کا رکھ جان میں
ہے خصوصًا بات یہ ماں باپ پر	ہوش میں جس وقت پر آئے پسر
یہ ادب اسکو سکھاتا ہے مدام	باپ ماں اسکو رہیں گے نیکنام
بھائی جان بچوں کو لازم جسقدر	اُس قدر آداب ہیں یہ مختصر

دربیان آداب حق تعالی

بھائی جان سن ہے یہ آداب خدا	یاد رکھنا فرض ہر اک پر سدا
دو جہان سے ہو جو کچھ حمد و ثنا	جز خدا کے نے کسی کو جانتا
حق تعالی پاک ہے اور باشرف	عیب نقصان بوجھنا اپنی طرف

ہے یہی آداب مرشد کے تمام
اس سے اول یاد رکھ اے نیک نام
حق تعالیٰ نے اُسے عالم کیا
جس نے کی استاد کی دل سے دعا
صدق دل سے تو دعا سے بے غرض
کر ہمیشہ حق میں اس کے روبرو
اُسکے رکھ نعلین اُسکے روبرو
قصد جا سے نکال کر اُسکے اُستاد جو
تو کسی کے سامنے ظاہر نہ کر
عیب اُسکا با خطا اُسکی نظر

دربیان آداب پدر و بزرگان دیگر

ہے پدر کا حق قرآن میں اسے نیک نام
دل سے کر ماں باپ کی خدمت تمام
انہیں ہرگز نہ تو سختی کی بات
انکو خوش رکھ پائیگا جنت نجات
... پیران سے کچھ ...

[illegible]

ایسے حق میں بدگماں ہرگز نہ ہو
اُن کے حق میں خیر سے کر گفتگو
ان کے حق میں اک زباں ہو ایک دل
جب قیامت میں نہ ہووے تو خجل
ہے یہی چاروں اماموں کا ادب
بعد اس آداب کے رکھ یاد اب

دربیان آداب استاد صوری و معنوی

بھائی جان تو دیکھ لے قرآن میں
کیا بیاں استاد کی ہے شان میں
حرف اک سیکھا کسی کے پاس جو
سمجھ تو ہی ہے کہے قول سے اُستاد وہ
یوں کہا اُستاد کے حق میں رسول
جس نے کی استاد کی خاطر ملول
حق سے آویں تین یہ اُسپر بلا
اِن بلاؤں میں وہ رہیگا مبتلا
جو ہے سیکھا وہ بسر جائیگا
اور جوانی بیچ وہ مر جائیگا
تیسری یہ ہے بلا اے نیک خو
جائیگا دنیا سے بے ایمان وہ
اب ادب اُستاد کا سن اے پسر
کہتا ہوں میں تجھ سے اب مختصر
باپ ماں سے اسکو بہتر جان تو
تن کو پالے باپ ماں وہ ہوش کو
جان او استاد کے جب روبرو
کر سلام اور ہاتھ اپنے باندھ لو
تمانہ نہ روبرو ہو بک زبان
بیچ و غم میں ہو شریک اے بھائی جان
کوئی کام استاد فرمائے اگر
چھوڑ کر سب کام کو وہ کام کر
جبکہ ہو استاد کو اپنے ملال
بے اجازت کر نہ ان سے کچھ سوال
مال و تن سے اسکی کر خدمتگری
آخرت میں پائے گا تو بہتری

[illegible]

تجھکو حاصل ہو جو کچھ لا انکو دے
بھائی جان انکی دعا کو دل سے لے

کام وہ کر جس میں ہو ان کی رضا
حق میں ان کے دل سے اپنے کر دعا

جس نے لی ماں باپکی ویسے دعا
بھائی جان سن ہو گیا وہ اولیا

ساس سسرے اور بزرگوں کا ادب
بعد اسکے ہے یہی رکھ یاد اب

دربیان آداب زوج برزوجہ

صاف ہے قرآن میں قول خدا
ہیں سے نے شوہر کو بزرگی کی عطا

بھی محمد مصطفےٰ ایسا کہے
جو رضا میں اپنے شوہر کی رہے

اس سے راضی ہو خدا ہر صبح و شام
آخرت میں ہے اسے جنت مقام

اپنے شوہر کی رضا میں جو نہیں
ہے ہزاروں سال دوزخ اسکے تئیں

جب کرے شوہر گناہ اس سے عفو
جائیگی جنت میں وہ تب سرخرو

خوب سن آداب شوہر مختصر
تو خلاف مرضی شوہر نہ کر

رنج و راحت میں اس کے ساتھ ہو
اسکی غمخواری میں تو دن رات ہو

کوئی شے بے اذن شوہر سے نہ لو
رنج خاطر میں اس کے لے نہ تو

اور کہے جو کچھ کر دل سے بجا
کام کر ہو جس میں شوہر کی رضا

گھر میں آئے جبکہ وہ اے خوبرو
چھوڑ کر سب کام کو جا روبرو

غیر پر ظاہر نہ کر اسکی خطا
تو بتا کر آپ کو اس کو جتا

رات اور دن حق میں اسکے کر دعا
سب کہیں تجھے آفریں اور مرحبا

عالموں کا بھی یہی ساں ادب — انکے برابر بھول مت رکھیو یاد اب

دربیان آداب ہمسایہ

جب کرے گا شاہ تیرے پر نظر — گر شناسا اسکی ہو لیکن مختصر

جب کریگا بادشاہ تجھپر خطاب — دے جواب مختصر ہو باصواب

ویر ترمت بیٹھ تو اسکے ساتھ ہو — ہاں مگر سلطان کا فرمان ہو

دیکھ چلتے ہیں نہ مر کرائے پسر — جو یہاں گذرے اُسے ظاہر نہ کر

بھی وزیروں اور امیروں کا ادب — بعد اس کے ہے یہی رکھ یاد اب

دربیان آداب آشنا و علما

یوں کہے قرآن میں پروردگار — بد کی صحبت جسکو ہے ہو وہ خوار

مصطفےٰ اس باب میں ایسا کہے — صحبت بد جسکو ہو رسوا رہے

بیٹھا بد صحبت جو بیٹا نوحؑ کا — خانداں پاک اپنا اس نے گم کیا

کاذب و بدخلق و جاہل بے وفا — آشنائی ان سے مت کر ہے جفا

بھائی جاں ہو آشنا ایسے کے ساتھ — ہو تجھے اُس سے بزرگی اور نجات

آشنائی کا ادب سُن اے پسر — میں بیاں کرتا ہوں اسکو مختصر

کام اسکا رکھ مقدم کام پر — دوستوں سے جان اسکو دوستتر

آخرت کے کام میں تو یار ہو — اور دنیا بیچ تو غمخوار ہو

ایک دل ہو غائبانہ اور حضور — بدگمانی عیب جوئی سے ہو دور

کام جو کچھ اوس کو نامنظور ہو — بھائی جاں اُس کام سے تو دور ہو

گر خطا اس سے کبھی ہو درگزر — حق میں اس کے تو دعا سے خیر کر

در بیان آداب ہمسایہ

رب کرے اُس کے گناہاں سب عفو — وہ رہے جنّت میں تیرے روبرو
یاد رکھ آداب یہ اے بھائی جاں — جبکہ آوے گھر کو تیرے میہماں
تو خوشی سے اُسکے آگے چل کے جا — عزّت و تعظیم سے تو اُس کو لا
جس قدر مقدور ہے کھانا پکا — آزردہ مل کے اُس کے ساتھ کیا
چھوڑ کر تنہا کہیں اُسکو نہ جا — مت بیان کر رنج اور افلاس کا
جبکہ جاوے اُسکو پہونچا اے گدا — شکر یہ کر اُس کے آنے کا ادا

در بیان آدابیکہ بر مہمان ست

یاد یہ آداب رکھ اے بھائی جان — ہووے گا جب تو کسی کا میہماں
وقت پر جا اے برادر اُسکے گھر — جس جگہ بٹھلاوے بیٹھ اُس جا پر
لا رکھے جو کچھ کہ آگے میزبان — با فراغت کھا اُسے اے میہماں
عیب کھانے بیچ ہرگز لے نہ تو — اُس کے تئیں تکلیف ہرگز دے نہ تو
مت منگا کچھ چیز جز آب و نمک — بے لئے رخصت نہ جانا یک بیک
میزبان سے ہو خطا کوئی اگر — اُس خطا سے اُس کو آزردہ نہ کر

در بیان آداب طعام خوردن

خوب سن اب ہوش سے اے نیکنام — مختصر کہتا ہوں آداب طعام
جب غذا جو کچھ کہ آوے روبرو — ہے خدا سے جاننا اے خوبرو
دل میں نیّت جو رکھے اے نیکخو — اُس کی قدرت بندگی میں خرچ ہو

در بیان آداب عیادت مریض

ہیں صفاتیں بے نہایت بے قصور — سب جہاں کی ذات پر ان کا ظہور

تھا ازل میں حق تعالےٰ بے نشان — جب ارادہ یہ کیا ہوں میں عیاں

تب تجلی ایک کی اپنے اُپر — اور کی تفصیل سے اُسنے نظر

نور احمد اُس تجلی کا ہے نام — دو جہاں تفصیل ہے اُسکی تمام

دربیان ظہور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبکہ احمد کا ہوا ظاہر ہیں نور — رب کیا اُس نور سے سب کا ظہور

اُس حقیقت دو جہاں کی ہے عدم — آئینہ اس کو بنایا رب ہم

اُس میں دیکھا آپ قدرت نور — کردیا غیرت سے اسکو چور چور

نور ہر اک چور میں ظاہر ہوا — راز پنہاں جوکہ تھا باہر ہوا

آئینوں میں عکس جب آیا نمود — تھا عدم سو آئینہ پایا وجود

وہ خدا کا نور ہے اے بھائی جان — اک تجلی ہے اُسی کی دو جہاں

دربیان تصرف نور محمدی علیہ السلام

حق نے فرمایا ہے خود لے بیکدین — ہے محمد رحمۃ للعالمین

ہیں محمد روح کل اور اسم کل — ہیں محمد عقل اور جسم کل

انبیا کا جسم و جاں اور خاص و عام — ہیں مظاہر روح اعظم کے تمام

جب کہ گزرے نو مہینے اُس اُپر / کہتا سب جن سے لئے آقا مونیہ سہر

کئی ہزاراں حوریں تھیں اُسکے حضور / تھے فرشتے صف بصف نزدیک و دور

وقت جب آیا تولد کا قریب / اک تجلی نور کی ہوئی ای حبیب

ڈوب گئے تھے روشنی میں دو جہاں / ہوگیا تھا ستر سبھی خود عیاں

صبح دم ظاہر ہوا وہ بے نظیر / تھی ربیع اول کی دو ہفتم ہو زہ

بعد ازاں حضرت حلیمہؓ نیک نام / دودھ انہیں دیتی رہیں ہر صبح و شام

دربیان انتقال مادر و پدر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

باپ حضرت مصطفیٰ کے مر گئے / دو مہینے کے حمل میں جبکہ تھے

جبکہ گزرے مصطفیٰ اپر چار سال / مر گئیں بی آمنہؓ بھی انتقال

بعد ازاں اس طرح آیا ہے سنو / آپ کے دادا نے پالا آپ کو

مصطفیٰ پر جبکہ گزرے آٹھ سال / مر گئے دادا بھی ان کے انتقال

پھر چچا نے کی کفالت آپ کی / یعنی ابوطالبؓ نے حق کے

عمر جب پچیس کی وہ پائے ہیں / تب خدیجہؓ کو نکاح میں لائے ہیں

اُن پہ گزرے تیس پر جب پانچ سال / رکھا تب سودہؓ سے کہ و نیک فال

دربیان علامات نبوت نبی علیہ السلام

تم تھے سب نابود اب موجود ہو	جز خدا کوئی نہیں تم سب سنو

دربیان معراج نبی علیہ السلام

یہ بیان معراج کا ہے باصفا	چھ اوپر چالیس کے تھے مصطفیٰ
حکم حق سے آئے جبریل امین	ساتھ لائے اک براق نازنین
مصطفیٰ سن حکم رب کا شاد تھے	گئے بدن سے رات کو کعبے سے دو
مسجد اقصےٰ کو پہنچے باوقار	واں براق نازنیں پر ہو سوار
طے کئے اک دم میں ساتوں آسمان	عرش و کرسی چھوڑ کر گئے لامکان
چشم سر سے رب کو دیکھے مصطفیٰ	پھر کے آئے گھر کو اپنے باصفا

دربیان غزوات نبی علیہ السلام

مصطفیٰ کو حکم ہجرت جب ہوا	کافروں سے پہنچے صدمے جب ہوا
حکم رب کا یوں ہوا سالار پر	اے محمد کافروں سے جنگ کر
جنگ کی اسوقت حضرت مصطفیٰ	بانیں پر ہیں سات جنگ آ باصفا

دربیان جمال نبی علیہ السلام

تھا جمال پاک حضرت بے مثال	قدرت حق جس سے تھی ظاہر کمال

در بیان معجزات نبی علیہ السلام

انبیا کے معجزوں کا ہے شمار	مصطفیٰ کے معجزے ہیں بے شمار
بولتا ہوں میں تجھے اب ایک دو	کر دیا دو ٹکڑے ماہ چرخ کو
کئی ہزاراں دل کے تئیں زندہ کیا	کئی ہزاراں جان کو بندہ کیا
نہیں نہ جنکی آنکھیں اور پاؤں تھا	ایسے لاکھوں ہی کو دی اُسنے نجات
مصطفیٰ کا معجزہ قرآن ہے	تا قیامت اُس کے تئیں آمان ہے
نہر انگلی سے ہوئی اونکی روان	سیر ہیں سیری سی کھا ئیں کئی جوان
آکے رویا نخل خرما زار زار	ہوئی گواہی نخل بن سے آشکار
آ گئے ہیں اُنکے تئیں سجدہ بتاں	ہوئی گواہی سنگریزہ سی عیان

در بیان نسب نامہ نبی علیہ السلام

مصطفیٰ تھے ہاشمی اور تھے قریش	تھی قریشوں سے ہی تھی سب اُنکے خویش
ہے خلیل اللہ سے انکا حسب	ہے ذبیح اللہ سے انکا نسب
سن ابو القاسم محمد کا ہی نام	باپ عبد اللہ اُن کے نیک نام
باپ عبد اللہ کی مطلب ہے جان	اُنکے تئیں فرزند ہاشم کے پہچان
نام اُنکے باپ کا عبد المناف	آمنہ کے سن نسب نامہ کو صاف

در بیان ازواج نبی علیہ السلام

در بیان اولاد نبی علیہ السلام

در بیان اولاد فاطمہ

دیدیا زینب کو عبداللہ کے تئیں	اب سناؤں حال فرزندوں کا میں
اک حسنؓ ہیں دوسرے حضرت حسینؓ	ہیں علیؓ و فاطمہؓ کے نور عین
پس حسنؓ کو زہر سے مارا یزید	کردیا ہے بھائی کو اُن کے شہید

دربیان اولاد جناب حسنین رضی اللہ عنہ

ہیں علیؓ تک ایک کے اک نور عین	نو سے ہیں فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ
عابدینؓ اور باقرؓ و جعفرؓ ولی	کاظمؓ و موسیٰ رضا حضرت نقی
ہیں نقیؓ اور عسکریؓ مہدیؓ امام	ہیں ابوالقاسم محمدؐ اُن کا نام

دربیان اعمام و عمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہ چچا تھے سب نبیؐ کے نامدار	حارث و عباسؓ حمزہؓ بھی ضرار
بولہب عیذاق و بوطالب زبیر	قثم کعبہ بھی حجل مقسوم بغیر
پھوپھیاں تھیں آپ کی چھ اسلیم	ہے صفیہ عاتکہ ام حکیم
بھائی وہاں برہ امیمہ اور روی	دین کی رکھتی تھیں یہ سب پیروی

دربیان وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہوئے بیمار حضرت مصطفےٰ	عرض یہ جبریل نے آکر کیا

دربیان خلفائے نبی علیہ السلام

سُن خلیفہ مصطفےٰ کے چار ہیں — مصطفےٰ کے خاص وہ دلدار ہیں
اُنکے حق میں ربکے قرآن ہیں — کئی حدیثیں بھی ہیں اُنکے شان میں
سب سے اوّل ہیں خلیفہ نامور — بوبکر ہیں بو قحافہ کے پسر
جو خلیفہ دوسرے ہیں کامیاب — نام اُن کا ہے عمرؓ ابن خطاب
اور خلیفہ تیسرا عثمان ہے — نام اُن کے باپ کا عفان ہے
ہیں خلیفہ چوتھے برحق اور ولی — باشجاعت باحیا حضرت علیؓ
آئی جنت کی بشارت دس کے تئیں — چار یہ تھے چھ بتاؤں اور ہیں
بوعبیدہؓ عبدرحمنؓ و سعیدؓ — ہیں زبیرؓ و سعدؓ و طلحہؓ ای حمید

دربیان تعظیم آل نبی علیہ السلام

دیکھ تو آل نبی کی شان میں — رب نے فرمایا ہے کیا قرآن میں
اے برادر ہے حدیثوں میں بیان — فرض تعظیم ان کی ہے پر مومنان
ہوگی جس کو الفتِ آل نبیؐ — تیج ہی جا تو ہوگا بیشک وہ ولی

دربیان تعظیم ازواج نبی علیہ السلام

عورتیں حضرتؐ نبی کی ہیں جو نام — مومنوں کی مائیں ہیں سُن تو تمام
اُن کی ہے تعظیم واجب بھائی جان — دیکھ تو قرآن میں اُن کا بیان

تام ہے مرشد کا ان کے بوسعید
کیسے کیسے اولیا صاحب کرم

بھائی مجاں اس خاندان میں ہو مرید
سر سے کاندھے پر لئے انکا قدم

دربیان فضیلت درود خواندن

یوں کہے قرآن میں رب الودود
اُسپہ رحمت میں کرونگا سو ہزار
مصطفےٰ سے پلئے ہم سب نے وجود
پڑھ درود واں مصطفےٰ پر ای بیسر
جو درود واں ان پہ بھیجے باصفا
اب یہ احوال النبیؐ ہیگا تمام

کوئی بھیجے مصطفےٰ پر اک درود
دوں گا جنت وہ ہی ہیرا دوستدار
فرض آیا بھیجنا اُن پر درود
ہوئے تیرا خاتمہ ایمان پر
اُس کے حامی ہوں محمد مصطفےٰ
مصطفےٰ پر ہوں درود وان السلام

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی ! یا الٰہی !! یا رحیم
اب بحق مصطفےٰ اور فاطمہؓ
مصطفےٰ پر جان میری ہو نثار

یا حبیبی یا حلیمی یا کریم
تو ہمارا خیمہ ہے کر خاتمہ
آل اور اصحابؓ پر بھی بار بار

دربیان ایمان

دل ہی یوں ایمان میں لایا ہوں ٹھیک

وہ ہے ایک اُسکا نہیں کوئی شریک

کام اپنے دیکھ کر ہو زار زار — جز خدا کوئی نہیں ہے دوستدار
کوئی نہیں ہے دوست اپنا کا — عذر کر سب اپنی تقصیرات کا
کر محبت ہو وہ دل سے بات سے — کھو نہ تو وقت اپنا اپنے ہات سے
وقت آخر جبکہ آوے تجھ اوپر — پڑھ لے کلمہ دل سے رکھ سجدہ میں سر
بھول کر جو مر گئے اسبابات کو — مل رہتے ہیں سر پہ اپنے ہات کو

دربیان گفتن فرشتہ قریب وقت سکرات

وقت آجاتا ہے جب سکرات کا — ایک فرشتہ اُس سے یہ کہتا ہے آ
چھوڑ کر جاتا ہے تو اب جہاں — اس جہاں میں پھر آنا ہے کہاں
تو یہاں سے جائیگا کلمہ کے سات — راحتیں ہیں اور تجھکو ہے نجات
آخرت کا ہو تجھے توشہ اگر — کام آوے آج تیرا ہے سفر
نیک تیرا ہے عمل سب خیر ہے — نعمتیں ہیں اور تجھکو سیر ہے
آج تو توبہ سے جاتا ہے اگر — ہے تجھے یا قوت کا جنت میں گھر
آج کے دن ہے تجھے آوارگی — سخت بیقیمی بیکسی بیچارگی
آج کے دن کوئی نہیں تیرا کام — دیکھ لے اب حال اپنا والسلام

دربیان گفتن قابض ارواح پیش از قبض روح

قابض ارواح اوس میت کے تئیں — کہتا ہے تیرا آج تیرا کوئی نہیں

در بیان تسلی نمودن بفرزندان

در بیان ندا کردن روح وقت خروج از بدن

روح جب جاتی ہے تن کو چھوڑ کر — کہتی ہے تن سے کہ سن اے بے خبر
ہائے کیا دے گا خدا کو تو جواب — ہائے کیا دے گا خدا کو تو حساب
مال و زر کی آرزو میں تو جیا — آج تو پاتا ہے سب اپنا کیا
تجھکو سمجھاتا تھا میں اسوقت پر — تو خدا کی راہ میں کچھ خیر کر
ہائے اب کیونکر تجھے ہووے نجات — گور میں کب مال و زر جاتا ہے ساتھ

در بیان نالیدن میت بر حال خود

دیکھ میت آپکو روتی ہے زار — کہتی ہے ہاتھ اپنے سر پہ مار مار
ہائے ہائے اب کیا کروں میں کیا کروں — گور میں تنہا میں کیونکر سو رہوں
تن پہ میرے پیرہن ہو سو کفن — ہائے ہائے آج میں ہوں بے وطن
ہائے کیا شام غریباں آج ہے — ہائے کیا صبح یتیماں آج ہے
ہائے ہائے گور اب خانہ ہوا — جائے میری ہائے ویرانہ ہوا
کیا گزرتا گور میں ہے حال آج — سر پہ میرے ہے عجب جنجال آج
دوست میرے ہو گئے مجھسے جدا — اب نہیں کوئی وسیلہ جز خدا
حیف ہے اب میں ہوا بیکس غریب — ہے یتیمی بیکسی میرے نصیب
ناکریں گے یاد مجھکو دوستاں — نا رہے گا گور کا میری نشان

آچکے دن ہیں ہوا تم سے جُدا
ہائے تمکو چھوڑ کے اب جاتا ہوں میں
اے پیارے حال میرا دیکھکر
رات دن رب کی کرو تم بندگی

تم رہو خوش اب تمہارا ہے خدا
بو لینے کو پھر نہیں آتا ہوں میں
ہو تم اپنے حال سے اب بیخبر
مت کرو اپنی اکارت زندگی

دربیان وداع نمودن میّت بہ فرزندان

اے یتیموں میں ہوا تم سے جُدا
آؤ جلدی سے ملو میرے سے گلے
الوداع کا وقت آیا الوداع
ہائے ہائے ای میرے پیارے وداع
پھر کے اب ملنا کہاں ہے الوداع
ہائے کیسی ہے جُدائی الوداع
آج تم پر بیکسی ہے الوداع
ہائے ہائے اے غریباں الوداع
ہو چکا ہے وقت فرصت الوداع

تم ڈرو مت ہے تمہارا اب خدا
وقت ایسا پھر نہیں تمکو ملے
اب ہوا والی تمہارا الوداع
ہائے ہائے میرے دکھیارو وداع
دیکھ لو صورت مری اب الوداع
کیا جدائی آج آئی الوداع
نہیں تمہارا کوئی وصی ہو الوداع
ہائے ہائے بے نصیباں الوداع
بس کرو تم مجکو رخصت الوداع

دربیان آمدن ندا از آسمان بہ میّت

آسمان سے اسکو آتی ہے ندا
اب تیرا کوئی نہیں ہے جز خدا

کر کے میت دفن جب اے بھائی جاں
اپنے اپنے جاتے ہیں گھر دوستاں

کہتا ہے یہ حیف ہے اے دوستاں
کیوں چلے تم چھوڑ کر تنہا یہاں

ہائے کیسا گور میں بیکس ہوں آج
بیکس و بے مونس و غمگیں ہوں آج

سب جگر پارے یتیماں ہو گئے
ہائے کیسے وہ غریباں ہو گئے

نہیں ہے والی انکا کوئی اور وصی
ہے غریبی ہے یتیمی بیکسی

زن وہ دکھیا آج بیوہ ہو گئی
راحت اسکی زندگی کی کھو گئی

وہ سناوے حال اپنا کس کے تئیں
کیا کرو نہیں ہائے اسکا کوئی نہیں

تم خدا کے واسطے اے دوستاں
مصطفےٰ کے واسطے ای دوستاں

اسکو دو جا کر دلاسا دلبری
کیا ہوا ہے حال کیسی تھی پری

تم کھلاؤ جا کے سمجھا بوجھا
ہے وہ دکھیا چاہیے شفقت ذرا

جا کہو تم ان غریبوں کو سلام
اور کہو بخشو گنہ میرے تمام

اب یہی ہے آرزو اے دوستو
فاتحہ سے تم مجھے مت بھولیو

در بیان گفتن موت بہ میت

موت جا کر کہتی ہے میت کے ساتھ
کیا سبب روتا ہے تو مل ملکے ہاتھ

کیا نہیں تھی آج کے دن کی خبر
آہ و زاری آج کی ہے بے اثر

انبیاؤ اولیا کی موت کا
تجھ پہ کیا احوال کچھ ظاہر نہ تھا

جبکہ ہوگا حشر کا دن آشکار
اولیا کی آہ و زاری کیا کہے
دوسروں کا حال کیا ہوگا وہاں
بے نمازی سب وہاں رسوا ہو رہے
ہائے ہائے آج میں رسوا ہوا
حق تعالےٰ ہوگا جب انصاف پر
سب سے لیگا ذرہ ذرہ کا حساب
اور بدی نیکی کو تولے بعد ازاں
نامۂ اعمال ہوگا سب کے پاس
حق رکھیگا پل کو دوزخ کے اوپر
اُسپہ ہیں انواع کے رنج و عذاب
گر لکھوں میں رنج دوزخ کا بیان
بھائی جاں اب وقت ہے توبہ کرو

انبیاء لرزینگے ہوکر بیقرار
ہانپتے اور کانپتے روتے رہے
تو ذرا انصاف کرلے بھائی جاں
حال اپنا دیکھ رو رو یوں کہے
ہائے ہائے ہیں یہ کیسی کی خطا
ہوویگا ہر اک کا ظاہر خیر و شر
دیگا راحت نیک کو بد کو عذاب
اُسکو راحت جسکی نیکی ہے گراں
ہے وہ عالم ہیں یہی وقت ہراس
ہائے ہوگا اسپہ ہر اک کا گذر
ڈر نہیں ہے اسکو جسکو ہے ثواب
زندگی دشوار ہو وے بھائی جاں
دیکھکر کاموں کو اپنے خوب رو

در بیان شفاعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ساری اُمت مصطفےٰ کے پاس جا
تو ہمارا ہے وسیلہ ہمکو بس

یوں کریگی آہ و زاری و پکار
کون ہے تیرے سوا فریاد رس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ ہے تو رحمن و رحیم	تو عطا کر ہمکو راہِ مستقیم
ہیں محمد خاتم پیغمبران	ہیں محمد عذر خواہِ امتاں
جان میری ہے محمد پر نثار	آل اور اصحاب پر بھی بار بار

در بیانِ خصوصیت شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ تو قرآن میں اے بھائی جان	رب نے اکثر کیا ہے بیاں
جائے اک محشر میں ہے محمود نام	ہے محمد کی شفاعت کا مقام
کہتا ہے قرآن میں وہ بے نیاز	ہیں شفاعت کے محمد ہی مجاز
ہے ازل سے یہ اجازت آپ کو	غیر کو ہرگز نہیں اے نیک خو
آئیں آئیں کئی اس شان میں	ہے اگر شک دیکھ لے قرآن میں

در بیانِ اثباتِ شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے حدیثوں اور کتابوں میں بیان	کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبراں
حق نے وہ درجہ ہے مجکو دیئے	جو نہیں ہیں اور نبیوں کیلئے
ایک تو معراج ہے اسکا نام	دوسرا ہیگا شفاعت کا مقام

در بیانِ نصب لوائے حمد رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہے محمد کے علم کا حمد نام	دیکھ کر محشر میں اسکو خاص و عام

یوں کہیں گے سخت دن ہے آج کا
روتے ہیں آنکھوں سے سب آنسو بہا

اب پریشاں حال ہو اپنا سوا
کہتا ہوں میں ربنا یا ربنا

اے بچارو جاؤ تم اب نوح پاس
چین ہوگا اور شفاعت بے ہراس

دل جلے سب غمزدہ ہو کر اداس
آئینگے روتے ہوئے سب نوح پاس

یوں کہیں گے حال اپنا روکے زار
جز ترے کوئی نہیں ہے غمگسار

چو طرف ہے آہ و ماتم کا ہجوم
مچ گئی ہے ہر طرف زاری کی دھوم

آہ و زاری چار دن جانب ہے مچی
اب سوا تیرے نہیں جا امن کی

نوح سنکر اُن کی خواری ابتری
سب کے تئیں دیکر دلاسا دلبری

یوں کہیں گے آج کا دن سخت ہے
وقت کیسا آہ یہ کم بخت ہے

خوف سے رونا ہو نہیں تو بیحواس
جاؤ روتے اب خلیل اللہ پاس

سب پریشاں ہاتھ ملتے بیحواس
آئیں گے روتے خلیل اللہ پاس

یوں کہیں گے اُن سے کیجے اک نظر
اب ہماری آنکھ کی برسات پہ

ہم ہیں بیچارے غریب و بے وطن
غمزدے ہیں بے وسیلہ پر محن

آج اپنا کوئی نہیں دلسوز ہے
ہائے کیسا سخت تر یہ روز ہے

ہو گئے ہم بیکس و خوار و ذلیل
نے وسیلہ کوئی تجھ بن اے خلیل

وہ بھی روکر یوں کہیں گے کیا کروں
ہیں سوا تم سے پریشاں حال ہیں

ہائے کیسا آج ہوں میں بیحواس
جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰ کے پاس

بیکس و بے یار بے سامان ہیں — ہم ہیں دکھیا بے وطن حیران ہیں

سینہ زخمی اور گریباں چاک ہے — رنج و غم سے دل ہر اک غمناک ہے

اے محمدؐ ہم کو اب سائے ہیں لے — ہم ہیں دکھیا ئے اماں تو ہمکو دے

اب نہیں ہے کوئی والی یا رسولؐ — اس چمن کا تو ہے مالی یا رسولؐ

ہم عدم سے تھے اور نہ تھی ہمکو نمود — تیرے باعث پایا ہم سب نے وجود

انبیا پر تجھکو لائق سروری — مرسلاں پر تجھکو فائق بہتری

ہے نہ تجھ بن رحمۃ للعالمین — کر شفاعت یا شفیع المذنبین

تب وہ امت پاس روتے آئینگے — سب کو ان کی طرح پر سمجھائیں گے

سب کو چھاتی سے لگا کر بار بار — مصطفیٰ بھی روئینگے بے اختیار

سب کو سمجھا اور سنا کر جھڑکی — یوں کہینگے امتی یا امتی

امتی دکھیارے اب بس ہو نہ تم — میں وسیلہ ہوں تمہارا رو نہ تم

مصطفیٰ رب کی ثنا کر بے شمار — پھر کرینگے چار سجدے چار بار

سب گنہگاروں کے تئیں بخشائینگے — سب کے تئیں کوثر کے اوپر لائینگے

اپنے ہاتھوں سے دھلا دینگے رسولؐ — اپنے ہاتھوں سے پلا دینگے رسولؐ

امت اپنی ساتھ لے وہ باصفا — آئینگے جنت کے اندر مصطفیٰ

جسقدر ہے علم اور جیسا ہی کام — اسکا جنت میں ہے ویسا ہی مقام

دی وہ نعمت جو جسے درکار ہے — سب سے بہتر نعمت دیدار ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در بیان اثبات رویت باری تعالیٰ

در بیان احوال جنت

الله الله سب رہیں گے جابجا
حق تعالے یوں کریگا جب ندا
مومنوں میں ہوں تمہارا میزبان
آج ہو تم سب ہمارے میہمان
اور وصلا دینگے ملائک ان کے ہاتھ
لاوینگے کھانے نعمتیں رحمت کے ساتھ
لاوینگے کھانے نفیس فاخر تب تمام
خلعت وہاں ہر خاص و عام

سیر ہے اور نعمتیں ہر اک کو گنج	غیر راحت کے نہ ہووے ہی رنج
دل جو کچھ چاہے سو حاضر ہو تمام	حور و غلمان ان کے ہیں باندی غلام

دربیان مراتب اہل جنت

اہل جنت کے سنو طبقے ہیں چار	عالموں نے یوں کہا تفصیل وار
پہلے اُن میں انبیاے نیکنام	منبروں پر انبیا کا ہے مقام
دوسرا ولیوں کا طبقہ سربسر	چاہیے اُنکی تخت پر یا فرش پر
عالموں کا تیسرا طبقہ وہاں	کرسیوں پر سب کے سب جلوہ کناں
مومنوں کا ہے جو طبقہ چار ہیں	ہے جگہ ان سبکی باقی سب زمیں

دربیان احوال یوم المزید

اب بیان دیدار کا سن ای حمید	روز ہے دیدار کا یوم المزید
پاکے اُس دن حکم الله الجلیل	اہل جنت سے کہیں گے جبرئیل
اپنے رب کو دیکھلے خاص عام	اور تم داخل عدن میں ہو تمام
الله الله سب خوشی سو جاینگے	جلسے لائق مرتبے کے پاینگے
یہ رہے خاطر میں ہر اک کے کلام	سبکے اوپر ہے محمد بالا مقام

دربیان ضیافت فرمودن حق تعالے

دربیان دیدار دادن حق تعالیٰ

الغرض اللہ ہووے گا جب آشکار	یوں کہیں گے مومناں اے کردگار
دیکھنے کی اب نہیں ہے ہمکو تاب	دور کر دے جو کہ حائل ہیں حجاب
دور کر پردوں کو ای رب جلیل	ایک رکھ پردہ جو ہے نعم الوکیل
سکے یہ رب ہوگا بے پردہ نمود	دیکھ کر رب کو کرینگے سب سجود
اُس مقدس نور سے بس شوق سے	ہو رہیں گے مست و بیخود ذوق سے

دربیان کیفیت تجلّی عام

اک تجلی پھر کرے گا سب پہ عام	اُس میں پائی جائیں گی شکلیں تمام
یعنی جیسا جس کا ہووے اعتقاد	اُس تجلی میں وہ دیکھے اور ہو شاد
ہے عقیدہ اس لئے لانا ضرور	صورتوں میں اُسکے تئیں پانا ضرور
واقف ہر دو جہاں ہے پاک ذات	ہے ظہور نور اسما اور صفات
الغرض دیدار کی لذت کا جوش	یوں کریگا سب کے تئیں بے عقل و بیہوش
پھر بلا یک حکم رب سے آتمام	سب کو پہونچا دینگے ہر اک کے مقام
جو ہوا یاں تک بیان آسکا تمام	کہتے ہیں اُسکے تئیں دیدار عام
خاص بندوں کی لکھا ہے شان میں	اُسکے تئیں دیدار ہے ہر آن میں
مختصر اسکو لکھا سید حیات	اُسکے حق میں کر دعا تو دل کے سات

فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق اللہ تعالے اور فرشتہ اس کے درود بھیجتے ہیں
اوپر محمد کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود اور سلام بھیجو تم اوپر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے فضل فضیلت و شان میں اہل بیت کے مراد اہل بیت سے علی رض
فاطمہ رض و حسن رض اور حسین رض اور ازواج طاہرہ پیغمبر علیہ السلام کے ہیں ای عزیز اہل بیت
کی ثنا میں پینتالیس آیتیں اور دو سو چار مشہور حدیثیں ہیں۔ اُن میں سے
دو تین آیت اور دو چار حدیثیں بیان کرتا ہوں قولہ تعالے
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا فرمایا اللہ تعالے نے چاہتا ہے اللہ تعالی جو دور کرے تمہارے
سے گناہوں کے تئیں اے اہل بیت پیغمبر کے اور پاک کرے تمہارے
تئیں جیسا کہ پاک کرتا ہے۔ خدا تعالی پیغمبر کے تئیں فقط قولہ تعالے
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فرمایا خدائے
تعالے نے کہو اے محمد لوگوں سے نہیں چاہتا ہوں میں اوپر تبلیغ
رسالت کے اجر کے تئیں مگر دوستی میرے اہل بیت کی قولہ تعالے
وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ فرمایا اللہ تعالی نے مومنین تمام اہل بیت
کی محبت سے پوچھے جائیں گے حدیث قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ دوستی میرے

حدیث هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا بِنْتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا یہ دونوں میرے فرزند اور میری فاطمہ کے فرزند ہیں خداوندا میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اِن دونوں کو اور اِن دونوں کے دوستداروں کو دوست رکھ حدیث مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو حسنؓ اور حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ کو دوست رکھتا ہے جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ حدیث حُبُّ اَبْنَایَ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوستی حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی واجب ہے اوپر امت میری کے

فصل اے عزیز جمہور صحابہ کی فضیلت اور ثنا میں ستر پر دو آیت ہیں اور دو سو پندرہ حدیثیں مشہور ہیں۔ اُن میں سے دو تین آیت اور دو چار حدیثیں بیان کرتا ہوں۔ قولہ تعالیٰ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنیوالے وہ لوگ جو اوّل ہیں مہاجرین اور انصار سے وہ لوگ متابعت کی انہوں نے خوبی کے ساتھ خوش ہوا خدا اُن سے اور وہ خوش ہوئے خدا سے قولہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ

امت سے میری خوشی چاہتا ہے۔ محبت میرے اصحاب کی اس کے دل
میں ڈالتا ہے۔ **حدیث** حُبُّ اَصْحَابِیْ اِیْمَانٌ وَّبُغْضُہُمْ کُفْرٌ پیغمبر علیہ
السلام نے فرمایا دوستی میرے اصحابوں کی ایمان ہے اور بغض رکھنا ان سے کفر ہے

فصل اے عزیز مخصوص فضیلت میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کی نوے پر
چار آیات اور ایک سو گیارہ حدیثیں بیان کرتا ہوں قولہ تعالیٰ وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَ
تْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمدؐ دور رہیگا آتش
دوزخ سے ابوبکرؓ جو دیتا مال اپنا واسطے پاکی اور نیکنامی کے قولہ تعالیٰ فَاَنْزَلَ
اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ نازل کی اللہ تعالیٰ نے تسلی دل پر ابوبکرؓ کے قولہ تعالیٰ ثَانِیَ
اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں یعنی محمدؐ اور ابوبکر صدیقؓ غار
میں تھے دو سے الحدیث مَا صَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَقَدْ صَبَبْتُہٗ
فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں جو کہ سینے
میرے میں ڈالدیا اللہ تعالیٰ نے وہ تمام میں نے سینے میں ابوبکر کے ڈالا
ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ تَجَلّٰی لِلنَّاسِ عَامَّۃً وَّلِاَبِیْ بَکْرٍ خَاصَّۃً پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے واسطے عالم کے تجلی عام کی ہے اور واسطے
ابوبکر کے تجلی خاص کی ہے۔ **حدیث** اَبُوْبَکْرٍ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ابوبکرؓ مجھ سے ہے اور میں ابوبکرؓ سے ہوں
حدیث اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا پیشوا اپنا کرو تم بعد میرے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو **حدیث**

کو خاک سے اے عزیز اس آیت کو سنکر حضرت عمر رضہ نے فرمایا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اللہ تعالی نے موافق رائے حضرت عمر رضہ کے پھر وہی آیت نازل فرمائی۔ ایعزیز حضرت عمر رضہ نے رسول علیہ السلام سے عرض کیا کہ واسطے مصلے کے مقام ابراہیم بہتر ہے۔ اسی وقت اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی حدیث لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا۔ حدیث عُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّۃِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عمر رضہ اہل جنت کا چراغ ہے۔ حدیث اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے نے جاری کیا حق کو اوپر زبان عمر رضہ کے حدیث اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ یَا عُمَرُ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں حدیث حُبُّ عُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُہٗ کُفْرٌ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ کی محبت ایمان ہے۔ اور اسکی دشمنی کفر ہے۔ **فصل** اے عزیز مخصوص فضیلت میں حضرت عثمان کے ایک سو گیارہ آیات اور چھیالیس حدیثیں مشہور ہیں۔ اُن میں سے ایک دو آیت اور چار حدیثیں بیان کرتا ہوں۔ قولہ تعالی فَلَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ فرمایا اللہ تعالے نے واسطے عثمان کے اجر عظیم ہے۔ قولہ تعالے فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اللہ تعالی دوست اُسکا ہے۔ اور جبرئیل اور مؤمنین دوست اسکے

سابقون کا سابق محبت اور ایمان میں رسول کے علی بن ابیطالب ہیں
قولہ تعالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ ۵ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے دوست تمہارا اللہ ہے۔ اور رسول اُسکا ہے۔ اور وہ شخص
یعنی علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب جسنے فقیر کو صدقہ دیا حدیث
عَلِیٌّ بَابُ حِطَّۃٍ مَنْ دَخَلَ مِنْہُ کَانَ مُؤْمِنًا وَّمَنْ خَرَجَ مِنْہُ
کَانَ کَافِرًا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علیؓ دروازہ مغفرت کا ہے جو کوئی دروازہ
کے اندر آیا اور متابعت کی مومن ہے اور جو کوئی کہ اس دروازے سے باہر گیا
اور نافرمانی کی کافر ہے۔ حدیث نَظَرٌ عَلٰی عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
دیکھنا علیؓ کے تئیں عبادت ہے۔ حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا میں جسکا مولا ہوں علی مولا اُسکا ہے۔ جو کوئی
میرے تئیں دوست رکھے وہ علیؓ کے تئیں دوست رکھے۔ یعنی محبت علیؓ
کی فرض ہے۔ جیسے محبت پیغمبر کی فرض ہے دشمنی اُن کی حرام ہے جیسی
دشمنی پیغمبر کی حرام ہے۔ حدیث عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علیؓ بمرتبہ سر کے ہی بدن سے میرے حدیث
عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علیؓ
قرآن کیسا تھ ہے۔ اور قرآن علیؓ کے ساتھ۔ حدیث حُبُّ عَلِیٍّ
وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دوستی علیؓ کی واجب
ہے اوپر اُمت میری کے فصل اے عزیز بزرگوں کے واسطے جو لوگ

وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰی پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اُس نے مجکو گالی دی۔ اور جس نے مجکو گالی دی اُسنے اللہ تعالیٰ کو گالی دی ؛

یہ حدیثیں صحیح ہیں مشہور شرف الایمان ہے جو اسکا نام	لکھا اسکو حیات سنے ہے ضرور ہونی پہ درود اور سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

معنی کلمہ کے یہ ہیں تحقیق میں گواہی دیتا ہوں کہ عبادت اللہ کو سزاوار ہے وہ ایک ہے اسکا شریک نہیں ہے اور محمد پیغمبر برحق ہیں شرطیں ایمان کی دو ہیں عقل اور بلوغ اور ارکان ایمان کے دو ہیں دل سے سچ جاننا اور زبان سے اقرار کرنا کہ اللہ ایک بے شریک ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اور صفتیں ایمان کی یہ ہیں کہ دلسے کہنا ایمان لایا میں اللہ پر جو عیب اور نقصان سے پاک ہے اور صفتیں اُس کی ذات کی بے مانند و بے عیب ہیں۔ اور فرشتے اور کتابیں اور رسول اُسکے بیشمار ہیں سب کتابوں میں افضل قرآن ہے پیغمبروں میں افضل محمد ہیں اور روز قیامت اور حشر برحق ہے۔ نیکی اور بدی حق سے ہے اللہ راضی نیکی سے ہے اور بدی سے نہیں ہے۔ سوال جواب گور کا اور عملنامہ اور حساب اور میزان اور پلصراط اور جنت و دوزخ اور کوثر اور شفاعت

العزیز غسل چار سبب سے فرض ہوتا ہے۔ جنابت۔ احتلام حیض نفاس غسل
میں تین فرض ہیں۔ غرغرہ کرنا۔ ناک میں پانی لینا۔ تمام بدن تر کرنا۔ ترتیب
غسل کی یہ ہے اوّل پیشاب کرنا۔ نجاست دھونا۔ وضو کرکے تمام بدن پر پانی پہنچانا
ای عزیز پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز فرض عین ہے جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے
واجب نماز وتر کی اور نماز عیدین کی سنت نماز تراویح کی ہے۔ العزیز نمازیں فجر کے
اوّل دو رکعت سنت ہے بعد دو رکعت فرض ہے وقت فجر کی نماز کا صبح صادق سے
آفتاب طلوع ہونے تک ہے ظہر میں اوّل چار رکعت سنت ہیں۔ بعد چار رکعت
فرض بعد دو رکعت سنت ظہر کا وقت دوپہر ڈھلے بعد ہر چیز کی چھاؤں
دو مثل ہونے تک عصر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں وقت عصر کا
بعد ظہر کے آفتاب غروب ہونے تک ہے مغرب کی نماز میں اوّل تین رکعت
فرض ہیں۔ بعد دو رکعت سنت وقت مغرب کا غروب آفتاب سے شفق غروب
ہونے تک ہے عشا کی نماز میں اوّل چار رکعت فرض ہیں۔ بعد دو رکعت سنت
بعد تین رکعت واجب الوتر وقت عشا کا غروب شفق سے صبح صادق تک ہے
العزیز نماز میں تیرہ فرض ہیں اوّل سات احکام یہ ہیں کہ بدن اور کپڑا اور
جگہ پاک رکھنا۔ مردوں کو ناف سے لیکر زانو تک چھپانا۔ عورتوں کو تمام بدن
چھپانا اور نیت نماز کی کرنا۔ اور وقت نماز کا جاننا اور منہ طرف قبلہ کے کرنا چھ
ارکان یہ ہیں تکبیر تحریمہ قیام قرات رکوع سجدہ قعدہ اخیر کا ہی العزیز نمازیں چودہ

تین بار کہکر سر اٹھانا سیدھا بیٹھنا
اللہ اکبر کہکے سجدہ کرنا سبحان ربی الاعلیٰ
تین بار کہنا اللہ اکبر کہکر پھر سر اٹھانا
اکبر کہکر سجدہ کرنا سبحان ربی الاعلیٰ
لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھکر اللہ
کہنا سر اٹھاتے وقت سمع اللہ
میں جانا تین بار سبحان ربی العظیم
دوسری پڑھکر اللہ اکبر کہکر رکوع
ایک بار سورہ الحمد کا اور ایک سورہ
کھڑے ہونا بسم اللہ الرحیم کہکر

وقت کی نماز فرض نماز پڑھنے کی ترتیب یہ ہے اوّل بار باوضو اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی
الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا بعد اسکے
اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ ط کہنا بعد اس کے دو رکعت نماز فرض فجر کی پڑھتا ہوں واسطے
اللہ کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ہاتھ باندھنا اگر ظہر کے فرض ہیں۔ تو چار رکعت
فرض ظہر کی پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر کہنا تمام وقتوں کے فرض پڑھنے
کا یہی دستور ہے۔ اللہ اکبر کیساتھ ہاتھوں کو اٹھا کر انگوٹھے کانوں کی لو سے لگا کر اللہ
اکبر کیساتھ نیچے ناف کے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ باندھکر بعد اس کے سُبْحَانَکَ
اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ کہکر سورہ الحمد
پڑھنا۔ آمین آہستہ کہکر اُسکے ساتھ دوسری سورہ پڑھکے رکوع میں جانا
تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھکر اللہ اکبر کہکر سجدہ کرنا تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی کہنا پھر اللہ اکبر سر اٹھا کر اللہ اکبر کہکر سجدہ کرنا پھر تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

[illegible]

باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا اسکو ثنا کہتے ہیں اسکے بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھنا اس کے بعد ایکبار الحمد اور ایکبار دوسری سورہ پڑھکر موافق دستور
کے جو فرض نماز میں بیان کر چکا ہوں رکوع اور سجود کرنا پھر کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر
ایکبار الحمد اور دوسری سورہ پڑھ کر موافق دستور کے رکوع اور سجود کرنا اور بیٹھنا اگر دو
رکعت سنت کی نیت ہو تو پوری التحیات پڑھ کر سلام دینا اگر چار رکعت کی نیت ہو
تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر کھڑے ہونا بسم اللہ پڑھ کر ایکبار
الحمد اور ایک سورہ پڑھکر رکوع اور سجود کر کے پھر کھڑے ہونا بسم اللہ پڑھ کر ایکبار
الحمد اور دوسری سورۃ پڑھنا رکوع اور سجود کر کے بیٹھنا پوری التحیات پڑھکر
سلام دینا۔ الغرض جیسی سنت نماز کی ترتیب ہے۔ ویسی ہی تین رکعت واجب الوتر
کی یہ ترتیب ہو کہ دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھکر اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہونا
اور تیسری رکعت میں بسم اللہ اور الحمد اور ایک سورۃ تمام پڑھکر اللہ اکبر کہکر
دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھنا دعائے قنوت پڑھ کر موافق دستور کے
رکوع اور سجود کر کے بیٹھنا پوری التحیات پڑھکر سلام دینا دعائے قنوت یہ ہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو

پڑھنا بعد اس کے چار رکعت سنت اور دو رکعت سنت موافق دستور کے ادا کرنا

اے عزیز ترتیب رکھنے روزے کی یہ ہے نیت روزے کی کرنا پانچ گھڑی رات باقی رہے

تب سحری کھانا صبح سے شام تک کھانے اور پینے اور جماع سے دور رہنا مغرب کی

اذان کے وقت افطار کرنا۔ اے عزیز عید الفطر کی ترتیب یہ ہے دو رکعت واجب عید الفطر

کی پڑھتا ہوں میں چھ تکبیر کیساتھ واسطے خدا کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنا بعد اسکی

ثنا پڑھکر اللہ اکبر کہکر کانوں تک ہاتھ اٹھاکر چھوڑنا دوسری بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

اٹھاکر چھوڑنا تیسری بار اللہ اکبر کہکر ہاتھ کانوں تک اٹھاکر ناف کے نیچے باندھنا

بعد اس کے بسم اللہ پڑھکر الحمد اور ایک سورہ پڑھنا رکوع اور سجدہ موافق دستور

کے کرکے کھڑے ہونا اور بسم اللہ پڑھکر ایک بار الحمد اور ایک سورہ پڑھکر اول کے

طرح تین بار اللہ اکبر کہنا ہر بار میں ہاتھ کانوں تک اٹھاکر چھوڑنا چوتھی بار اللہ اکبر کہکر

رکوع میں جانا موافق دستور کے ادا کرنا اور خطبہ سننا اے عزیز عید الضحی کی بھی نماز

کی بھی ترتیب ہے لیکن نیت باندھتے وقت عید الفطر کے بجائے عید الضحی کا

نام لینا ہے۔ فطرہ ہر ایک آدمی سے دو سیر گندم دینا ہے عید الضحی میں قربانی

ہر ایک آدمی کو ایک بکرا دینا اور صبح سے روز عرفے کے تئیس نماز تک

ہر ایک فرض نماز کے بعد ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھنا اے عزیز نماز تراویح کی بیس رکعت ہیں رمضان

میں بعد نماز عشا کے پہلے واجب وتر کے پڑھنا ہے جیسا سنت نماز کی

چوڑائی کو سر سے دونوں بازو و پیر ڈالنا اے عزیز جنازے کی نماز کی نیت
اور ترتیب یہ ہے جنازے کی نماز پڑھتا ہوں چار تکبیر کے ساتھ واسطے
خدا کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھکر اللہ اکبر
کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ
بَارَكْتَ وَتَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پڑھ کر اللہ اکبر کہنا اگر میت بالغ ہوئے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا
اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ
عَلَى الْاِيْمَانِ اگر میت نابالغ ہوئے تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر دختر ہوئے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا
لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھکر اللہ
اکبر کہکے سلام دینا اے عزیز نیت عقیقہ کی یہ ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ اِبْنِيْ
فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ
وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِّابْنِيْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ
الرَّحِیْم ؀ اے عزیز نکاح میں تین فرض ہیں۔ ایجاب قبول اور مہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فقیر عرض کرتا ہے کہ جسقدر حدیثیں سیکھنا اور سکھانا ہر ایک مومن پر لازم اور واجب ہے اسقدر اختصار کیا ہے کہ مومن راہ ہدایت کی لیویں اور امید نجات کی پاویں۔ قولہ تعالیٰ فَآمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَالنُّورِ الَّذِیٓ اَنْزَلْنَا فرمایا ایمان لاؤ تم اللہ پر اور رسول پر اسکے اور ایمان لاؤ تم قرآن پر جو نازل کیا ہمنے اوپر حضرت محمد کے الیعزیز حضرت عمر رضہ روایت کرتے ہیں جو جبرئیل علیہ السلام نے آگے رسول علیہ السّلام کے آکر کہا یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِیْمَانِ اے محمد خبر دو تم ایمان سے کہ ایمان کیا ہے فَقَالَ الْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ دل میں تحقیق جانو کہ اللہ ایک ہے بے شریک ہے اور فرشتے اور کتابیں اور رسول اور روز قیامت سب برحق ہیں نیکی اور بدی اللہ سے ہے فَقَالَ صَدَقْتَ جبرئیل علیہ السلام بولے راست کہا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فَقَالَ اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِسْلَامِ خبر دو تم اے محمد اسلام سے کہ اسلام کیا ہے۔ فَقَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ

تصدیق دل سے وہ داخل ہوتا ہے جنت میں حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من قال لا الہ الا اللہ مرۃ غفر اللہ لہ ذنبہ وان کان مثل
زبد البحر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ پڑھے کلمہ ایک بار اللہ
تعالی بخشتا ہے گناہ اس کے اگرچہ ہوں گناہ مثل کف دریا کے یعنی بیشمار فصل
ایمان کے بیان میں قولہ تعالی کتب اللہ فی قلوبہم الایمان فرمایا اللہ
تعالی نے اللہ تعالے نے دلوں میں انکے ایمان کے تئیں یعنی صاحب
ایمان وہ لوگ ہیں جو وحدانیت پر اللہ کی اور رسالت پر رسول کی دل سے تصدیق
کرتے ہیں۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ
لہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے۔ ایمان اسکو جو امانتدار نہیں ہے یعنی
پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا نہیں درست ہوتا ہے ایمان کسی ایک کا تم لوگوں میں سے جبتک
دوست نہ رکھو تم بھائی مومن کے لئے جو دوست رکھتے ہو تم اپنے لئے۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان سر فی صدر مومن والاسلام
علانیۃ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ایمان راز ہے سینے میں مومن کے اور
اسلام ظاہر ہے اس راز کا۔

فصل وضو کے بیان میں قولہ تعالی اذا قمتم الی الصلوۃ فا
غسلوا الخ فرمایا اللہ تعالی نے جب ارادہ کرو تم نماز پڑھنے کا وضو کرو۔

بیان میں نماز کے فضل کے ... تعالیٰ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھو تم۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ستون ہے دین کا جس کسی نے نماز کو قائم کیا اس نے دین

قولہ تعالیٰ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رکوع کرو تم یعنی نماز ادا کرو تم ساتھ نماز ادا کرنے والوں کے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ بِجَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوۃٍ وَاحِدَۃٍ مِائَۃً وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مرد کی ساتھ جماعت کے زیادہ ہے یعنی زیادہ ثواب ہے۔ تنہا پڑھنے پر ایک سو بیس نماز کے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ اَلْجَمَاعَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت سے پڑھنا رحمت ہے اور بہتر ہے۔ دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے۔ فصل بیان میں روز جمعہ کے قولہ تعالیٰ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روز جمعہ کا بہتر ہے۔ واسطے تمہارے اگر ہو جاننے والے۔ حدیث سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اور بہتر روز جمعہ کا ہے روز دن میں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ الْجُمُعَۃَ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَهِیْدٍ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پاوے نماز جمعہ کی تئیں واسطے اسکے ثواب سو شہید کا ہے۔ فصل بیان میں روزے کے قولہ تعالیٰ وَاَنْ تَصُوْمُوْا فرمایا اللہ تعالیٰ نے روزے رکھو تم۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے دو نم زکوٰۃ کے بیچ میں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلزَّکٰوۃُ طُھُوْرُ الْاِیْمَانِ حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا زکوٰۃ دینا پاکی اور درستی ایمان کی ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ لَہٗ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ایمان اسکو جو نماز نہیں پڑھتا ہے۔ اور نہیں ہے
نماز اسکی جو زکوٰۃ مال کی نہیں دیتا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ الزَّکٰوۃُ فَلَمْ یَدْفَعْ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ فِی النَّارِ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نکرے وہ ملعون ہے
دوزخ میں ہے۔ **فصل** زنا اور حرام کے بیان میں قولہ تعالےٰ اَلزَّانِیَۃُ
وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ فرمایا اللہ تعالےٰ نے
کہ اگر عورت یا مرد زنا کرے تو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو دُرّے مارو
حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّظَرُ اِلَی النِّسَاءِ الْاَجْنَبِیَّۃِ
مِنْ ذُنُوْبِ الْکَبَائِرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھنا بیگانی عورت کو گناہ
کبیرہ ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زِنَا وَاحِدٌ یُحْبِطُ
عَمَلَ سَبْعِیْنَ سَنَۃً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زنا ستر برس کی
عبادت کو خراب کر دیتا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَرْکُ الزِّنَاءِ یَجُرُّ الرِّزْقَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا زنا چھوڑنا رزق زیادہ

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا گناہ سے
توبہ کرنیوالا اس شخص جیسا ہے۔ جس نے کوئی گناہ نہیں کیا حدیث قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من شیء احب الی اللہ من شاب
تائب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز دوست بہت نزدیک
اللہ تعالے کے جوان توبہ کرنیوالے سے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم توبوا الی ربکم قبل ان تموتوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
توبہ کرو تم طرف پروردگار اپنے کے پہلے مرنے کے **فصل** نیکی میں ساتھ والدین
کے قولہ تعالے وبالوالدین احسانا فرمایا اللہ تعالی نے نیکی کرو تم ماں اور
باپ کے حق میں حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ
فی رضی الوالدین وسخط اللہ فی سخط الوالدین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا خوشنودی اللہ تعالی کی خوشنودی ماں اور باپ میں ہے۔ اور ناخوشی اللہ
تعالی کی ناخوشی میں ماں باپ کے ہے۔ یعنی جس فرزند سے ماں باپ خوش ہیں اللہ
تعالی اس سے خوش ہے۔ اور جس فرزند سے ماں باپ خوش نہیں ہیں اللہ تعالے
اس سے خوش نہیں ہے۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
اذی والدیہ او احدھما یدخل النار پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی
ایذا دیوے باپ اور ماں کو اپنے یا ایک کو ان دونوں سے اللہ تعالے داخل
کرتا ہے اسکو دوزخ میں۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان میں متفرقات **فصل**
کے قولہ تعالے احل اللہ البیع وحرم الربوا فرمایا اللہ تعالے نے
خدا نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور بیاج کا کھانا حرام کیا ہے حدیث
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ آکل الربوا وموکلہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا بیاج کا ملعون ہے یعنی

عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسی میری بزرگی میری اُمّت پر حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ حَرْفًا فَھُوَ مَوْلَاہُ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے سکھایا ایک حرف پس وہ مولیٰ اسکا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ وَتَزِیْدُ الْعُمْرَ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات دینا بلا کے تئیں دور کرتا ہے اور عمر بڑھاتا ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفَرَاعِنَۃِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھنا فقیر کو اخلاق سے پیغمبروں کے ہے اور دشمنی رکھنا فقیر سے اخلاق سے فرعونوں کے ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فقیری سے فخر یعنی بزرگی ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت کرنا بدتر ہے زنا سے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ بَعْدَ الذَّنْبِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی استغفار پڑھے بعد گناہ کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے تئیں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبْرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبوری کی ایک ساعت کی بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے

ہدایت نامہ عام

سوالات عیسائیوں کے اور جوابات اہل اسلام کے ہیں حوالہ سطر اور کتاب کا بسبب اختصار کے ترک کیا گیا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک روز عیسائی اور محمدی ایک جگہہ بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی نے محمدی سے کہا میرے چند سوال ہیں۔ اگر انکا جواب دے تو میں تمہارا دین برحق جانونگا لیکن جواب مختصر ہو محمدی نے کہا میں حاضر ہوں سوال کرو عیسائی نے سوال کیا کہ تم لوگوں نے محمدؐ کو نبی کیونکر جانا اور ان کی نبوت پر دلیل کیا ہے۔

جواب محمدؐ نے دعویٰ پیغمبری کا کیا اور موافق دعوے کے اپنے معجزے دکھائے جو دعوے پیغمبری کا کرے اور موافق دعوے کے معجزے بتلاوے تو وہ پیغمبر برحق ہے۔ سوال محمدؐ نے کون کون سے معجزے دکھلائے بیان کرو جواب محمدؐ کے معجزے بیشمار ہیں ان میں سے دو چار بیان کرتا ہوں اُن کی انگلی کے اشارے سے چاند آسمان پر دو پھانک ہوا اور سنگریزوں نے اُنکی رسالت پر گواہی دی اور انگلیوں سے اُن کی نہر جاری ہوئی کہ ہزاروں آدمی اور جانور سیراب ہوئے اور درخت خرما آپ کے بلانے سے چلا آیا اور آپکی رسالت کی گواہی دی اور ایک سیر آٹا اُنکی دعا کی برکت سے بارہ ہزار آدمی کو کافی ہوا ہے۔ ازانجملہ بہت سے کور مادرزاد کو بینائی دی ہے۔

کہا تھا کہ میرے پیچھے فارقلیط آویگا۔ فارقلیط مراد محمد سے ہے تم سوح قدس سے مراد رکھتے ہو یہ غیر تحقیق ہے۔ سوال حقتعالی نے ہر ایک نبی کو ایک عورت مقرر کی ہو جیسا کہ آدم نے سوائے ایک عورت کے دوسری نہیں کی ہو تمہارے نبی کی نو عورتیں تھیں اسلئے ان کی پاکیزگی ثابت نہیں ہوتی ہے جواب چشم انصاف سے نظر کرو۔ جو تمہاری کتاب میں لکھا ہو کہ داود پیغمبر کی ننانوے عورتیں تھیں اور سلیمان پیغمبر کی تین سو عورتیں تھیں وہ عیسے کے دادے ہیں۔ سبحان اللہ جب انہوں کے اتنی عورتیں کرنے سے پاکیزگی انکی ثابت رہی پاکیزگی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نو عورتیں کرنے سے ثابت نہووے یہ بات بہت نادر ہے۔ سوال خدا تعالی نے ہر ایک نبی کو ایک عورت کرنے کو فرمایا ہے اور امتوں کو پیروی اپنے نبی کی لازم کی ہے جیسا پیغمبر نے تمہارے نو عورتیں کی ہیں۔ اور امتوں کو چار عورتیں کرنے کا حکم پہنچایا ہے یہ کیا بات ہے جواب جو امت مانو تمہارے سوال سے معلوم ہوتا ہے ایک ایک عورت کرنا ہر ایک نبی پر فرض ہے اور تمہارے نبی نے باوجود فرض ہونے کے عورت نہیں کی اور تم پر پیروی ان کی لازم ہے پس تم ایک ایک عورت جو کرتے ہو یہ بہت نادر ہے۔ سوال تمہارے نبی لے پالک کی عورت کو اپنے نکاح میں لاتے ہیں یہ کیا بات ہے جواب اہل قریش ایام جہالت میں لے پالک کو اپنے مال کا وارث کرتے تھے اور فرزندوں کو اپنے محروم الارث رکھتے تھے

سو ایسا کون ہو لے جواب حمید الدین ایک شخص کی امت سے تھے جب
مر کر چالیس دن گذرے ایک بڑھیا اُن کی قبر پر پہنچکر بولی کہ ایسا کامل
آدمی جمعہ کو چھوڑ کر اتوار کو مرا ہے حمید الدین نے قبر سے نکل کر اس بڑھیا
سے کہا سچ کہا ہے۔ جمعہ کو مروں گا۔ یہاں تھوڑا غور کرنا چاہئے۔
سوال عیسے نے کہوا ہے ہیں سوال و جواب کیا یہ مرتبہ دوسری کو کہاں ہے
جواب۔ حضرت محمدؐ کی اولاد سے حضرت امام حسینؑ ہیں مخالفوں نے کربلا میں
سر انکا تن سے جدا کیا اور نیزے پر چڑھا کر چالیس روز تک شہر بشہر پھرایا وہ سر
چالیس روز تک تلاوت قرآن باآواز بلند کرتا تھا اور ہر دبان شہر کو حق تعالے
کی تعلیم فرماتا تھا جب فرزند محمدؐ کے سبب جزئیت کے ایسے مرتبے کو پہونچے
مرتبہ کل کا کیا ہوگا۔ تھوڑا انصاف سے غور کیجئے سوال محمدؐ نے اپنے دین میں
جہان میں تلوار چلائی ہے اور کسی نبی نے تلوار نہیں چلائی ہے جواب اگلی کتابوں
میں بھی لکھا ہے کہ موسیٰؑ اور داؤدؑ نے حکم خدا سے جنگ کی ہے محمدؐ بھی فرمان
خدا بجالائے ہیں غور کرو جب موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا تلوار چلانا
اُن کی نبوت میں خلل انداز نہیں ہوا ہے محمدؐ کا تلوار چلانا موجب خلل
کا کیونکر ہوگا۔ سوال کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تنہا سے آسمانوں پر
گئے آسمانوں کے دروازے نہیں کیونکر گئے۔ جواب عیسیٰ علیہ السلام جس طرح آسمان
پر گئے ہیں ویسی ہی وہ گئے ہیں سوال کہتے ہیں جب محمدؐ تمہارے آسمانوں کی

بیمار کے حکیم کرتا ہے تمام کو ایک غذا اور ایک دوا دیتا نہیں تھوڑا تھوڑا کرنا چاہیے سوال راست کہو قرآن کے احکام اگلی کتابوں کے برابر نہیں ہیں لیکن اعتدال کس شرع کے احکام کو ہے جواب موسی کی شرع میں حکم ہے کہ اگر کوئی کسی کو ایک طمانچہ آہستہ مارا اسکے بدلے میں کھینچکر مارنا اور تمہاری شرع میں یہ ہے کہ جو کوئی ایک رخسارے پر طمانچہ مارے تو دوسرا رخسارہ اسے دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں یہ ہے ایک طمانچہ جس قوت سے کوئی مارے بدلے میں اس کے ویسی قوت سے مارو انصاف سے اب کہو اعتدال کسکو ہے سوال عیسی کا باپ کون ہے اسے جانتے ہو جواب تمہاری ایک انجیل میں لکھا ہے کہ عیسی بیٹا روح قدس کا ہے دوسری انجیل میں لکھا ہے یوسف کا بیٹا ہے اور ایک انجیل میں لکھا ہے خدا کا بیٹا ہے سبحان اللہ یہ عجیب بیٹا ہے اے عزیز اللہ تعالی نے پیغمبروں اور کتابوں کو اسلئے بھیجا ہے تا بندگان تنزیہ اور وحدانیت پر اللہ کی اور رسالت پر رسول کی اقرار و تصدیق کرکے راہ نجات کی پاویں اے عزیز تم بھلے آدمی ہو انصاف سے مت گذرو کہ یہودی عیسی سے اور انجیل سے منکر تھے اس سے زیادہ باتیں کرتے تھے تم لوگوں نے عیسی کی نبوت اور انجیل کی صحت پر جو کچھ کہ دلیلیں بیان کی ہیں اور جواب ہماری طرف سے دئے گئے سمجھو تو عین مہربانی ہے عیسائی نے مسلمان سے جواب باصواب سنکر کہا

اول علم ایمان بر عاقل و بالغ فرض است و بدون درستی ایمان هیچ طاعت سود مند نیست

محمد نور اول ذات کا جان
محمد مظہر کل ذات کا مان

جسے اس کے نور سے جگ فیض پائے
عدم کو چھوڑ کر ہستی میں آئے

محمد عقل کل اور اسم ہے کل
محمد نفس کل اور جسم ہے کل

دو عالم کے دل و جان جسم ظاہر
ہیں اس سالار دیں کے سب مظاہر

محمد رحمۃ للعالمین ہے
کہ بر حق وہ شفیع المذنبین ہے

وہی سالار ختم المرسلین ہے
وہی محبوب رب العالمین ہے

محمد مصطفےٰ سالار کونین
مقام ادنےٰ ہی اسکا قاب قوسین

محمد انبیا کے جان و سرتاج
ہے اسکو نزد حق اس تن سی معراج

محمد نے جہان کو کی ہدایت
نہیں اسکی ہدایت کو نہایت

درود دین ہو دیں بر سالار عالم
ازل سے تا ابد سو بار ہر دم

بھی اس سے آل و اصحاب پیہ
بھی اس کے دین کے احباب پیہ

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

الٰہی ہے تجھے دو جگ کی شاہی
محبت اپنی دے اور آشنائی

بحق شاہ عالم یا الٰہی
قبول اس روسیہ کی عذر خواہی

صفائی دے مرے دل کو الٰہی
بتا اس میں حقایق کو کماہی

بحق مصطفےٰ اور آل حضرت
اٹھانا تو مجھے ایمان کے سات

بدانکہ ایمان اقرار و تصدیق ست بر وحدانیت او تعالیٰ
و رسالت رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

محمدؐ سے ہے ایماں ہمنے پایا — ہمیں اسلام بھی اُسنے بتایا
محمدؐ نے خدا سے پاکے فرمان — سکھایا سبکو اُس نے دینؐ ایمان
خبر اُسکی خدا نے خود ہی دی ہے — صفت قرآن میں اُسکی لکھی ہے
محمدؐ نے جو کی اوّل ہدایت — عمرؓ نے یوں کیا اُسکو روایت
کہا حضرت سے اک انجان نے آ — خبر دو مجکو ہے ایمان شے کیا
تو فرمانے لگے سالار عالم — خدا کو جان دل میں ایک ہر دم
ملائک اور کتابیں اُسکی سچ جان — ہوئے نازل رسول اُسکو بھی سچ جان
ہے نیکی اور بدی کی حق سے تقدیر — ہے قدرت سے اُسیکی سبکی تدبیر
پس از مردن اوٹھینگے جان تحقیق — تو کر اس بات پر اقرار و تصدیق
کہا اُسنے محمدؐ کے ہو آگے — خبر اسلام سے بھی اب مجھے دے
محمدؐ نے کہا سن اے برادر — کہ لا کلمہ شہادت کا زباں پر
گواہی صدق دل سے دے تو اے یار — نہیں غیر از خدا ہے کوئی کرتار
نہیں کوئی عبادت کے ہے لائق — مگر خالق یگانہ پاک برحق
شریک اُسکا نہیں ہے پاک بے عیب — محمدؐ ہے رسول اللہ لاریب

در بیان اثبات حق سبحانہ وتعالیٰ

فہمیدن فرض است

پڑھو کلمہ سنو اُس کے معانی — کرو تصدیق دل سے بھائی جانی

نہیں کوئی حق مگر بر حق خدا ہے — عبادت کے لئے لائق خدا ہے

محمد عبد اُسکا اور نبی ہے — وہی خاص خدا سب کا نبی ہے

سنو تم لا الہ میں نیست ہیں چار — ہے اوّل ماسوی اللہ جان ای یار

بجز حق کے مؤثر ہو جہاں کا — بجز رب کے قدم بھی ممکناں کا

و یا صانع شریک حق اگر ہو — بجز حق خالق افعال پر ہو

بھی الا اللہ میں اثبات ہیں چار — وجود و ہستی حق ہے سنو یار

خدا کی پاکیوں پر اور قدم پر — سنو وحدانیت پر لے برادر

وہی موجود ہے ہستی جسے ہے — قیام اللہ کے غیر از کسے ہے

حقائق الاشیاء در نفس الامر ثابت اند

سمجھ تحقیق تو ہر گز لب مت — کہ ہر چیز کی ثابت حقیقت

کبھی بدلیں نہ آپس بیچ ہر یک — نہیں ہے عارفوں کے قول میں شک

اگر کوئی آگ کو پانی ہے بوجھے — و یا پانی کے تئیں کوئی آگ سوجھے

نہ پانی آگ ہونا آگ پانی — نہ بدلیں گے کبھی اے بھائی جانی

کرے گر قصد اسمیں کوئی بیجا — کہ دینی قوم سے تو دور ہو جا

یہ جالو خوب سا عالم نیا ہے — نہ اول تھا وے پیدا ہوا ہے
ہے ان و مبدم نقصان ہمدم — کبھو ہوئے زیادہ اور کبھی کم
سنو عالم سے اول حق کی تھی ذات — جگت سیں کوئی یک حق کی نہ تھی بات
دو عالم اُس نے قدرت سے بنایا — یکایک نیست کو ہستی ہیں لایا
جگت ہو جائیں گے آخر کو نابود — رہیگا حق تعالے آپ موجود
ثنا اور حمد ہے حق کو سزاوار — کیا خواب عدم سے ہمکو بیدار

دربیان وحدت او سبحانہ تعالی

شریک اُسکا نہیں وہ ہے یگانہ — ہے لائق حمد رب کو جاودانہ
نہ وہ کل ہے نہ جز نہ خاص نہ عام — وہی ہر قید سے ہے پاک انجام
وجود اُسکا اُسیکی ذات سے ہے — نہ جسم و جان و دل کے سات ہے
نہیں ضد اسکا ہو وہ پاک ہے عیب — سدا وہ فرد ہے ذات اسکی لاریب
وہ اول ہے نہ اُسکی ابتدا ہے — وہ آخر ہے نہ اُسکی انتہا ہے
وہ ظاہر ہے نہ اُسکو کوئی پاوے — وہ باطن ہو نہ واں تک عقل جاوے
نہیں تھا اس سے پہلے کوئی زنہار — وہی وہ تھا فقط اک پاک ستار
نہیں شے کوئی اُس بن اے برادر — نہ اسپر کوئی شے رکھ یاد اسپر
ازل سے تھا وہ ایسا آج بھی وہ — وہی یکساں رہے گا واقعی وہ
سدا ہیں ذات میں اُسکی کمالات — صفت اُسکی کہ جیسی اسکی ہے ذات

سے ہے عالم کے خیال و وہم سے دور
زمین و آسمان سب اسکے ہیں نور

او سبحانہ تعالی از صفات بشر پاک است

صفاتوں سے بشر کی پاک ہے وہ
سدا ہر عیب سے بیباک ہے وہ

نہ اسکو شکل ہے نہ اسکی صورت
نہ اسکے جسم ہے نہ اسکے صورت

نہ حد ہے اسکے تئیں نہ ہی نہایت
نہ ہے اسکے جہت نہ اسکی غایت

نہ ہے معدود جو گنتی میں آوے
نہ ہے محدود جو حد اسکی پاوے

نہ اسکو نیند ہے نہ اسکو حرکت
نہ ہے فرزند نہ ہے اسکی عورت

جنا ہے نہ کسی کے تئیں نہ اسکو
نہ اسکے رنگ ہے نہ اسکے ہے بو

نہ اسکو پیاس ہے نہ اسکو ہے بھوک
نہ اس کے کام میں آوے کبھی چوک

نہ جاما ہے اسے اور نہ بچھانا
بری ہے چیز سے ہے وہ لیگا نہ

مرکب وہ نہیں ہے چیز سے تان
نہ اسکو قن کہا جاتا ہے نہ جان

او تعالی نہ جوہر چیز است نہ بر چیز است و نہ تحت چیز است

نہ ہے وہ چیز پر نہ چیز اسپر
نہ رہتا ہے کسی کے ساتھ مل کر

نہ اسمیں چیز ہے نہ چیز میں وہ
نہ ہے مانند کسی کے خوب بوجھو

نہ وہ بالا و اوپر کسی چیز کے ہے
نہ آگے پیچھے اسکے ہے کوئی شئے

احاطہ علم سے نہیں کوئی خالی
دوئی کو دور کر تو ایک ہی جان

رگِ گردن ہی سے نزدیک والی
کہے جب کائل تیرا ہووے گا ایمان

اوتعالیٰ از تشریک و تعطیل و تشبیہ و تعلیل منزہ است

سنو تم ہے خدا تعطیل سے پاک
منزہ ہے ہی تشبیہ سے عیان
نہیں تشریک ہے تدبیر میں سن

سدا رہتا ہے وہ تعلیل سے پاک
بہت تشریک سے ہے پاک سبحان
نہیں الحاد سے اور نیک کر گن

اوتعالیٰ در غیر فرو نمی آید و متحد نمی شود و غیر لامس و ملموس نمیگردد

کبھو واجب نہیں ہوتا ہے ممکن
نہیں رہتا وہ مل کر غیر سے غیر
نہ اُترے غیر میں ہرگز کبھی حق
نہ ہووے متحد اور غیر سے مل

نہ ممکن ہوویگا واجب سدا گن
نہ چھوٹے غیر کو وہ نہ اُسے غیر
اترنا غیر میں نہیں اسکو لائق
سدا لامس نہ ملموس کو جان باطل

اوتعالیٰ در ذات و صفات مشترکی نیست و کسی مانند او نیست

صفت اور ذات میں ہی ایک اخبر
صفت اور ذات سے ہے گونہ گونہ

نہیں ہوتا کسی کے حق برابر
نہیں کونین میں اس کا نمونہ

دربیان صفت سمع او سبحانہ تعالیٰ

صفت ہے سمع اسکی پانچویں جان
نہ سننے کو اسے درکار ہے کان

خدا سنتا خود اپنی ذات سے ہے
نہ کانوں سے کوئی بات سنتا ہے

سنے عالم کے دل رمز اور راز
نہ پہونچے جو زباں تک حرف آواز

اگر اک آن میں یکسر دو عالم
پکاریں رکھ مرادیں دلمیں ہر دم

سنے اس آن میں وہ سب کی آواز
بجز آواز کے جو کچھ رکھیں راز

سماعت میں نہیں فرق اسکی
سلامت ہے وہ بہروں پنی بھائی

دربیان صفت بصر او سبحانہ تعالیٰ

بصر چھٹویں صفت ہے جان ایار
نہ اوسکے دیکھنے کو آنکھ درکار

خدا بینا خود اپنی ذات سے ہے
نہ آنکھوں اور نہ کوئی بات سے ہے

ہے یکساں دیکھنا نزدیک اور دور
برابر ہے اسے تاریکی اور نور

اندھیری رات اور سنگ سیہ پر
چلے گر کوئی چیونٹی اک قدم پر

سنے آواز اسکے پاؤں کی صاف
چھپانے اسکے دلمیں کیا ہو انصاف

دو عالم ہیں نظر میں اسکی اک تار
نظر سے پاک اسکی عیب سے پار

دربیان صفت او سبحانہ تعالیٰ

جلانا مارنا دینا دلانا
کھلانا پالنا جگ کا بنانا

محبت اور کرم اور قہر یا نی
یہ افعال صفت ہو کچھ بھائی بیان

ظہور افعال کا ہر دم ہوا ہے
اگرچہ اسکی قدرت سے ہوا ہے

وسیلہ ایسی قدرت کی اسکی ہے ذات
نہیں نقصان اسمیں بارکی بات

عمل بندوں کے ہیں سب اختیاری	ہوئے ظاہر لیاقت پر ہماری
ہے انکے اختیاری سب بد و نیکسا	نہ اس صورت سے وہ مخلوق ہیں یکسا
اگرچہ نیک و بد تقدیر سے ہے	پر اس خالق کی سب تدبیر سے ہے
نہیں اسکی رضا ہے فعل بد پر	ہے نیکی پر رضا اسکی سراسر
خود اپنے کام کا بندہ ہے مختار	نہیں مختار ایسا جیسے جبار
نہیں مجبور ایسا جان ہیہات	کہ ہیں جس طور سے سارے جمادات
کیا انسان پر احسان اس نے	کیا ہے کام او سط سے جو لے
عطا کی قدرت اسکو جب خدا نے	دیئے فعل اختیاری تب خدا نے
عذاب اور ہے ثواب اسواسطے جان	کرے مختار ہو کر کام انسان

جمیع حسنات از وی تعالی ست جمیع سیئات از نفس خود است

سنا اس راز کو رکھ دھیان کے بیچ	خدا نے جو کہا قرآن کے بیچ
جو تجھسے ہو سکیں حسنات کے کام	خدا سے جان تو ان کا سرانجام
جو تجھسے کار بد ظاہر ہوں پہچان	انہیں بس نفس بد سے اپنے پہچان

حکمت قادر چون بہ کن فیکون عالم را بحسب استعداد از کوئی نیستی بمقام ہستی آوردہ و مقاصد حسن سوال کہ اقتضائے لیاقت آنہاست عطا فرمودہ

ارادے سے کرے ہر فعل باری
ہے اسکا فعل ہر اک اختیاری

جو کچھ چاہے کرے ہر آن ہر دم
نہیں ہوتا زیادہ اور نہ کچھ کم

غرض سے پاک ہے ہر کام اسکا
غنی ہے دو جہاں میں نام اسکا

ولے ہے کام اسکا مصلحت پر
نہیں حکمت سے خالی ای برادر

ہر وے تعالیٰ ہیچ چیزے واجب نیست ہر کہ کند
فضل اوست و حکم بہر چیز مر او راست

حکومت فرمان ہر اسکا ہے سن اے پور
نہیں شے کوئی اسکے حکم سے دور

سنو اسپر نہیں کوئی چیز لازم
دو عالم میں نہیں کوئی اسپہ حاکم

جو کچھ کرتا ہے وہ فضل و کرم ہے
جو کچھ وے اسکا وہ لطف اتم ہے

جہاں پر حکم اسکو ہے سزاوار
دل و جاں سب ہیں اسکے حکم بردار

معرفت و شریعت و ایمان ہر الٰہ بر ہمہ مومنان فرض است

شریعت پر عمل ہے فرض پہچان
شریعت کے اوپر لا دل سے ایمان

بتایا تو خوب کہ وہ ہے شریعت
کہیں جسکو کتاب اور اسکو سنت

جو کچھ شان پیغمبر میں ہے نازل
ہوا جو کچھ خدا سے اسکو حاصل

از روے ارشاد انبیا علیہم السلام نیک و بد ثابت بشرع است نہ از عقل

کہ ہے تصدیق اول بعد اقرار
ہو رکھا ایمان میں ایسا ارادہ
نہ ہو کم اس سے اور نہ ہو زیادہ
سنا ایمان اور اسلام ایک

ایمان بامر و نہی او تعالیٰ فرض است

تو امر و نہی پہ اب کان دھرلے ۔۔۔ یہ دو ہیں حکم ان کو دھیان کرلے
کہا ہے حق نے اے اولادِ آدم ۔۔۔ رہو تم امرِ حق پر خوب قائم
ہر رکھو تم اپنے دل کو نہی سو دور ۔۔۔ نہ ہونا اس عمل کے بیچ مقصور

اگر کسی پرسد انت مؤمن در جواب بگو انا مؤمن حقا

جو پوچھے کوئی مومن تو کہا کر ۔۔۔ کہ مومن ہوں میں بیچ اے برادر
اگر چاہے خدا ہرگز نہ تو بول ۔۔۔ نہ تو اس بات میں اپنی زبان کھول
ولیکن شافعی مذہب میں ایمان ۔۔۔ اگر چاہے خدا کہتے ہیں اس آن

دربیان آنکہ ایمان یاس غیر مقبول است

سنو سکرات میں ایمان لاتا ۔۔۔ نہیں مقبول ہے کہتے ہیں دانا
ہے کافر کی اگر سکرات میں جان ۔۔۔ ہوا اسوقت وہ دل سے مسلمان
نہ اسکو فائدہ ایمان کا ہے ۔۔۔ ہمیشہ درد اور غم میں ہے وہ

کرو توبہ کو ہرگز مت فراموش
فنا کے پہلے تم اے صاحبِ ہوش

دربیان آنکہ وعدہ و وعید حق سبحانہ تعالیٰ حق است

ملائک چار ہیں ہر آدمی پر ۔ لکھا کرتے ہیں جو سب خیر اور شر
فرشتے دن کو دو اور رات کو دو ۔ ہے اونکے بازوؤں پر جائے انکو
ملک جو داہنی جانب ہے نگہباں ۔ لکھا کرتا ہے کار خیر انسان
ملک جو بائیں جانب ہے برادر ۔ وہ ہے افعال بد لکھتا سراسر

دربیان آنکہ ایمان بر کتابہائے او سبحانہ فرض است

ہر اک پر فرض ہے اے بھائی دانا ۔ کتاب دین پر ایمان لانا
ہو جو اس سے مراد عالم الغیب ۔ تو لا ایمان سمجھکر اسکو لاریب
نہیں ہیں نئی کتابیں ہیں قدیمی ۔ نہیں مخلوق ہے اسمیں سے کوئی
کلام اسکا صفت تم اسکی جانو ۔ صفت سب ذات کے مانند مانو
مگر لفظ و عبارت حرف و آواز ۔ کہ وہ مخلوق ہیں سب بوجھ لے راز
رسولوں پر انہیں نازل کیا ہے ۔ مگر بعضوں کو صرف اک اک باہی
خبر میں ہیں کتابیں ایک سو چار ۔ نہیں موقوف کچھ ان پر ہی آیا ر

جمیع کتب وے تعالیٰ یکیست از روے حقیقت و تورات و کتب ہست

حقیقت میں کتابیں ایک ہیں جان ۔ نہیں ان میں تفاوت کچھ بھی ایمان
کلام اسکا صفت ہے اسکی ذاتی ۔ شمار ان کی نہیں اور ہے نہ گنتی

ہے ان کا جمع رکھنا عین ایمان	عقیدہ ایک رکھ ان دو سے ایمان

ایمان بر معانی ظاہر و بر معانی باطن دارد

عقیدہ ایک رکھ ان دو کے اوپر	ہیں دو معنی جو اک آیت کے اندر
ہے دوئم سے طریقت کی اشارت	ہے اول سے شریعت کی بشارت
نہ اپنی زندگی کو مفت کھونا	تو اک کو چھوڑ کر ملحد نہ ہونا
کہ ہے یہ عین ایمان عین عرفان	تو ان سب پر عمل کر لے مری جان

در بیان آنکہ ایمان بر رسولان وے تعالیٰ فرض است

مرادو ان پر بھی ان کے بھائی بہنا	نبی پر فرض ہے ایمان لانا
ملا ایک پر فضیلت انکو ہر دم	ہیں اول انبیا سے حضرت آدم
نبی سب پاک ہیں بیشک بے عیب	پیمبر جتنا ہے یوں وہ تمام الغیب
نبوت سے نہیں ہوتے وہ معزول	سدا معصوم ہیں اور ہیں وہ مقبول

انبیا علیہم السلام در معرفت الٰہیہ پیدا ہست و ارشاد تمام کردند

ہو آئے حکم خالق کو بتانے	نبی بھیجے ہر امت پر خدا نے
ہوئی حکمت خدا سے انکو حاصل	خدا کی معرفت میں ہیں کامل

مراتب فضیلت حسن و حسین
و فاطمہ و عائشہ صدیقہ
و خدیجہ رضی اللہ عنہم

خلافت چار پہ موقوف ہوئی
خلافت کے ہیں یہی باب ہوئی
انہیں باتوں سے ہر گز نہ جان
فضیلت ان کی اس ترتیب جان
ہوئی مشہور جن کی شجاعت
علی کو بعد عثمان کے خلافت
کہ جس کی ہے عالم کو ہدایت
ہوئی عثمان کو بعد ان کے خلافت

امت آن سرور عالم از ہمہ سابقہ افضل و اکرم اند

نبی ایسا کسی کو کب ملا ہے	کہ جس کے حکم میں ہر دو سرا ہے
ہے امت اسکی ہر امت سی بہتر	جو عارف ہیں وہ ہیں ان سب سے بہتر
خصوصاً آل اور اصحاب اول	ہیں بعد از انبیا کے سب سے افضل

ترتیب فضیلت اصحاب آنحضرت و مراتب حباب آں مذکور

جتنی اس کے آل اور اصحاب ہیں	ہدایت کے فلک کے ہیں ستارے
تو سب ایسے ہیں جہان افضل	بہشت کی بشارت ان کو اول
سنو ہیں ان دس میں سے چار بہتر	ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
جو ان کے بعد از اہل بدر ہیں	فضیلت ہیں وہ اک روشن جو بدر ہیں
فضیلت ان کے بعد اکثر ہے حاصل	صحابی جو احد کے ہیں سو فاضل
ہیں افضل بعد ان کے اہل بیعت	خدا سے وہ ہم ہر دم ان پہ رحمت

در بیان ترتیب خلافت چہار اصحاب و فضیلت آل اصحاب حق است

محمد کے خلیفہ چار ہیں ہمسان	عقیدہ پاک رکھ یار و نمبر ان
یقین صدیق کو پہنچی خلافت	نہیں جن کے کمالوں کو نہایت
عمر کو پہنچی بعد اس کے خلافت	ہے وہ جگ میں عیاں جس کی کرامت

سنو بیٹیاں ہیں نبی کی [illegible]
[illegible]

[illegible]

گواہ اس بات پر ہے آیت قرآن
کرامت اولیا کی ہے حق از ایمان

[illegible]

سند اس نقش میں کلمہ لکھا تھا	یقین و شبہ سے ظاہر ہوا تھا
ترے یعقوب میں فرمائی رحلت	مدینے میں ہوئے مدفون حضرت

حق ہے چار کرسی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

محمد سے دو عالم کو تھا آرام	تھا عبداللہ ان کے باپ کا نام
کہ بیٹے عبداللہ عبدالمطلب سے	تھے عبدالمطلب ہاشم کے بیٹے
مناف ہے باپ ہاشم کا برادر	یہ کرسی چار ہیں رکھو انکو از بر

چار مذہب اہل سنت و جماعت بامذہب کرامت حق ہے

یقیں سنت جماعت چار مذہب	رکھو تم اعتقاد ان چار پر سب
حنیفہ شافعی مالک و حنبل	امام اعظم کو ان میں جان اول
اگر چاہے کہ پاوے طرف حق راہ	نہ ہو غفلت میں تو اے جان گمراہ
کسی مذہب کو ان چاروں سے لے تو	نہ اپنے دین کو برباد دے تو

خانوادہ حضرت محی الدین افضل از ہمہ خانوادہ ہائے شیخین

ہے افضل خانوادوں سے زیادہ	محی الدین کا ہے خانوادہ
تو رکھ اپنا ارادہ پاک سے یار	اگر ہے ترے دل میں شوق دیدار

[illegible]

حساب روز محشر حق ہے بیچاں
ہر اک ذرہ کو نیکی کی جزا ہے
ہے آسانی سنو نیکوں کو ہر آن

کیا جو جس نے سب پوچھے گا رحمان
ہر اک ذرے سے تئیں بد کی سزا ہے
رہینگے بد سدا حیران پریشان

در روز قیامت لسان و دست و پای انسان در عمل کلتسہ ایشان گواہی خواہند داد حق ست

یہ فرماتا ہے قرآں میں الٰہی
زبانیں انکی انکے پاؤں اور ہاتھ
کہیں گے حال انکا صاف در صاف
کیئے دنیا میں اسنے جیسے کچھ کام

کہ اعضا دینگے انکے سب گواہی
جو انکے کام ہیں ہر آن میں ساتھ
کہ فردا ہوئیگا جب وقت انصاف
دیا جو کچھ تھے ہے رنج و آرام

در بیان آنکہ سوال حق ست

خدا پوچھے گا جو بندوں سے اپنے
تو اے کر وحی کو کیونکر گیا ہے
کہے پھر انبیا سے بعد ازاں یوں
کہے پھر امتوں سے بعد ازاں رب
مجھے باطن میں تم نے کیا تھا جانا

وہ بس جبریل سے پوچھے گا پہلے
اور جا کر انبیا سے کیا کہا ہے
کی دعوت قوم کی کس طور اور کیوں
مجھے ظاہر میں کیا سمجھتے تھے تم سب
سدا تھا دل سے تم نے کسکو مانا

چلینگے مثل برق و باد اکثر | پرندوں کی طرح اکثر ہوا پر
چلینگے تیر ساں کئی لوگ ایمن | ہو بعضے جلد اس سے ہو اور زن
چلینگے جلد بعضے تیز ہو کر | چلینگے بعضے آہستہ اُسی پر
سنو چیونٹی کی طرح بعضے چلیں گے | وہ عاجز ہو کے ہاتھ اپنے ملینگے
وے آخر کے تئیں سب چھٹینگے پار | خدا ہر آن ہو اُن کا مددگار
مواقع سات ہیں اس پل کے اوپر | جسو اُن کو کہیں سن لے برادر
ہے اول میں سوال ایمان سمجھ جان | سو خالص دل میں اپنے رکھ تو ایمان
کہ تا جاوے وہاں سے تو گزر کر | نہیں تو جائے گا دوزخ کے اندر
نمازوں کی ہو پرسش دوسرے میں | زکاتیں پوچھی جائیں تیسرے میں
چہارم میں ہیں روزے نیک فرجام | ہے پنجم میں یہ ذکر حج و اسلام
ششم میں ہے طہارت جان آ یار | طہارت سے نہ ہولے یار بیزار
بھی ہفتم میں ہے پرسش ردِ مظالم | ہے ذکر حق ہمیشہ یہ برادر
ادا جس سے نہ ہوویں باتیں یہ ساری | ہے دوزخ میں اور ہو جاوے ناری

دربیان آنکہ حق کوثر آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حق ست

ہے برحق مصطفےٰ کا حوض کوثر | جو ہو سب مومنوں کو بس بہتر
ہے پانی اُسکا اجلا دودھ سے خوب | مزے میں شہد اور شکر سے مرغوب

دربیان دین آنچه ختم المرسلین فرمود حق ست وایمان باآں برہمہ مومناں فرض است

نصیحت دین کی ہے سن مری جان — کہ اک دن رہنمائے جن و انسان
لگے کرنے نصیحت دین کے سرور — صحابی بولے ہاں حضرت بیان کر
ہوئے اُسوقت یوں گویا وہ سالار — سنو تم ہوش سے اسکا بیاں یار
سدا رکھنا خدا سے دل میں اخلاص — کرے وحدانیت پر اسکے یقیں خاص
نبی کا ہو رہے ہر آن غمخوار — رسالت پر کرے تصدیق اقرار
محبت کا نبی کے یوں سکھے جوش — کرے احباب سب اپنے فراموش
نبی اپنا کرے جو کچھ کہ فرمان — بجا لاؤ اسے تم دل سے ہر آن
لکھا جو کچھ کہ ہے قرآن کے اندر — تو حق اس کا ادا کرنا برادر
منافع آخرت کے اور نقصان — سکھانا مومنوں کو دل سے ایمان
وہ کرنا ان کے حق میں بھی برادر — جسے تو اپنے حق میں سمجھے بہتر

بقول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی آدم را لازم است کہ ہر کاری کہ کند محض برائے پروردگار خود کند

ہر اک مومن کے اوپر فرض ہے یہ — کہا تاکید سے یوں شاہ عرفان

ذکر خالق انس و جان بر ہر مسلمان فرض ست

خدا نے یہ کہا قرآن کے اندر
رکھو دل بیچ میری یاد ازبر

ہے میری یاد سے تمکو سدا خیر
کہ میں موجود ہوں نابود ہے غیر

بھی فرمایا نبی سالار اکمل
ہے ذکر کلمۂ طیّب کا افضل

ہے تن کے بیچ جبتک بار دو دم
اِک آتا اور اِک جاتا ہے پیہم

تو اوّل لا الٰہ سے دم او بر لا
سبھی عالم کے تئیں نابود کہنا

دم دوم کو یہ رکھ یاد محکم
تو اندر کھینچ الا اللہ سے دم

نظر رکھنا سدا اِس پر برادر
سخن مت بھول یہ رکھ یاد ازبر

نو رہ ذکر خدا ہیں خود فراموش
محبّت کا خدا کی دلمیں رکھ جوش

اللہ تعالیٰ جن و انس را از برائی طاعت خود آفریدہ است حق است

لکھا قرآن میں ہے یوں پاک مومن
نہیں میں نے بنائے انس اور جن

مگر کی میں نے پیدا اسلئے جان
رہیں سب بندگی میں میری ہر آن

ہے اُن کے بیچ ہر اک چیز ایسی
کہ جو پہچانے قدرت اپنے ربّ کی

اُٹھیں گے اسطرح وہ روز محشر
جو خصلت اُنکی ہے دنیا کے اندر

بقول سرور عالم بنی آدم مرکب از عقل و شہوت ست بر حق است

سنو اس راز کو دل سے برادر
خبر دیتے ہیں یہ ہم کو پیمبر

سنو تم دو حقیقت سے ہیری جان
ہے اوّل اسکو ظاہر بیچ صورت
ہوئی ہے نیک سیرت جسکو حاصل

کیا پیدا بنی آدم کو سبحان
ہے دوسری اسکو باطن بیچ سیرت
سمجھ لے اسکو تو انسان کامل

ہر کس کہ باین صفت موصوف شود مقبول پروردگار منظور احمد مختار میگردد حقیقت

سنو تم حسن سیرت اصل ہیں دس
ہیں اسکے بعد پھر یہ چار بھائی
حیا حلم و یقین علم و شجاعت
ہیں جتنے کام سب اوسط ہیں بہتر
ہو ان صفتوں سے جو موصوف بھائی

ہیں باقی فرع سب اسکی سمجھ بس
قناعت شکر اور صدق و صفائی
سخا عدل و وفا صبر و عبادت
زیادہ اور کم دونوں ہیں بدتر
تو اس کو جان مقبول الٰہی

کنندہ این اعمال بد از درگاہ ذوالجلال دور میشود حق است

کرے جو کہ گناہان کبائر
رکھے سینے میں جو بغض و عداوت
بخیلی بے صبوری بے وفائی
ہے ظاہر میں تو وہ انسان انسان

رہے درگاہ حق سے دور ہوکر
بھی ظلم و کبر و کینہ اور غیبت
کرے گا کوئی گر یہ کام بھائی
مگر باطن میں ہے شیطان وہ شیطان

صفت مومنان که ایمان آرند بظہور تجلی رب تعالیٰ بصورت محمد صلعم
آن و کیفیت قبول نمایند بعلم اللہ تعالیٰ

ہے سارے مومنوں پہ فرض ہر آن
رکھیں اثبات پر دل بیچ ایمان

تو رکھ تصدیق اوّل دل کے اندر
عمل کر بعد از ان تن سے برادر
جو لوگ ان چار ارکان سے ہیں محروم
کرے کوئی زبان سے گرچہ اقرار
سدا دل سے منافق اسکے تئیں گن
جو کوئی اقرار اور تصدیق لاوے
سمجھ فاسق اُسے اے یار دو
جو کوئی اقرار اور تصدیق لایا
نہ ہو سنت کی گر وہ پیروی پہ

ہر آن اقرار کر اپنی زبان پر
کرو تقلید سنت کی مقرر
سمجھ لے بھائی کافران کو اور شوم
نہ ہو پر صدق دل سے کچھ سروکار
وہ ڈالا جائے گا دوزخ میں اکدن
مگر تن سے عمل کو چھوڑ دیوے
مقرر ہوگا وہ دوزخ میں رنجور
عمل میں تن کو خوب اپنے کھپایا
بنے وہ بدعتی دوزخ کا کوکر

ہر عاقل و بالغ را بریں مسائل ایمان مجمل بایہ داشت

نہ ہو دنیا میں تو ہرگز گرفتار
تو ایمان غیب پر لا دل سے اے یار
بھی حق کو حق سمجھ باطل کو باطل
حرام ہوئے حرام اُسکو تو جان
کبھی نومید تو رب سے نہ ہونا
تو رکھ ایسا ہمیشہ پاک ایمان
دلیلوں اور حدیثوں کے معانی

تو اس اجمال پر ایمان لانا
خبر ہے غیب کی حق کو سزاوار
ترا جب ہوئے گا ایمان کامل
حلال ہوئے حلال اُسکو تو پہچان
سدا امید میں اپنی نہ کھونا
رجا اور خوف کے ہو درمیان جان
نہ کہہ تو عقل سے اے بھائی جانی

مفتاح الایمان

بھی ہو جا شرک سے ہر آن بیزار — قیامت بیچ جب ہووے گا دیدار
بسر مت یہ سخن رکھ یاد ہر دم — خدا موجود ہے نابود عالم

بر ہر انسان شکر بر حصول ایمان در ہر آن واجب است

تجھے حاصل ہوا جس وقت ایمان — ہے واجب شکر اُسکا کر تو ہر آن
بھی اپنے دل میں ہنا شاد ہو کر — بھی رکھنا نیک نیّت سے برادر
تجھے ہوں نعمتیں جو کچھ کہ حاصل — خدا سے جان تو ہے شکر کامل

ترس از زوال ایمان بر ہمہ مومناں در ہر آن واجب است

ہمارا ہے سدا ابلیس دشمن — فریب اسکا نہ کھانا ہے یہ رہزن
یہ واجب تجھ پہ ہے ای پاک ملت — کہ ہو ایمان میں جس شے سے فرقت
تو اُن افعال سے ہو کر خبردار — ہمیشہ اُس سے رہ ہر وقت بیزار
طرف اللہ کی منہ پھیر اپنا — کہ ہووے خاتمہ بالخیر تیرا

در بیان موجبات کلمہ کفر کہ احتراز ازان بر ہمہ مومناں در ہر آن فرض است

بیان ہیں موجبات کفر اے یار — رہو تم دور اُن سے ہو خبردار
کوئی شیطان کو جو دوست جانے — قدیمی یا جو کوئی عالم کو مانے
و یا بوجھے اگر رب کو بنا ہے — تو بیشک جان وہ کافر ہوا ہے
اگر جانے خدا ہے آسمان پر — و یا سمجھے زمین پر ہے مقرر
کہے گر عرش پر بیٹھا ہوا ہے — و یا کرسی پہ وہ لیٹا ہوا ہے

ویا اسکار رکھے نقصان سے تام
کہے نہیں رنج و راحت گو رہیں ہے
ویا رحمت سے نا امید ہووے
ویا حکم خدا کو سہل جانے
زکوٰتوں سے کرے یا کوئی انکار
ویا جانے کوئی جنت کو نابود
شریعت کی کرے یا کوئی اہانت
کرے حج کی اہانت کوئی بدکار
اگر رمضان کے روزے سے ای یار
نمازوں سے کوئی یا منہ کو پھیرے
کرے یا علم پر انکار ہیہات
ویا جانے خدا کو کوئی ظالم
تیمم سے کرے یا کوئی انکار
ویا جانے اگر کوئی خبیر کو شر
حرام ہووے حلال اسکو کہے اگر
قسم کھاوے کسیکی کوئی گر جھوٹ
اگر کوئی ہاتھ سے بت کو بناوے
گواہی جھوٹ پہ یا کوئی دیوے

کرے شک اسکے معنے میں کوئی خام
کہے نہیں کوئی نعمت گور میں ہے
عذاب رب کو دل سے اپنے وسوسے
ویا چھوٹے گنہ کو سہل جانے
ہو فرض و واجب و سنت سے بیزار
کہے گا یا نہیں دوزخ ہے موجود
طریقت کی کرے یا کوئی اہانت
کرے کوئی اگر کلمے سے انکار
رکھے گا دل میں اپنے کوئی انکار
ویا شرکے نہیں کوئی خبر جانے
گزارے یا نمازیں بے وضو سات
ویا کافر کو سمجھے کوئی عالم
وضو اور غسل سے بھی اے نکوکار
تو وہ کافر ہوا سن اے برادر
سنو ان کی مثالیں تم برادر
ویا بیوے کسی کی آبرو لوٹ
کسی کی یا گواہی کو چھپاوے
تمنا کفر کی یا کوئی رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

حمد حق کے بعد سن اوقت بھی
ہے ہدایت مومنوں کو اے بھی
باب اول ہے نصیحت کا جیب
باخبر ہو موت آئی ہے عنقریب
میں سے کھوئی راہ بیہودی فضیحت
سن اگر اے بھائی جان اضافت
کام اپنے دیکھ کر رو زار زار
کوئی جز حق کے نہیں ہے دوستدار
عمر گذری ہے بہت باقی ہے کم
تو غنیمت جان یہ باقی کے دم
تو جیا ہے جسقدر جیتا ہے کیا
ظاہری کا قوت تم پیتا ہے کیا

گنہ کو دیکھ اپنے بھائی جانی
تو رکھ کلمہ شہادت کو زبان پہ
کہ ہووے صبح جب کلمے سے منہ کھول
کہ مومن فائدے کو مجھ سے پاوے
کبھی میرے دست پاس آوے یہ رب
رہے ہر ایک مومن مجھ سے دلشاد
بحمد للہ کہ یہ مفتاح الایمان
سن ہجری پہ تھا اسوقت کے پار

تو برسا آنکھ سے اسوقت پانی
دم آخر سمجھ کر سو برادر
یہ نیت نیک کہ دل میں یہ دو بول
زبان سے ہو سکے یا جس طرح سے
نکل جاوے کسی مومن کا مطلب
بنا یہ کام مجھ سے میرے جو او
ہوئی آخر بحق شاہ عرفان
ہزار و دو صد و چالیس پر چار

تتمہ حسب حال گوید

سنو اے بھائی جان لطف عطا سے
کہ میں نادان تر ہوں اور گنہگار
نہ مجھکو لفظ و معنی کی خبر ہے
کبھی میں نے نہ اردو شعر لکھا
عوام الناس کی جو گفت و گو تھی
تکلف سے نہ رکھا ربط منظوم

بنی آدم مرکب ہے خطا سے
گناہوں کا لئے ہوں سر پہ اک بار
ردیف و قافیہ پر نا نظر ہے
ضرورت سے کیا ان سب کو یکجا
کتاب ایسی یہ میں نے بھائی لکھی
کہ تا ہر اک کو ہووے صاف معلوم

تمت بالخیر

الٰہی کر مری خاطر کے تئیں شاد
دو عالم سے مرا دل کر تو آزاد

آب حیات

جابجا کرتے ندا با خاص و عام ‏ — یہ سنو تم ہے سکندر کا پیام
ہفت کشور اُس کے تھا زیر نگین ‏ — بلکہ تھا وہ مالک روئے زمین
آج کے دن اُسکو ہے آوارگی ‏ — ہے غریبی بیکسی بیچارگی
ملک و دولت مال و زر کچھ ہے نہ ساتھ ‏ — خاک ہے اُسکے بھرے ہیں دونوں ہاتھ

دربیان بیوفائی دنیا و جفائے آن

آہ دنیا بے وفا ہے اور بلا ‏ — اس بلا میں ہو نہ ہرگز مبتلا
بیوفا سے دل لگانا ہے برا ‏ — مکر و فن پر اُسکے جانا ہے برا
دور کرنا ہے یہاں سے مکر و فن ‏ — ہے پہننا ایک دن آخر کفن
ایک دن ہے دیکھنا سکرات کا ‏ — آہ وہ دن ہے بڑی ہیہات کا
گور میں ہے جاکے سونا ایکدن ‏ — مال و زر سے ہاتھ دھونا ایکدن
ایک دن ہی جاکے سونا خاک میں ‏ — منھ چھپانا ہے کفن کے چاک میں
سب سے اک دن آہ ہونا ہے جدا ‏ — گور میں تنہا ہی سونا ہے سدا
کر گذر اک روز گورستان پہ ‏ — کیسے کیسے دفن ہیں واں کر نظر
نوجواں تھے بادشہ تھے خوبرو ‏ — اُن کے دل میں کیا بھری تھی آرزو
چھپ گئے آخر کو وہ سب خاک میں ‏ — قید وہ سب گور کے ہیں چاک میں
کس طرح کی اُن پہ ہے آوارگی ‏ — ہے پڑی بیکسی بیچارگی

الغرض تھا اسکو شاہی ملک و مال | گزرے اسکے عیش میں ہفتاد سال
ہوکے فارغ ایک شب یار سے | ملگیا خلوت میں اپنے یار سے
آنکھ کھولی ہوگیا جب احتلام | تب تو یوں رونے لگا وہ نیکنام
وائے ویلا سلطنت پر ڈالوں خاک | اسکا حاصل تھا اب کیونکر ہوں پاک
آہ پانی سرد ہے اور درد سر | ہووے کیونکر غسل ایسے وقت پر
اس بیان سے حال دینا صاف ہے | گرچہ تجھ میں راستی انصاف ہے

در بیان مکارم اخلاق

ہے خلیفہ خاص تو سبحان کا | کیوں نہیں کرتا عمل اس شان کا
تو خدا سے دل میں رکھ شرم و حیا | رب نے تجھکو کس لئے پیدا کیا
چھوڑ کر وہ کام تو کرتا ہے کیا | آرزو میں نفس کی مرتا ہے کیا
نفس سے کرنے لگے جب تو خلاف | ہووے دل کا آئینہ اسوقت صاف
راستی سیکھ اور قناعت با صفا | کر توکل اور تسلیم و رضا
تو جو چاہے ہو ترا جنت مقام | اے برادر کر نہ تو یہ پانچ کام
کبر و کینہ غیبت و بغض و حسد | کر نہ تو یہ کام ہیں سب سخت بد
گر تجھے دیدار کی ہے آرزو | آہ یہ دس کام کر لے نیک خو
صبر و تقوی علم اور شکر و وفا | طاعت و حلم و یقین عدل و علم
چاہیے اپنے سے رہے راضی خدا | اے برادر دل کسی کا مت دکھا

حکایت

سن کسی کا دل دکھانا ہے برا — ہاتھ خالی یاں سے جانا ہے برا
تھا عدم رب نے دیا تجکو وجود — اور فرشتوں سے دلایا ہے سجود
نام اپنے سب بتائے ہیں تجھے — راز اپنے سب سکھائے ہیں تجھے
تو خلیفہ ہے ترا انسان ہے نام — تو ہے سب لائق عبادت کر مدام
جب کرے گا کام تو اس کام سے — متصف ہو جائے گا اس نام سے
ہے تو انساں کام کر انسان کے — کام کرنا نے ہیں بُرے حیوان کے

حکایت

پیر سے کہنے لگا یوں اک مرید — کہئے کس درجے میں ہوں میں ای حمید
شیخ نے اُس سے کہا ای بھائی جان — پانچ درجے ہیں بنائے رب نے یاں
حال پانچوں کا سناتا ہوں تمام — دیکھ کس درجے میں ہے تیرا مقام
کھائے اور پیے ملے عورت کے ساتھ — ہوں فقط جس شخص میں یہ تین بات
وہ ہے بس درجے میں حیوانات کے — تو سمجھ لے راز کو اس بات کے
اور ہوں جس شخص میں باتیں یہ دو — لیئے ہوں عادات اسکی جنگ جو
لوگوں کو آزار دیوے وہ شقی — وہ ہے درجے میں درندوں کے اخی
اور ہوں جس شخص میں یہ چار بات — مکر اور حیلہ کرے لوگوں سے سات
کام وہ ڈھونڈھے کرے نقصان کے — درجے میں وہ شخص ہے شیطان کے

دربیان فضیلت من عرف

رات دن اسکو ہے فرمان میں	بھی اُسے پہچانے ہر اک شان میں
رزق حق کھایا ہے میں نے عمر بھر	چھوڑ کر پھرتا ہوں اسکو در بدر
رب کو پہچانا نہیں نے شان میں	میں رہا اس کے نہیں فرمان میں
مجھ سے تو اچھا کہیں ہے لاکھ بار	کر نظر انصاف سے اے دوستدار

دربیان علم وفن ظاہری موجب حسرت آخرت ہے

دل سے کر تو مصطفےٰ کی پیروی	آخرت میں تا کہ پائے خسروی
سیکھ عقائد اسقدر عالی نہاد	ہوں ترے دلکو مفید اعتقاد
مسئلے سیکھ اسقدر اے دلنواز	ہو درستی سے نماز روزہ نماز
من عرف کا علم سیکھ بعد ازان	عمر کو اپنی نہ کر نا رائیگاں
وقت آخر علم و فن برباد ہے	جس نے سیکھا اسکا دل ناشاد ہے
جسنے کھوئی علم و فن میں زندگی	وقت آخر اس کو ہے شرمندگی

حکایت

بو علی تھا ماہر ہر علم و فن	جان کنی اسکو ہوئی جب جان من
دوست تھا اسکو اسی نے بولے کہ ہاں	راز جو سینے میں ہے کر اب بیاں
بو علی نے رو کے تب ایسا کہا	علم و فن سینے سے اب جاتا رہا
کر رہ سمجھتا زندگی بس یہ سخن	سیکھتا کیوں میں تمامی علم و فن

درد سے ہوتا ہے زنگ قلب دور ۔ درد سے ہو نور کا دل میں ظہور
درد کی خاطر خدا نے دل دیا ۔ درد دل کے واسطے پیدا کیا
درد سے خالی ہے دل جس خام کا ۔ ایسے دل پر خاک ہے کس کام کا
درد جس دل میں ہو ہے خوب تکو ۔ دل ظہور ذات کا آہستہ ہو
بس خلیفہ اور تو انسان ہے ۔ انتہی کب کم ہمتی شایان ہے
آگ میں جلتی ہے زن ہمت بس ۔ مرد کم ہمت جو ہو زن سے ہے خس
دیکھ لے تو بلبل اور پروانے کو ۔ دل سے کیا مشتاق ہیں مرجانے کو
شمع پر فادر ہر اک حیوان ہے ۔ آہ وہ حیوان تو انسان ہے
جان کو کب تک چھپاوے گا پسر ۔ آہ آخر ایک دن جانا ہے مر
جان کو اپنی چھپانا ہے برا ۔ رائگاں اک دن بھی جانا ہی برا
خوب ہے اب جان کا کرنا فدا ۔ سر کو دے اور شاہ ہو جا اے گدا
شوق میں اس یار کے مستانہ ہو ۔ شوق میں دیدار کے دیوانہ ہو
ظاہری کی ہے بڑی فرزانگی ۔ خوب ہے اس راہ کی دیوانگی
دیدہ گریاں سینہ بریاں خوب ہے ۔ جسم بریاں چشم گریاں خوب ہے
سر پہ اپنے خاک اڑانا خوب ہے ۔ دل کے تئیں اپنے جلانا خوب ہے
دل گنوانا یاد میں دلدار کے ۔ سر گنوانا راہ میں اس یار کے
آہ کرنا ہاتھ ملنا خوب ہے ۔ شب کو گلنا دن کو جلنا خوب ہے
خوب ہے اب سر کو دے پروانہ کر ۔ شمع رو پر دل کے تئیں پروانہ کر

دربیان شریعت و طریقت و حقیقت

وقت اب ہی ہاتھ خالی ہو نہ تو	ہاتھ خالی جا کے ہرگز رو نہ تو
باب اوّل ختم ہے پائے حیات	مصطفٰے پر سو درود اور سو صلوٰۃ
باب دوم میں ہے کچھ ذکر سلوک	سالکوں کو جز خدا نہیں پیاس بھوک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوم

تجکو لائق ہے سدا حمد و ثنا	دے صفائی دل کے تئیں یا ربنا
ہے محمدؐ مصطفٰے نور ظہور	نیست عالم ہست ہے وہ خاص نور
باب دوم ہے یہ ہے اسمیں سلوک	سالکوں کو غیر حق نہیں پیاس بھوک
شغل کو کہتے ہیں جو بعضے سلوک	یہ نہیں ہے راہ اور اسمیں ہے چوک
کب مریداں کے پہنچے سیر کو	لیکے جاوے کس لئے کوئی غیر کو
صاف سیدھی راہ ہے راہ علی	جو چلے اس راہ پر ہووے ولی
ہیں وہ چودہ خانودے چار پیر	خاص ان کے راہ ہے یہ بے نظیر
مصطفٰے سے آجتک ہے یہ سلوک	سب نے پایا قرب حق نہیں اسمیں چوک
باقر و رضا کاظم جنیدؒ و بایزیدؒ	بوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ سعیدؒ
پایا ہے اس راہ سے موجود کو	پایا ہے اس راہ سے معبود کو
پہلے ہو کر پید کامل کے مرید	بوجھے رب کو اور دیکھے اسمیں دید

حکایت

ہے نمازِ ظاہری آیا سجود — معنوی ہو نیست نابودی نمود

ظاہری روزے رکھے رمضان کے — معنوی ہو شوق میں سبحان کے

ظاہری ہیں مال کی دینی زکوٰۃ — معنوی میں خود ہی وہ اور اسکی ذات

حج ظاہر ہے سو کعبے کا طواف — معنوی حج سیر دل ہی بوجہ صاف

غسل کرنا پاک کرنا ہے بدن — معنوی رکھنا ہمیشہ پاک من

یہ وضو ہے غیر حق سے منہہ کو دھو — اور وہ ہوا ایذا دہی سے ہاتھ کو

ہے ندامت فعل بد کی مسح سر — پانوں دھو طول امل سے مت سیر

کر عمل دونوں ملاکر ہو ولی — تفرقہ ہے ناقصی اور جاملی

دربیان چہار طریق

ہے ثنا اور حمد رب کی شان میں — جسنے رکھا سترا تا کو جان میں

دل میں اُسنے جان کو لاکر رکھا — تن میں اُسنے جان کو جلوہ دیا

عقل کا محکوم جب تن ہو گیا — انبیاء کو بھیجکر فرما دیا

جب ہُوا اس دید کا سبکو نیاز — تن پہ واجب ہو گیا روزہ نماز

تن نے جب احکام ظاہر کو لیا — دل نے لے لی الفت و مہر خدا

ڈھونڈ پایا روح نے قربت کے تئیں — دیکھ تو اس راز کی نسبت کے تئیں

ہے شریعت میں عبادت تن کیساتھ — ہے طریقت میں عبادت من کیساتھ

حکایت

مال دنیا زیست میں کر دو سب
رب کو تو ہر وقت اپنے یاد کر
جاگتے سوتے میں صبح و شام میں
یاد میں جب بیخودی مستی رہی

گر تجھے ہے اپنے رب کی کچھ طلب
پہلے دم اللہ کا اے جان بھر
یاد کر اللہ کو ہر کام میں
ہو گئی ناسوت کی منزل گہی

حکایت

شیخ سے اک نے کہا تجھ پر فدا
بولا وہ فرماتے ہے یوں بایزیدؒ
اک دوگانہ کر ادا ہو باوضو
اس بدن کو تن مثالی جانکر
یاد کر ہر دم میں یوں اللہ کو
آئیگی خطرات کی اسوقت فوج
موج کو دریا اگر سمجھے حبیب
تین اس منزل میں اے ہیں مقام

کس طرح ناسوت کی ہے ابتدا
رات باقی جب پچھر ہوے مرید
فاتحہ کر اور دعا زاری سے تو
مت سوا اللہ کے رکھنا نظر
پہلے اللہ دوسرا تن بیچ ہو
ذات سے دریا کی جوں آتی ہے موج
پار اس منزل سے ہووے عنقریب
یاد رکھ تفصیل سے اے نیکنام

دربیان مقام توبہ

پہلا ہے سالک کے تئیں توبہ مقام
تو شریعت کے گنہ سے تن کو دھو

تین باتوں سے کرے توبہ مدام
ہیں زنا کی طرح ایسے کام جو

تجکو یہ حاصل ہوا کیونکہ مقام — یوں کہا زاہد نے سن اے نیکنام

کبر و کینہ غیبت و بغض و حسد — خو ہے بد کیں ہیں نے ہر اک ویسے رد

ہوگیا علم و عمل کا جب ظہور — تب سے چمکا زاہدی کا مجھ پہ نور

زاہدی کا تو اگر چاہے مقام — جو کیا میں نے سو کر تو والسلام

دربیان مقام ذکر

الله الله زاہدی کا یہ مقام — یاد کر تو جامعیت سے تمام

ہو شریعت میں زباں یوں کھولنا — ہے سو اللہ میں سو عالم ہے کیا

در طریقت یاد کرنا دل سے سات — حاضر و ناظر سمجھ صاحب کی ذات

در حقیقت یاد روحی ہے لکھی — دیکھنا لازم نہیں اپنی خودی

حکایت

ایک شاغل شیخ کے تھا حال میں — یاد حق جاری تھی ہر ہر بال میں

اک نے پوچھا کیا کروں بولا خدا — دفن میں کس جا کروں بولا خدا

کیا ہے تیری آرزو بولا خدا — دائم کیا رکھتا ہے تو بولا خدا

گر وصیت اب تجھے بولا خدا — کیا نظر آیا تجھے بولا خدا

روح تن سے جب ہوئی اسکی جدا — ہر رگ و ریشے میں تھا ذکر خدا

اسمیں اول ہے توکل کا مقام	کاملوں کو تفرقے سے کیا ہے کام
ہے شریعت میں توکل اے پسر	کام کرنا ہے خدا پر رکھ نظر
ہے طریقت میں توکل اسکا نام	رب کے کر دینا حوالے اپنا کام
سُن حقیقت میں توکل ہے وہ چیز	مت نظر رکھ غیر پر اے باتمیز

حکایت

تھا فقیر اک اور نہیں تھے اسکے ہات	اک تھا خادم اُسنے جب پائی وفات
بولا وہ مجبور ہوکے بات سے	میں نہ کھاؤں گا کسی کے ہات سے
تھا عدم رب نے دیا مجکو وجود	تن کو تفرقے سے کیا اُس نے نمود
تھا رحم میں جبکہ میں خوار و ذلیل	تب تھا وہ روزی رسان رب جلیل
میں شکم سے ماں کے جب پیدا ہوا	دودھ میرے واسطے ان کو دیا
کیوں نہ اب مجکو کھلاوے گا خدا	جب رہا ثابت توکل میں سدا
ہرنی اور زنبور دونوں وقت تھے	وہ پلاتے دودھ اور شہد اسکو لے
جب توکل پر رہا ثابت قدم	ہے خدا حاجت روا اسکو غم

در بیان مقام قناعت

ہے شریعت میں قناعت اُسکا نام	ہے قناعت جا صحبت کا مقام
جو ہو لابد اُسپہ ہو وہ شاد حال	اور نہ ہو حرص و ہوا کا کچھ خیال

حکایت

در بیان مقام معرفت

یہ تلاوت طاعت سبحان ہے	مجھ سے اب اسمیں ہوا نقصان ہے
میں نہیں صحبت سی پیری ہو خلل	پیر کی صحبت سے ہوئے گیا زلل
یہ بکے رونے لگے پھر زار زار	کی نہ پھر صحبت کسی کی اختیار

دربیان منزل جبروت

یہ بدن دونوں بدن کی جان ہے	دیکھنا دونوں کے تئیں ہر آن ہے
اسکی منزل تیسری جبروت نام	ذکر روحی ہے حقیقت کا مقام
چاہتا ہے تو جو ہو فقر و فنا	مت سوا حق کے کیسی کر ثنا
پیر کی صورت کو رکھ کر روبرو	گفتگو اور ذکر رکھ اے نیک خو
جب نظر میں ہو وہی ہر شان میں	ذکر رکھ اسکا سدا ہر آن میں
یاد حق میں دل سراپا ہو زبان	پھر نہ باقی ہو دوئی کا کچھ نشان
آپکی جب بیخودی حسرت مدام	ہوگی سب جبروت کی منزل تمام

حکایت

شاہ جیلانی سے بولا اک مرید	دیجئے مجھے جبروت کی منزل کی نوید
اس سے یوں ارشاد وہ کرنے لگے	رات باقی اک پہر جب دم رہے
با طہارت پڑھ دوگانہ رکھ یقین	نیست ہے سب ہست رب العلمین
دیکھ روشن آئینے میں نظر	کہہ تو ہو حق آئینے میں دیکھ کر

حکایت

دربیان مقام توجہ

دوسرا آیا توجہ کا مقام ‌ ‌ ‌ ہے شریعت میں توجہ اسکا نام
رات دن کرنا عبادت بانیاز ‌ ‌ ‌ رب کی خوشنودی پہ پڑھ روزہ نماز
ہے طریقت میں توجہ سر بسر ‌ ‌ ‌ غیر کے خطرے کو دل تو دور کر
ہے حقیقت میں توجہ پے بہ پے ‌ ‌ ‌ غیر پہ کرنا نہ جز حق کے نظر
وجہ دونوں چیز کی یہ جان تو ‌ ‌ ‌ وجہ بندہ وجہ مولا مان تو
ہے تعین وجہ کا بندہ کے نام ‌ ‌ ‌ اور ہستی وجہ رب ہے والسلام

حکایت

تھے عبادت بیچ نعمان ایک روز ‌ ‌ ‌ نفی توجہ اُنکے تئیں باور دو روز
اژدہا اک اُن کے تن پر آن کر ‌ ‌ ‌ پہنچا اور کی زہر آلودہ نظر
منہ سے اُنکے منہ لگا پھنکارنا ‌ ‌ ‌ پھن کو اپنے منہ پہ اُنکے مارتا
وہ جو تھے مشغول اپنے حال میں ‌ ‌ ‌ آئی اک حرکت نہ اُنکے بال میں
تھے جو وہ محو لقائے ذوالجلال ‌ ‌ ‌ تھا نہ اُنکو غیر کا ہرگز خیال

در بیان منزل لاہوت

ہے بدن چوتھا اُسے سمجھو بسیط ‌ ‌ ‌ یہ بدن تینوں بدن پر ہے محیط
منزل چہارم کا ہے لاہوت نام ‌ ‌ ‌ ذکر سرّی معرفت کا ہے مقام

ہے طریقت میں صبوری بوجھ صاف
راست ولن ہی نفس سے کرنا خلاف

ہے حقیقت میں صبوری جان تو
غیر حق سے کچھ نہ رکھے آرزو

حکایت

حیدر کو مسجد میں آئے خادم تمام
اچھے کپڑے پہن کر کھا کر طعام

تین دن کا فاقہ تھا حسنینؓ پر
آ گئے تھے سیاہ پُرانا پہن کر

دیکھ کر حسنینؓ تو عمارؓ نے
یوں کہا پیش علیؓ آ کر انہوں نے

اے علیؓ حسنینؓ کا کیا حال ہے
لیجئے جو کچھ کہ بیت المال ہے

انکو اوپر نہیں آن پہ سلال
حق مساکینوں کا ہے جو کچھ ہی مال

پھر کہا عمارؓ نے کچھ قرض لے
بولے وہ دم کا بھروسا ہی کسے

رب ہمیشہ صابروں کیساتھ ہی
آج یہ دولت ہمارے ہاتھ ہے

دربیان مقام رضا

ہے رضا کا آخری آیا مقام
جامعیت کاملوں کو ہے تمام

ہے شریعت میں رضا اسکو کہا
رب سے راضی ہے جو سدا راضی رہا

ہے طریقت میں رضا سو اسکا نام
آرزو سے ہے بندہ جب نا تمام

ہے حقیقت میں رضا جو نیک جو
زندگی میں اختیاری موت ہو

حکایت

دربیان قرب

یار اول سیر سے ہو جس گھڑی	صاف پھر اُسکو نظر آئے وہی
کاملاں اس سیر میں قائم رہے	واصلاں اس سیر میں دائم رہے

دربیان تجلیات

ایک دفتر ہے تجلی کا بیان	اسقدر لازم ہے پیش عارفاں
ہے تجلی نفس کی رنگ کبود	یا سیاہی دست چپ سے ہو نمود
پیٹھ سے جب ہو تجلی زرد رنگ	وہ ہی شیطان کچھ نہیں اسمیں درنگ
سیدھے بازو سے تجلی سرخ ہو	سبز ہو یا نور مرشد سے ہو جو
روبرو اجلی چمک ہو جان کی	جو چمک بے رنگ ہو رحمان کی

حکایت

تھے کہیں مجذوب سالک پاکباز	اک نے پوچھا اُن میں اے دانائے راز
کسکو کہتے ہیں تجلی شے ہے کیا	راز اُسکا اک اشارے سے بتا
شیخ نے اُس سے کہا اے دوستدار	ہے تجلی نام عکس روئے یار
ہے تجلی کا ظہور اُس شان میں	ہے تجلی تازہ تر ہر آن میں
شان کا حفظ مراتب ہے ظہور	عکس رب کی ہی تجلی بیقصور
شان کیا ہے آئینہ رب کا سدا	آئینہ ہستی سے کب ہے وہ جدا
آئینہ میں عکس کو دیکھو جدا	عکس رب مثل صدا مثل ندا

جو نورِ حق میں تھے وہ پا لیا نہ — اسپہ تھا ایسا انہیں روزہ نماز
سالکوں کا آخری ہے یہ مقام — راہ اب آگے نہیں ہے والسلام

ختم کر اس باب کو یاں سے حیاتؔ
بھیج دل سے مصطفےٰ پر تو صلوٰۃ

باب سوئم میں ہیں اقوالِ صحیح — سمجھو اسکو دل سے ہے حالِ صحیح
یعنی ہے ارشاد کا اسمیں بیان — عارفوں پر راز ہے اسکا عیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

حمد رب کے بعد ہو نعتِ نبی — معرفت دے مومنوں کو یا نبی
تیسرا یہ باب ہے ارشاد کا — من عرف اور قد عرف کی یاد کا
بات اسمیں ہے خدا کی راہ کی — معنوی دعوت رسول اللہ کی
لائے ہیں جو سرِ مولیٰ مصطفےٰ — سینہ میں رکھتے ہیں خاصانِ خدا
ہیں وہ چودہ خانوادے چار پیر — معرفت کی راہ میں دستگیر
مصطفےٰ کے اُن میں ہیں رازِ نہاں — اسمیں ہے اُن رازوں کا یکسر بیان
یہ سمجھ پائی ہے جسنے پیر سے — با ادب ہے اور وہی سمجھے اُسے
ہو خبر مجنہ ذ رب سالک سے یہ بات — ہاتھ اپنا بھائی جاں دے اُسکے ہات

حکایت

آپ کو آئینے میں اس نے دیکھ کر
یوں کہا میں ہوں حسن او بے خبر

آگئی اس وقت علمی انتساب
نسبت کیا ہے ہست کو حاصل نیاز

اس طرح سے ہو دوئی کی ابتدا
نسبت ممکن ہے جو واجب سے ہوا

یوں ہوا واجب سے ممکن کا ظہور
نسبت پہچکانی کا خاص نور

تھا عدم مانند ہستی ایک ذات
سارے کثرت ہوگئی نسبت کے سات

گرچہ کثرت عین ہے وہ ایک سے
ایک سے جو کچھ کہ ہووے نیک ہے

روح وہم روح سمجھو بھائی جان
دو تجلی روح کو ہے وہ جہان

اک تجلی عالم ملکوت ہے
اک تجلی عالم ناسوت ہے

اک تجلی سے دو عالم ہیں بنے
ہو کے باطن آپ ظاہر ہیں بنے

وہ تجلی جب بنیں اک شان پہ
ہوگیا نام اسکا انسان مشتہر

ظاہری ناسوت ہے انسان کی
باطنی ملکوت ہے انسان کی

ہست نے بخشا عدم کو ہے نمود
آئینے میں ہست کے عکس وجود

ہے کو اللہ نہیں کو کہتے ہیں عدم
در حقیقت ہست اللہ نیست ہم

حکایت

ایک نے دریا سے جا کر یہ کہا
جانور لاکھوں ہیں تجھ میں ہیں یہ کیا

کیا حقیقت انکی ہے اور تو کہاں
ہوگئی کثرت یہ کیونکر بیاں

ذات عالم کی ہے ظلمت اور عدم — عکس چمکا نور کا اُسپر بہم

یہ حقیقت ہی جہاں کی بھائی جاں — علم حق میں نسبتیں ثابت ہیں ہاں

ہر تعین کو ہے نسبت علم سات — جس طرح ہیں رب کے اسما او صفات

تو عدم سے رکھ خبر اسباب کی — روشنی ہے وہ ظہور ذات کی

آئینے میں اُسکے ہے ہستی نمود — ہے عدم کی ذات پیدا پر وجود

سب میں ظاہر ہے خدا با اسم نور — ہے تجلی سے فقط اُس کا ظہور

یعنی ہے اُس ذات کو اصلی وجود — دو جہاں ہے اُس کے پرتو سے نمود

ہے سدا ظلی کا ظلی ہی ظہور — نہیں جدا اصلی سے ظلی ہے فقط

دو جہاں ہی یہ ظلال ذاتِ حق — لے رجال اللہ سے اسکا سبق

حکایت

اک نے پوچھا ماہ سے اے شب چراغ — کس سبب سے ہے ترے سینے میں داغ

شب کو ہے تو روشنی بخش جہاں — دن کو تو پوشیدہ کیوں ہے بھائی جان

مہ نے یہ سنکر کہا اسکے تئیں — نور سورج کی طرح مجھ میں نہیں

ذات میری سر بسر بے نور ہے — عیب و نقصان سب ہیں سب مجھ میں ہے

صاف ہوں میں جس طرح آئینہ جو — آئینہ خورشید کا ہوتا ہے وہ

اک سراپا آئینے میں ہوں کثیف — عاریت اک نور ہے مجھ میں لطیف

مجھ میں سورج کی چمک ہر آن ہے — جسطرح سے آئینے کی شان ہے

عبد و رب ہے اصطلاحی اور حقیقی دو ہیں

عینیت رکھتی ہے یوں بندہ کی ذات

عکس کی نسبت ہے جیسے شخص سات

جیسے اک آئینہ مظہر ہے ذات

عکس رب کا اسمیں چمکا ہی تمام

یہ جو کچھ مظہر ہیں ہے رب کا ظہور

عکس رب کا آئینہ میں ہے سدا

بندہ ہو کے وہ نہیں ہوتا خدا

عیب اور نقصان ہے یہ بندہ کا مال

اک تجلی ہے خدا کی دو جہاں

جب نظر سے یہ تعین دور ہو

نور اور ظلمت کی یوں نسبت ہوئی	جیسے سورج کی زمین پر روشنی
جیسے سایہ ہو بدن کا دھوپ میں	نور و ظلمت دونوں ہیں آپس میں

حکایت

تھا کہیں درویش اک عالی مقام	پوچھا اُس سے ایک نے اے نیکنام
کس طرح تھی ذات حق میں کائنات	ہے معیت کس طرح سب کے سات
شیخ نے اُس سے کہا اے نیک فال	اس بیان میں یاد رکھ تو یہ مثال
ہاتھ میں گولی بنالے موم کو	شکل چاہے سو بنالے اس سے تو
بعد ازاں تو شکل اوّل توڑ کر	شکل نو کو تو بنالے اے پسر
اس طرح اُس موم سے تو بار بار	صورتیں تازہ بنالے بار بار
موم سے یہ صورتیں ہو کر عیاں	ہو گئیں جیسے ہوئیں ویسی نہاں
یوں ہی اسمیں صورتیں ہیں بیشمار	صورتوں کو اُسکی اُس سے ہی قرار
موم کی نسبت ہے جو صورت کیسات	یوں معیت ذات کی با کائنات

عینیت باعتبار وجود ست و غیریت باعتبار ذات

من عرف ہو وہ جہاں جو ہے عدم	قد عرف موجود ربّ ہی اے ندم
ہے ہر اک بندی میں ثابت دو جہت	ایک ہے غیریت اک ہی عینیت
غیریت تشخص تعین اسکا ہو	کیوں سنگھاتا وہ اسے ہستی کی بو
عینیت ہے عاریت اسکا وجود	در حقیقت عین حق ہے بے جحود

آئینہ ہے عکس ہے اور شخص ہے ۔ چونکہ اسمیں کچھ نہیں ہے اور شئے
عالم آئینہ نہیں ہے اسمیں شک ۔ نور کی ہر آن ہے اسمیں چمک
عکس تو جان عالم کا وجود ۔ شخص کو تو جان لے رب الودود
شخص کو تنزیہ تشبیہ عکس کو ۔ نسبت اک دونوں میں ہے یہ جان لو
شخص جیسا عکس ویسا اسے پسر ۔ یہ ہے تنزیہ عکس تشبیہ کر نظر
شخص خود ہی عکس سے ہے بہر ظہور ۔ ہے یہ تشبیہ عین تنزیہ بے قصور
شخص ہے اک آئینے میں بیشمار ۔ شخص ہے اک عکس ہیں اسکی ہزار
شخص مطلق کو مقید عکس جان ۔ شخص کامل عکس کو ناقص تو جان
شخص ہے سو بے جہت اور بے مثال ۔ عیب و نقصان عکس کو ہے اور زوال
ہے دوئی کا ایک جہت اسمیں عیاں ۔ بھیجے حق نے اس لئے پیغمبراں

حکایت

ایک شہ نے خوبصورت اک مکان ۔ آئینوں کا تھا بنایا بھائی جان
اس محل میں جاکے بیٹھا بادشاہ ۔ جبکہ آئینوں پہ کی شہ نے نگاہ
عکس دیکھے چند دیکھے چند رنگ ۔ بولا یوں شہ ہوکے حیراں اور دنگ
ہیں تو اک ہم اب ہزاروں صورتیں ۔ یہ کہیں کہاں پوشیدہ ہیں جو چشم میں
عکس نے شہ کو دیا ایسا جواب ۔ آئینوں میں گرچہ ہیں ہم بے حساب
ایک ہم سب بھی ہیں تو بھی ایک ہے ۔ فرق آئینوں سے ہے نہیں اور شئے

آئینے نے عکس سے پوچھا بتا
تو کہاں سے آیا اور کیا ہی بتا
عکس بولا میں ہوں پر تو ذات کا
درمیاں تجھکو کچھ نہیں اسباب کا
رب سے ہے رخشاں آئینے کی شان میں
ہے چمک اک تازہ تر ہر آن میں
تجھ سے سو نقصان ہیں مجھ میں اور عیب
میں سو مطلق ہوں تجلی ذات میں
لازمہ تیرا ہے جو کچھ دوستدار
ہو گیا ہے مجھ پہ وہ سب مستعار
درحقیقت وہ تجھے نہیں ہیں مجھے
کیا خبر اس راز کی ہے نہیں تجھے
تو نہ مجھ سے میں نہ تجھ سے ہوں سدا
درحقیقت ہوں سو میں نہیں تو سدا
یاد رکھ یہ ہے کام میرا کارساز
ہو گیا وہ ذات پر تیری مجاز

حکایت

ایک دن محمود شاہ غزنوی
دل میں لایا فکر اک ایسی نئی
شان میری نہیں مجھے آتی نظر
دیکھنا یہ شان ہے کس شان پہ
یار حاضر تھا بلا کر اپنے پاس
عاریت پہنا دیا اپنا لباس
تخت پہ بٹھلا کے اسکو خود اُتر
شاہ نے زینت پہ اپنی کی نظر
شاہ بنکر تخت پہ بیٹھا ایاز
ہو گیا محمود کب وہ دلنواز
شان اسکی عاریت اور مستعار
وہ سو وہ ہے یہ سو یہ ای دوستدار

مواظبت مشاہدۂ نظری

حکایت

ایک کامل تھا کہیں چون بایزید
طالب حق ہو گیا اسکا مرید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم

ہے خدا موجود باقی سب عدم — درحقیقت ہے سواللہ نہیں ہم
ہے محمد روح اعظم اُسکا نام — ہیں مظاہر اُسکے ہر اک خاص و عام
یہ چہارم باب ہے توحید کا — یہ ہے سرمایہ خدا کی دید کا
تین درجہ ہیں خدا کی دید کے — ہیں نتیجے اُس ہیں حاصل دید کے
ایک درجہ ہے سو تقلید اُسکا نام — یہ عقیدہ رکھتے ہیں خاص عوام
دوسرا ہے حجت و عقلی بیاں — یہ عقیدہ عالموں کا ہے عیاں
تیسرا درجہ ہے بس کشف و عیاں — اولیا کا ہے عقیدہ بھائی جاں
مختصر لکھتا ہوں تینوں اعتقاد — ہو تجھے معلوم ہر اک کی مراد

دربیان اعتقاد عوام کہ تصدیق ایشاں بحسب سمعست

ہے خدا موجود اپنی ذات سے — ذات اُسکی ہے غنی ہر بات سے
وہ ہے بیچون و چرا اور بیمثال — بیگماں اور بے نمونہ بے زوال
وہ ہے خالق اسکو کہتے ہیں قدیم — ہیں وہ عالم ناقص و حادث عدیم
ہے منزہ وہ نہیں کوئی اسمیں عیب — وہ ہے کامل ذات ہو اُسکی بیعیب

بے شبہ ہے اور بے چون بے مثال — یوں نہ ہو تو اسکو ہو ہر دم زوال
وہ سدا لاریب ہے بے عیب ہے — عیب گر ہو کب وہ عالم غیب ہے
اُسکو حاصل ذات سے ہووے صفات — غیر سے پاوے تو ہو محتاج ہے
قادرٌ حیٌّ مریدٌ اور علیم — ہے سمیعٌ اور بصیرٌ اور کلیم
جس میں ہووے ناقصی اور جاہلی — صاحبی کی ہے اُسے نا قابلی

حکایت

تھے کہیں ذوالنون مصری پاکباز — اُس نے پوچھا اک نے اے دانائے راز
ظاہری کے ہیں یہ عالم نیک زاد — حجت عقلی ہے انکا اعتقاد
انکو حاصل ہو نتیجہ اس سے کیا — فرق ان میں عام ہے کہئے کیا
شیخ نے اُس سے کہا رکھ کان میں — ہیں یہ داخل دائرہ ایمان میں
علم کی رو سے ہوئے ہیں خوش شناس — ہے عبادت اُن کی با عقل و قیاس
معنوی صوری سے جنت نیک نام — درمیان اُن کے ہے علما کا مقام
عام سے ہے خوبتر اُن کو محل — انکو زاید سب سے ہے علم و عمل
چار پردے سے انہیں دیدار ہو — سات ہیں جو تین ہیں سو چار ہو

دربیان اعتقاد علمائے معنوی
کہ اولیا اند تصدیق ایشان

حکایت

اسکو واصل ہر صفت ہے ذات کی
ذات ہے موصوف وہ اس بات کی
ذات سے وہ عین ہیں اور غیر ہیں
یوں تو ہیں اوصاف اسکے بیشتر عین ہیں
جب صفت ہو متصف ہو ذات سے
ہر صفت اسکا جو ہی نسبت ہو گے
جا بجا ہے نسبت سے وہ ہے سب بہم
جا بجا ہے نسبت سے وہ ہے سب علیم
جب ہے نسبت ہی سے سب معلوم ہر صفت
یوں ہی نسبت سے ہے تابع ہر مدام
جا بجا ہے معلوم ہر صفت بیان والسلام

معرفت ہے ذات مطلق کی محال	از گمان و وہم قیاسات و خیال
ذات سے اپنی وہ خود موجود ہے	بے تعین بے تجلّی بود ہے
آپ ہی اپنے پہ ہے ناظر سدا	آپ ہی اپنے سے ہے حاضر سدا
کیا کسی کی آئے وہ ادراک ہیں	اک تجلّی وہ ہے نور پاک ہیں
بے جہت ہی ہر جہت ہیں ہی نہاں	بے نہایت نور ہے کیا ہو بیاں
ہے غنی اور سب سے ہو وہ پاک تر	معرفت اُس ذات کی ہے اِس قدر

حکایت

کہتے تھے اک روز عثمانؓ و علیؓ	عارفوں کے رہنما رب کے ولی
ربّ نے دی قرآن میں ایسی خبر	ذات حق ہیں کیا اشارے کا ذکر
کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبران	انبیا کی فکر نہیں جاتی وہاں
ذات تک ادراک کا کب ہو گزر	عاجزی ہے درک کو اس جائے پر
ذات حق کی فکر کو کرتی ہے ردّ	فکر کرنا ذات حق میں سخت بد
فکر کرنا اسکی صفتوں میں سدا	کاہلی ہے واصلی ہے اے گدا

حکایت

سب صفت اپنی نہاں ہیں ذات میں
صفت مخفی سدا ذات میں

در بیان کمال اسمائے اولیائے

ذات مطلق بے نشان ہے بے مثال	ذات سے ہے اسکو اسمائے کمال
نہیں کبھی ہے ذات محتاج صفات	اُس کے ہیں اوصاف سب قائم بذات

کمال اسمائے

ذات میں یوں ہیں سب مخفی کمال
تخم میں ہو جیسے پوشیدہ نہاں
شاخ ہیں یوں پھول پھل کی صورتیں
ہوئے مخفی نہیں یوں نہیں نہیں
یوں ہی مخفی حق ظہور الوہیں
جیسے مخفی ہو سے انگور میں
تھا ظہور ذات ہیں ذوق مدام
اب مظاہر میں ظہور وہی والسلام

در بیان صفات اولیائے

سب ہیں اوّل ہر سو ذاتی یہ صفات
ہے ارادہ علم و قدرت اور حیات
ہے بصارت اور سماعت اور کلام
نو جو ہم نسبت سے ہیں اسما تمام
ذات موجود صفت اور یہ سب نام
فاتق در راز و رحمان والسلام
فائقیت راز فیت سے مقصود
انکا ہے موقوف مظہر پہ ظہور
جان ایسی جو صفت رکھتی ہو ذات
کہتے ہیں سب اسکو امہات الصفات

ہو بہیئ باعث ایسی صفت ہیں سو یہ فعلی صفت تو بھول مت
ہے یہ کثرت نسبتی ان ہیں تمام سن حقائق ہیں خدا کے انکا نام
دوسرا مخلوقیت مرزوقیت یوں اثر لینے کی رکھتی ہے صفت
نام اسکا انفعالی ہے صفات یہ حقائق ہیں سو کوئی نیکذات
انکی ہے کثرت حقیقی اے گدا ماہیت ہر ایک سے ثابت جدا
ہیں عدم انکو نہیں ہرگز ہے بود انکہیں وحدانیت سے از روئے وجود

حکایت

قطب عالم سے کیا اک نے کلام فعل کیا ہے کیا صفت اور کیا ہے نام
شیخ بولے فعل ہے سو خاصیت ذات کی ہے سو صلاحیت صفت
نام ہے سو وہ علامت ذات کی اے برادر رکھ خبر اسمات کی
صاف بوجھو بیج ہے سو ذات ہے سب کمالات اس کے باطن بات ہے
بیج سے جس دم نکل آیا نہال ہو گیا تب بیج کا ظاہر کمال
وجہ کہتے ہیں اسے سن اے پسر نفس بولے کیسے دونوں پر نظر
مرتبے میں ذات کے صفتیں تمام مرتبے سے وجہ کے ہیں ان کے نام
مرتبے ہیں نفس کے افعال ہیں بھائی جان تم صاف سمجھو اسکی تفتیں

در بیان ظہور نور او تعالیٰ

شیخ بولے اُس سے سن اے بھائی جان
موج کی صورت سے ہی دریا عیاں

اصل میں ہے موج و دریا ایک سے
بالتعین موج ہے سو غیر ہے

صورتیں حرفوں کی ہیں سب مختلف
آپ آیا ہو کے ظاہر اک الف

دیکھ جتنے ہیں ملائک اور جن
صورتیں ہیں مختلف جنس ایک گن

وحی کی صورت سے آکر جبرئیل
مصطفٰے پر لائے یوں حکم جلیل

ہے نموداری انہوں کی بر محل
انکی ثابت ہے حقیقت بے خلل

یوں دیا سب کو وجود مستعار
آئینے میں عکس کو جیسے قرار

در بیان ظہور حسب ذاتی او تعالے

گنج مخفی ذات تھی دریائے نور
چاہا جب اُسنے کیا یوں کا ظہور

ظاہر اُسنے پہلے تجلّے ایک کی
کر دیا باطن کو ظاہر آپ ہی

نور احمد روح اعظم اُس کا نام
ہے یہ دریا دوسرا اے نیکنام

اک تجلی اس تجلی سے بنی
آگئی ظاہر میں اُس کو باطنی

باطن اُسکا عالم ملکوت ہے
ظاہر اُسکا عالم ناسوت ہے

ہے یہ دریا سو میں اور چار میں
مست ہے ذہنی مرتبے ہیں گر یقیں

ظاہر ان سے اک ہوا ہر شان میں
ہوگیا پیدا مرکب آن میں

ظاہر و باطن نہیں کچھ جز وجود
شکل و صورت سے ہی جہاں کی ہو نمود

دو جہاں کی آہ یوں نسبت بنی
جیسے ظاہر عکس نقش باطنی

حکایت

ایک دن وہ کامل روشن ضمیر
یوں لگے فرمانے حضرت شاہ میر

دربیان کیفیت ظہور او تعالیٰ

بھائی جاں خارج میں حق موجود ہے　　حق نہیں موجود ذہنی بود ہے

دیکھ تو عالم کو ہے حکمی وجود　　اسکو عارض اسکو اک اصلی ہے بود

ذات اسکی آشکارا اور نہاں　　وہ ہوا وحدت سے کثرت میں عیاں

اسکی وحدت کو نہ کثرت سے خلل　　اسکی کثرت کو نہ وحدت سے خلل

عین کثرت ہو کے ہے وحدت میں وہ　　عین وحدت ہو کے ہے کثرت میں وہ

درحقیقت اک نہیں ہوتے ہیں دو　　ہاں مگر ہستی کی رو سے اک ہیں وہ

درحقیقت میں سو دو نہیں ایک چیز　　ہست وہ ہے نیست ہے اے عزیز

شخص جیسا عکس ویسا ہے وہ جو　　درحقیقت ایک ہستی نام دو

شخص وحدت عکس کثرت ایک چیز　　وہ ہے کامل یہ ہے ناقص رکھ تمیز

عکس اس شخص سے ہے وہ آپ ہی　　مظہر ہے وہ شخص عکس اسکا وہی

ایسی کثرت ہستی کو جیسے سراب　　یہ ہے سایہ ہے سو ہستی آفتاب

چاند ہے اک دوسرا ہے مثل جو　　گر نظر دونوں میں ہے وہ ایک نور

خلق و حق دو اک ہیں از روئے وجود　　ہاں دوئی دونوں میں ذاتی ہے نمود

نہ معیت معنوی صوری ہے سب　　وہ ہی بندہ اور ہے اسمیں شان رب

شخص رب ہے اُس کا سایہ جان و تن
اس سے ہے سایہ کو حرکت جانمن

عین جو اعیان کہتے پیش از ظہور
آج یوں اعیان میں ظاہر ہے نور

رب کی نسبت ہو سو رکھ یوں یاد سے
جیسے نسبت اک کو ہو اعداد سے

ہیں مظاہر بعید دیکھو وہ ایک
ہیں عدد جیسے بہت معدود ایک

چمک میں ہستی ہے کہ وہ ہستی نور کی
ہے چمک اور روشنی اس نور کی

آہ پرتو گر عدم سے دور ہو
اس عدم میں نا ہے ہستی کی بو

شکل و صورت سے منزہ ہے وہ نور
نقش و صورت سے کیا اپنا ظہور

فعل میں آنے سے ہیں موجود سب
پھر قوی میں گئے تو ہیں نابود سب

عارضی ہستی کا کب ہو اعتبار
کب وفاداری کرے ہیں مستعار

ہیں زمین و آسماں سب کے نور
تن ہوا مشکوۃ اس سے با ظہور

کشف کبریٰ بوجھ سے ہے جان کی
کشف صغریٰ جان سے ہے تن کی

حکایت

کہتے ہیں کیا خوب وہ دریائے راز
پھر بر حق حضرت بندہ نواز

اک برہنہ اک سخی کے جا کے پاس
مانگ لایا پھر تن پوشی لباس

تا اُسے ننگا نہ دیکھیں مرد و زن
اس تفکر میں تھا وہ مرد کہن

خود برہنہ اپنا تن دکھتا ہے وہ
مانگے کے کپڑے اگر رکھتا ہو وہ

تن نجس ہے کب خلل ہو جان کو
کیا خلل عالم سے ہو سبحان کو

مشک و عنبر ہووے ابجان لہد اگر
اُس میں خوشبو اُسمیں بدبو ہے پسر

نور چمکے مہر کا اُن دونوں پر
نور کو اُن دونوں سے ہے کیا ضرر

حق تعالیٰ نور ہے نور بسیط
روح اور ہے جملہ عالم پر محیط

کُل ہے جزو پر ظرف جوں مظروف پر
یوں احاطہ ذات کا نہیں اے پسر

بلکہ یوں وہ دو جہاں پر ہے محیط
جس طرح موصوف صفتوں پر بسیط

تن کے اوپر جان ہے جیسے محیط
دو جہاں پر نور ہے ویسے محیط

نور کو نہیں جگ سے خرق والتیام
آئینے میں جیسے صورت والسلام

حکایت

پاس اہل دل کے پہنچا اک عزیز
پوچھنے کو سِرِّ معنے کے تمیز

اک اشارے سے تو کر اُسکا بیان
شیخ نے اُس سے کہا سن بھائی جان

روح میں بستا ہے اک عالم نیا
روشنی میں مہر کے جیسے ہوا

روح اک ہے نور میں بستا ہی یوں
دو جہاں اِس روح میں بستے ہیں جوں

دو جہاں کو جان تو ہے اک بدن
اِس بدن کی جان ہے وہ ذوالمنن

جان کی نسبت ہی یوں اس تن کیساتھ
نور کی نسبت ہی جوں اس تن کیساتھ

جوں تصرف اس بدن پر جان کا
یوں تصرف جگ پہ ہے سبحان کا

یوں زباں سے ہے سخن نزدیک تر | اسطرح نزدیک ہے رب ای پسر
ڈال کر مکھن کے دل میں روشنی | آپ کو وہ آپ پاتا ہے غنی
تو ہے پردہ اور وہ ہے حق شناس | یہ پہنایا نور حق نے ہے لباس
جمع کر یا فرق تو لے نیک نام | ہو نہ بندہ ہو نہ رب اعلے مقام

حکایت

مچھلیاں دریا کی ملکر ایک روز | یوں لگیں کہنے وہ سب با درد و سوز
عارفوں سے یہ سُنا ہمنے کلام | رات دن پانی ہمارا ہے مقام
کہتے ہیں پانی کو ہے یہ شئے بسیط | ہے ہمیشہ ہم سبھوں پر وہ محیط
ہے رگِ گردن سی وہ نزدیک تر | ہے بُرا اُس رب سے رہنا بے خبر
مچھلیاں رونے لگیں سب زار زار | مصلحت کی سب نے ایسی ایکبار
ڈھونڈھ لیں کس طرح اپنے یار کو | دیکھیں کس صورت سی ہم دلدار کو
آیا برسوں بعد اک کامل نظر | جاکے پوچھا سب سے ای روشن گہر
کس کو پانی کہتے ہیں وہ ہے کہاں | بولا وہ سب سے سنو اے غافلاں
اُس سے تم کو زندگی ہے وہ شئے | اسمیں تم رہتی ہو ایسی شئے وہ ہے
نہیں عدم تم جس سی ہو موجود سب | آجتک اس راز کو سمجھیں نہ سب
بولیں پھر پانی کے اندر سی تمام | ہمکو دکھلاؤ تمہیں اب والسلام
مچھلیاں اس راز سے ہو باخبر | مست ہوگئیں روئے دلبر دیکھکر

ہیں محمدؐ اس کے مظہر باکمال — ہے ظہور اسما کا انہیں اعتدال

ہے جو نسبت ہر صفت کو نام سے — یوں عدم کا نام ہے اس کام سے

اور ہدایت مظہری ہادی ہیں جو — عبد ہادی نام اسکا ہے سنو

اور مضل کی ہو جو مظہر ہیں ضلال — نام ہو عبد المضل یوں سب کا حال

ہادی کے مظہر ہیں یہ مومن تمام — اور مضل سے ہیں سات کا فرو السلام

اسکی نسبت اس سے جانو خوب ہے — اسم ربّ ہے آئینہ مربوب ہے

ربّ سے وہ راضی اس سے ربّ — اس سے ہیں آثار اسکے ایمیں سب

حکایت

پیر سے یوں جا کے پوچھا اک مرید — دے مجھے اب فعل اور فاعل کی دید

پیر بولا اس سے سن لے اے گدا — آہ بندہ فعل ہے فاعل خدا

نے عدم ہے بے مسمّٰی بے نوا — نا ہی ربّ ہی رب سے ہے بنے ہیں نوا

یوں عدم ہے جوں قلم کاتب کے ہاتھ — یوں عدم ہے جیسے چرخ مٹی کمہار کے ساتھ

یوں عدم ہے کیل جیسے ہاتھ ہیں — نسبتیں دو فعل کو ہر بات ہیں

ہر طرف فعلوں کو ہے نسبت مجاز — ہے خدا فاعل حقیقی کارساز

گرمی سے نانبا پکا یا نان ہے — فیض آتش ہر گھڑی ہر آن ہے

دربیان نسبت ظہور اسماے او تعالیٰ

[illegible]

قایم اُسکی ذات سے عالم ہیں سب	دو جہاں اعراض ہیں معروض رب

حکایت

تھے کہیں درویش اک صاحب کمال | ایک طالب نے کیا اُن سے سوال

ہیں ہمیں اسمائے حق کی صورتیں | اُسکے ناموں کی ہمیں ہیں صورتیں

ہر تعین ناموں کی نسبت سے ہو | ہے تعین جب سے اسمائے ہو

صورتیں ناموں کی ہیں نسبت سے ساتھ | کیسی نسبت دونوں میں ہے بتلا دے

سمجھیں دو ہیں کہا درویش نے | اسکو جو سمجھے وہی کامل ہے

عبد کی نسبت ہے یوں سبحان سے | جیسے نسبت ہے بدن کو جان سے

پس بدن سے ہے جو نسبت جان کی | وہ ہے نسبت لوح سے اعیان کی

در بیان تجدد و ظہور اسمائے او تعالے

ہے عدم کو عاریت تازہ لباس | سو تجلی ہستی کی کبھی اُس نے نہ باس

وہ تجلی آہ سب سے ہیں نمود | اک تجلی غیب وہ ہے شہود

وہ ہے تاباں آئینے کی شان میں | ہے تجلی تازہ تر ہر آن میں

جو تجلی ہے سو اک اک نام سے | ہر اثر ہے تازہ ہر اک کام سے

اک تجلی سے عدم کو ہو وجود | اسکی سیرت اور صورت ہو نمود

جب تجلی دوسری کا ہو ظہور | اسکی ہستی اسکی صورت سے ہو دور

[illegible]

پھر کے پانی جام میں رکھ تو جب | دیکھ اسکی دلکشی اس پر ہی

جا کے تو پہونچے جب جا آب رواں | چھاؤں اپنی ڈال اسپر [illegible]

ہے رواں سایہ سے پانی تازہ تر | ہے خیال سایہ رہے اک حال پر

در بیان افعال [illegible]

[illegible]

فعل رب کے دو طرح پہ ہیں تمام
عالم اجسام اور ملکوت نام

یہ جہاں سو عالم اجسام ہے
وہ جہاں ملکوت اُسکا نام ہے

جوہر اول اس جہاں کا روح نام
اِس جہاں کا نقطہ جوہر والسلام

اُس جہاں میں یہ جہاں پنہاں ہی یوں
کان میں آواز بس رہتی ہے جوں

اس جہاں میں یوں ملا ہے وہ جہاں
جِس طرح پانی میں گرمی بھائی جان

عالم صغرا ہی یہ کبرا ہے وہ
دونوں یکتن ہیں مگر اعلے ہی وہ

مہر دل ہے اور مہ اس کا جگر
کوہ اُس کے استخواں ہیں اے پسر

ہیں ستارے سات جو اسکی صفات
اِس بدن کے بال ہیں سب نبات

فرش ہے اسکا قدم اور عرش سر
ہیں رگیں اس جسم کی نہریں اے پسر

یہ عجب گل اسمیں ہے سامان باغ
آہ اس پر تو میں ہے روشن چراغ

حکایت

رابعہ بصری جو تھیں دانائے راز
رات دن کرتی تھیں بس روزہ نماز

یاد میں مشغول تھیں با درد و غم
حُجرے سے رکھتی نہ تھیں باہر قدم

اُن سے آیا پوچھنے اک دوستدار
آپ ئیے باہر ہے فصل نو بہار

رابعہ بولیں یہ اُس سے بھائی جان
دیکھ تو صانع کے صنعت کو یہاں

فعل حق پہ جسکے تئیں ہووے نظر
وہ صفت سے ہے خدا کی بیخبر

فعل پہ ہو یا نظر صفتوں پہ ہو
ذات سے غافل ہے وہ یہ جان لو

جو زباں حال سے رکھتے تھے آس — شہ نے اپنا دیدیا انکو لباس
مصلحت سوچی یہ دل میں شاہ نے — اک ندیم ان پاس بھیجا پوچھنے
اسنے پوچھا جاکے تب یہ انکے پاس — کسنے بخشا تم کو یہ شاہی لباس
ایک بولا میں برہنہ ہوں قدیم — دیگیا ہے عاریت یہ اک کریم
دوسرا بولا ہے میری ذات سے — میں نے کب پایا کسی کے ہاتھ سے
شہ نے بخشا سلکے یہ اسکا قصور — اپنی سرحد سے کیا پھر اسکو دور
تو عدم ہے تیری ہستی ہے عدم — ہستی ذاتی ہے کہاں اے محترم

دربیان شہود فیض او تعالے

جسکے دل میں نور دیتا ہے خدا — جانتا ہے اپنے دل سے وہ سدا
دو جہاں ہے ایک از روے وجود — غیریت سو ہے تعین کی نمود
غیر کا جب دور ہو دل سے خیال — کامل اسکو تب کہیں ہے وصال
باپ ماں ہیں بھائی جاں علم و عمل — حال سے ہے لڑکا ان کے بے خلل
عارف و معروف ہیں دو ایک چیز — کہتا ان دونوں کو ہے ایک باتمیز
کوئی شے ہووے طلب آپ سے گر — دوزخ و جنت ہو یا لعل و گہر
عکس ظاہر ہو نہ کر اسکا خیال — اسکے تئیں ہردم فنا ہے اور زوال
شخص کی جانب رواں ہو اے گدا — شخص کامل کو بقا ہووے سدا

در بیان احدیت و ذات

تو خودی سے درگزر تب ہو کمال ۔ اور نظر آوے تجھے اسکا جمال
ختم کر اس باب کو اس جا حیات ۔ بھیج دل سے مصطفے پر تو صلوٰۃ
باب پنجم ہے تنزل کا بیان ۔ اس سے ہو مقصود عارف پر عیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب پنجم

اللہ اللہ اللہ اللہ کہہ مدام ۔ ذکر حق سے ہو نہ غافل صبح و شام
ہیں الف سے تا الف سب اسکے نام ۔ ہو وہیں مفرد یا مرکب ہوں تمام
وہم ہے ذاکر کہ لفظ حرکت ہے تو ۔ ہا کہے یا ہو کہے یا ہے سو ہے
نور وحدت سے ہے محمد اور کریم ۔ رب نے اسناد دے دیا خلق عظیم
پانچواں یہ باب ہو لے بھائی جان ۔ صاف اسمیں ہے تنزل کا بیان
اسکی خواہش جسکو ہو وہ ڈھونڈ لے ۔ اپنے مرشد کی زباں سے وہ سنے
عبد و رب کی کنہ کا مت کر خیال ۔ معرفت دونوں کی آئی ہے محال
ذات تھی جب تھا نہ کوئی اسکے سا ۔ شکل و صورت سے منزہ ہے وہ ذات
صورتوں میں اسکا ظل ہر آن ہے ۔ جو کہیں کہ اس سے اعلیٰ شان ہے
شکل و صورت سے کیا اپنا ظہور ۔ بے ظلل تھا جو کہ ہے وہ ایک نور

حکایت

بعد ازاں تفصیل سے پوچھا حبیب ۔ ہیں نجومی ہیں مہندس ہیں طبیب
مجھ میں ہیں جو یہ ہنر اور وہ ہنر ۔ نسبت توحید سے تو دے خبر

ظہور اوّل دربیان وحدت او تعالیٰ

سے یہ وحدت ذات اوّل کا ظہور ۔ آپکو اپنے میں یوں دیکھا ہے نور
ہوں سو میں ہوں ذات میری با صفا ۔ ہوں سو میں ہوں مجھ میں ہے سب کل بقا
چار نسبت ذات کو آئیں نمود ۔ ہے وجود و علم اور نور و شہود
پوچھ یہ اجمال ہے دانائے راز ۔ ذات اور صفتوں میں ہیں یہ امتیاز
ہے نہیں صفتوں میں باہم کچھ تمیز ۔ اسمیں ممکن بالقوے ہے العزیز
نسبتیں ہیں اک وہیں چاریوں ۔ ممکنات اس مرتبے میں ہیں یوں
یعنی اسمیں مندرج ہے کائنات ۔ مرتبے میں مندرج جیسے صفات
اسمیں کثرت کا نہیں ہرگز گزر ۔ اعتباری یا حقیقی ہو اگر
یہ حقیقت ہے محمد کی تمام ۔ عقل اوّل روح اعظم اسکا نام
ذات کا اوّل تعین یہ سنو ۔ نام ہے علم الیقین اسے نیک خو

حکایت

ایک دن مجرے میں تھے سید عزیز ۔ اُنسے یوں سائل ہوا اک باتمیز

یہ تعین ہے محمد کا عزیز
اس تعین کا ہوا اول علم
کیا تعین رکھ تم اسمان کی
صورت معلومیت ذات کی
یہ حقیقت ہے اللہ کا اول ظہور
وہ تعین انکا مظہر ہے قصور
یعنی وہ تجلی یہی یوں ہے رکھ تم
وہ مفصل یہ بھی ہے تفصیل پر
ذات اک ہی وجہ تاڑک بات کو

ہر صفت کی ہی اضافت ذات کو
ہر صفت ہو متصف جب ذات کو
یوں تعین تازہ تازہ ساتھ ہو
وہ بیانات ان کو یوں انکا کمال
ہیں یہ طالب یکدگر با صد جمال
وہ سویں ارباب ہیں مربوب ہیں
نسبت ہو کر با تقابل خوب ہیں
احدیت میں جب ہیا اول قرار

حال ان کا جیسے ہو نقش نگیں | ظل وحدت نام اور عین الیقیں
یہ حقیقت ہے سوا ان کی تمام | ہے وہی ثانی تعین اسکا نام

حکایت

مست بیٹھے تھے کہیں حضرت جلال | با ادب اک نے کیا ان سے سوال
کہتے ہیں توحید کس کو کیا ہے وہ | آپ کو معلوم ہے جیسا ہے وہ
اس سے یوں کہنے لگے حضرت جلال | احدیت کا جان تو نطفے کا حال
آہ نطفہ جب رحم کے بیچ ہو | رکھے جز وحدت کی نسبت اسکے بیچ
ہو کے پیدا جب ہوے کامل قوی | اسمیں وحدت کا تناسب یوں ہوا
ممکنوں نے پائی تفصیل اور صفات | جملہ اعضا جیسے ہیں صورت کے سات
یہ زبانی مرتبے ہیں اے سلیم | بلکہ ذہنی مرتبے یہ ہیں قدیم

دربیان حقیقت اعیان ثابتہ

پائی جاتی ہے جو شے وہ ہے وجود | وہ جو ہے سب ہے اسکو ہست و بود
یافت جسکو کچھ نہیں وہ ہے عدم | ہے مسمی نام سے لاشے عدم
آپکو وحدت میں دیکھا جبکہ نور | میں کہا تب ہو گیا تو کا ظہور
یعنے ہو ممکن اس سے تو نہیں تھے نمود | تو عدم ہو اور میں ہوں ہست و بود

روح کو ہے ظاہری اور باطنی — اسکے پرتو سے ہے کل خلقت بنی

روح ظاہر سے بنا ناسوت ہے — روح باطن سے بنا ملکوت ہے

روح باطن سی ہے ان سکی حیات — جان حق کی صفت ہے سو ذات

روح اپنی مصطفےٰ کی روح سات — جو ملاتا ہے سمجھتا ہے یہ بات

فیض رب کا روح پر جاری مدام — روح کا ہے فیض سب پر والسلام

باطنی کی ہے جہت سے وہ قدیم — اسکو وجہ اللہ فرمایا کریم

شان ظاہر میں تو اہے وہ صدا — اسکو امر اللہ کہتا ہے خدا

روح دریا خاکی ہیں سب اسکے کف — روح اسکی ہیں ملایک صف بصف

روح ہے سو آئینہ سبحان کا — مہر کو مظہر سمجھ تو جان کا

دھوپ جیں صورت ہوا کے سات کا — جان تن کے سات یوں ذرات کا

رات ہوتی ہے ہوا پر جوں محیط — جان ہے ہر ذرے کے تن پر یوں محیط

تن کو ریزے کر بناویں بے شمار — روح کو کب ہے خلل اے دوستدار

گر ہوا حرکت کرے کچھ بے محل — کیا ہوا ہے دھوپ کو پہونچے خلل

ہووے گھر اجیان کیسا ہی خراب — جیسا ہے ویسا ہے گا آفتاب

جو کہ بوجھا روح کو کامل وہ ہے — سالکوں کو آخری منزل وہ ہے

روح ہے جو بولتا اس تن میں ہے — اس سے ہے جاندار ہر اک تن ہے

حکایت

آنکھ ہیں دیکھنے اوروں کو بھی | ہیں وہ تو کہنا تھا خاکی سے یہی
اسطرح پر تن میں ہے انکا گذر | جس طرح ہے آنکھ میں نور نظر
روح انسانی سے نہیں وصفوں کی حد | اسکو یہ روحیں مرکب اور جسد
وہ ہے مطلق پہ مقید اسکی ذات | جز کی نسبت جیسے ہو کل کیساتھ
ربّ نے داخل تن میں جب اسکو کیا | تب نفخت فیہ من روحی کہا
روح حیوانی سو وہ نوری ہے تن | ہے تن خاکی میں وہ روحی بدن
روح نوری میں واسطہ اسکا ضرور | فعل جان تب تن سے پاتا ہے ظہور
اتحاد انمیں نہیں واسطے راز | ان سے ہے ہر ایک میں آیا امتیاز
یعنے جیسا علم ہووے اور عمل | ویسا اُن کا حال ہووے بے خلل
روح کو یوں ذات جیسے مہر کو | ہے نہیں اور چمک اس نور پہ جو
اس چمک کو روح کو درجے ہیں چار | تن میں دیکھو ہے انہیں کا کاربار
عکس انبیاں ہے سو روحیں اولیں | عکس انکا ہے بدن کا ہے جمال
دو طرح پر عالم ملکوت ہیں | تن سے متعلق نہیں جن کے بوت ہیں
نام اُنکا جان تو کر و بیان | اُنکے بھی دو طور ہیں لے بھائی جان
جنکو نہیں ہے دو جہان کی کچھ خبر | نام انکا ہے مہیمہ اے پسر
فیض ربّ کا جن سے جاری ہو مدام | ہیں ملایک اُنکا ہے جبروت نام
اک ہے اُنکا بادشہ عالی مقام | روح اعظم کہتے ہیں سب اُسکا نام
صف میں اوّل روح اعظم ہے جلیل | آخری صف میں ہیں حضرت جبرئیل

حکایت

مصلحت سے جو کرے نفس اسکے کام	مطمئنہ نفس ہے بس اس کا نام
جبکہ غالب ہو ملک کی اسمیں خو	نفس یہ تب ملہمہ موسوم ہو
جب عروجی سیر میں آتا ہے دل	تب علوم غیب کو پاتا ہے دل

ظہور چہارم عالم مثال است

یہ تنزل چوتھی آئی ہے مثال	ہے ہر اک صورت میں اسمیں اک کمال
جسم و جان سے ہے مرکب اور لطیف	نفس و جان کا یہ نتیجہ ہے شریف
ظلمت تن میں ہے وہ آب حیات	ہے علاقہ اسکے تئیں مضغہ کیسات
جامعیت اسکو ہے جی کہے ہے قل	وصف روحی وصف جسمی معتدل
آہ اس خاکی میں وہ نوری ہیں تن	وہ ہے نوری اور میثاقی بدن
جب کہا ہے ربکم جل و علے	اس نے پھر آدم کہا قالوا بلی
حسن و صورت حق نے کی اسکو عطا	ہے سراپا اس بدن میں وہ سدا
سر ہے اس نوری بدن کو پانوں تھا	جیسے خاکی تن سے تئیں کے ابنکذات
خواب میں ہر اک کو آتے ہیں نظر	انکو ہے ملکوت میں سیر و گزر
تو ہے خاکی آنکھ اپنی بند کر	دیکھ لے تو دید اس کی بھر نظر
مصلحت کرتا ہے تو جو دل کشات	ویسے اپنے دل میں کرتے ہیں بات
وہ بدن ہے تیغ یہ تن ہے نیام	آستیں یہ ہاتھ وہ ہے والسلام
اس بدن سے جاتا ہے جب وہ بدن	مردہ کہدیتے ہیں اسکو مرد و زن

گڑ گیا میں گور میں جب ناگہاں — اک اندھیرا ہو گیا مجھ پر وہاں

بعد ازاں ہوئی روشنی سو جانکی — بلکہ تھی وہ روشنی ایمان کی

آ کے دو کس نے کئے مجھ سے سوال — میں جواب انکو دیئے پھر حسب حال

گور کیا تھی اک محل تھا خوب تر — وہ گئے پھر اک دریچہ کھول کر

بھائی حال اس راہ کا کہتا ہوں میں — سیر کرتا اور وہاں رہتا ہوں میں

حکایت

ایک بیراگی جو تھا مجنوں مثال — اسکو اک بوٹی کا تھا ہر دم خیال

وہ نہ سوتا تھا نہ کھاتا رات دن — آہ کرتا اور روتا رات دن

ناگہاں صحرا میں وہ آئی نظر — پی گیا اسکے تئیں وہ پیس کر

پھول کر تن ہو گیا سب چاک چاک — لاش اسکی گر پڑی بالا ئی خاک

اس سے نکلا چاند صورت اک جوان — اسکی خوبی کا نہیں ہوتا بیاں

نہیں سمائی ہے ہوا جوں بات میں — یوں تھا وہ نازک بدن بہرت میں

چل دیا اک آن میں وہ چرخ پر — دیکھا جن لوگوں نے دیتے ہیں خبر

ظہور پنجم در عالم اجسام ہست

اک مرکب اور کثافت ہے سو شے — نام اسکا عالم اجسام ہے

تو بصیرت کو سمجھ انساں کی سر | ہے وہ ربانی لطیفہ خاص کر
وہ خلاصہ عالم ملکوت کا | وہ خلاصہ عالم جبروت کا
وہ مرکب تن سے ہے اور جان سے | جب خلافت ہوئی اسے سبحان سے
وہ جہاں اسباب ہے مقصود وہ | جب فرشتوں سے ہوا مسجود وہ
جب امانت کا وہ متحمل ہوا | مستحق کا حق ہے کرنا حق ادا
کرتا ہے اوسطے وہ ہر ایک کام | خلق ہونا بیشک اوسکو والسلام
اسمیں ہے ان چھہ مراتب کا ظہور | جب عروجی سیر وہ کرتا ہے دور
رکھتا ہے وہ جو لیاقت ذات میں | یوں لیا لطف مرتبوں کے سات ہیں
مصطفیٰ کے ہے لیاقت باکمال | جب کہا ختم رسالت ذوالجلال

حکایت

قطب عالم تھے کہیں مست الست | اک نے پوچھا ان یوں اے حق پرست
کیا ہے انساں کی ترقی اور وصول | شیخ بولے تو مراتب کا حصول
عام درجے پانچ ہیں یہ مجملی | مومن عابد زاہد و عارف ولی
خاص درجے پہ نبی ہیں اور رسول | اور اولو العزم اسمیں ہیں کر تو قبول
شکر ہے آخر خاتم پیغمبراں | مرتبے ہیں نو و نو ہیں آسماں
جاتی ہے ارواح جب تن سے گزر | ہیں مقامات انکے اس ترتیب پر

اسکو ہووے بوجھ اپنی جان کی	ہے بزرگی تن کے تئیں اس شان کی

دربیان عروج ونزول بروجہ کلیہ

ہے سو وہ آثار حق آیات حق	نفس و حس کا ہے سدا اوّل سبق
کہتے امر اللہ ہیں اس کو سدا	روح و دل کو جان افعال خدا
ہست اور ہستی کو ذات اللہ مان	نور سر کو تو صفات اللہ جان
دل سے ہوئے روح کی تجھکو خبر	نفس و حس سی ہو تجھے دلپر نظر
ذر سے تو جان لے ذات خدا	روح سے تو نور کو جانے سدا
گر صفت ہیں فعل کو تو اب فنا	فعل حق ہیں کر اثر کو اب فنا
اور صفت کو فعل نہیں ذات کو	یعنے دیکھے ہر صفت ہیں ذات کو
یوں ہے آنا اور جانا اور فنا	ہر اثر میں فعل کو ہے دیکھنا
ہے یہ سب تحصیل حاصل بھائی جان	ہے خدا موجود اور ہستی عیان

دربیان خاتمہ

یوں سخن کی حق نے کی ہے ابتدا	وہ سخن ہے جسکے اوپر دل فدا
روح سے کرتی ہے وہ دلپر گذر	ہے ارادت کی تجلّی روح پر
تب بیاں پرداز کا آوے بیان	دل سے لب پہ وہ تجلّی ہو عیان

باب الالف

آدب اسکو کہتے ہیں کہ یہ تمیز رکھے کہ
یہ چیز واسطے رب کے ہی اور یہ چیز واسطے عبد کے

ایمان اسکو کہتے ہیں کہ عالم کو نیست اور
معدوم بالذات جاننا اور حق کو ہست اور
موجود بالذات جاننا اور یقین کرنا۔

اسلام اسکو کہتے ہیں کہ باوجود غیریت
کے عینیت حق تعالیٰ کی جاننا۔

انسان بصیرت کو کہتے ہیں جو بادشاہ
شہر وجود کا ہے۔

انسان کامل اسکو کہتے ہیں جسنے عروج
اور نزول کے تئیں تمام کیا۔

اثبات۔ خدا کے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

امانت اسرار الٰہی کے معنے اخلاق
نیک حاصل کرنا اور عطا کرنا ہر صاحب کا
حق اسکی خواہش کے مطابق،

الوھیت: اسکو کہتے ہیں جو تقاضا کرتا
ہے۔ فنائے عالم کا بقائے عالم ہیں اور
بقائے عالم کا عین فنائے عالم ہیں۔

ارادت ایک تجلی ہے واسطے
ایجاد معدوم کے،

اعیان ثابتہ، اسکو کہتے ہیں
جو صورتیں اسمائے حق کی ہیں اور
ثابت بیچ حضرت علم کے ہوئی
ہیں اور ان کے تعینات کی نسبتیں
ثابت ہیں، ساتھ اسمائے رب کے

احسان تحقیق کرنا عبودیت کا ہی
ساتھ مشاہدہ حضرت ربوبیت کے

اسم وہ ہے جو دلالت کرے ساتھ
اعتبار صفت کے۔

اسمائے ذاتی انکو کہتے ہیں کہ پانا اسکا
موقوف نہ ہووے اوپر غیر کے جیسا
کہ حیٌّ واجبٌ،

اسمائے صفاتی وہ ہیں کہ پانا
انکی اوپر ذات غیر کے موقوف ہو
جیسے علیمٌ قدیرٌ

سیر الی اللہ ابتدائی نفس کی نزول سے انتہائی مقامات پر [illegible]

سیر فی اللہ پہنچنا جو بعد تجلیات ہیں [illegible] صفات

سیر باللہ [illegible] متصف ہونا یہ مقام [illegible]

سیر عن اللہ [illegible] مقام ولایت کا ہے [illegible] بعد بقا کا

[illegible] مقام ہے،

سکر وہ ہے جو اختلاف [illegible]

اعیان سے کے ہوا نازل ہیں،

شکر وہ ہی جو ابتدا میں حیرت ہے

اور انتہا میں غلبہ فنا کا ہے،

سیر و طیر وہ ہے سالک کا

ایک حال سے دوسرے حال اور ایک

مقام سے دوسرے مقام کی طرف

نقل کرنا، سیر اسم کو کہتے ہیں اور

کیفیت اس کے ظہور کو کہتے ہیں

اور وہ نور محمدؐ ہے، اور نور مجرد ہی

اور جوہر اوّل ہے، اور تجلّی ذاتی ہے

اور ظلّ الوہیت کا ہے، دونوں

عالم میں اُس کے ظلال ہیں، اور

بیچون اور بیچگون ہے،

روح حیوانی وہ ظل روح انسانی

کا ہے، وہ جسم لطیف اور جوہر نورانی

مجرّد ہے، درمیانی روح انسانی کے

اور نفس کے ہے بصورت بدن کے

اور نفس کے ہے تمام بدن میں موجود ہے

اور ظہور روح انسانی کا محل ہے

پرتو اس کے روح طبعی روح نباتی

روح حیوانی روح نفسانی ہیں،

باب الزا

زجاجہ دل،

زکوٰۃ طہارت نفس،

زاہد جو تعلقات اور دنیا کو دور کرے

زاہدی نفس کو کبر اور کینہ اور غیبت

اور بغض اور حسد سے دور رکھنا،

باب السین

سجود شہود حق میں عبد کا فنا ہو جانا،

سر ربوبیت وہ ہے جو ظہور رب

کا ہے اعیان کی صورتوں میں اور

اعیان موجود ہیں ساتھ وجود حقیقی رب کے،

سالک دل کی توجہ اللہ کی طرف

رکھنے والا اور وہ متوسط جو حالت سیر

میں جو مبتدی اور منتہی کے درمیان ہے

سالک مجذوب وہ ہے جو ہستی اور

صفات اور افعال کو جمیع موجودات کی

ہستی اور صفات اور افعال حق دیکھے

سالک فانی وہ ہے جو ذات سالک

کی جیسا کہ اصل میں معدوم تھی ویسا ہی

اور ہستی کے سوا کچھ نہ رہے۔ سیر دلکی

توجہ حق کی طرف،

باب الشین

شاہد الوجود [illegible]

[illegible]

شہود [illegible]

[illegible]

رکھتا ہے ایک ایک نام ہے جو ساتھ
اس نام کے ممتاز ہے غیر سے باوجود
جمع احدیت کے،

شواہد الحق حقائق عالم کا حق کے
ساتھ مشاہدہ کرنا،

شیخ وہ انسان ہے جو شریعت اور طریقت
اور حقیقت میں کامل ہو

شہود خدا کو خدا سے دیکھنا

شریعت وہ ہے جو قول پیغمبر کے
ہیں اور اُن کی شان پر نازل ہوتے ہیں

شئون وہ ہے، جو حقائق عالم
کی ہر شان سے دوسرے جدا ہیں

شاہد وہ ہے جو کچھ کہ حاضر ہو وے
دل کے تئیں مشاہدہ کے اثر سے یا
علم سے یا علم لدنی سے

شرک جلی صفت موجودیت
میں اللہ تعالیٰ کا شریک ثابت کرنا،

شرک خفی صفت موجودیت میں
اللہ تعالیٰ کا شریک ثابت کرنا۔

شے وجود کو کہتے ہیں،

شبح اور مشکوٰۃ بدن کو کہتے ہیں،

شوق تمام تجلیات میں مشہود
حق کا مشتاق ہونا

شکر اپنے کو نابود اور حق کو موجود
جاننا،

باب الصاد

صورت الرحمن مسمی اللہ ہے
اسما و صفات کا جامع ہے اور آدم
مظہر اُسکا ہے۔

صورت حق محمدؐ

صورت آلہ انسان کامل،

صورت علمیہ وہ ہیں جو صورتیں
اپنے حق کی بیچ حضرت علم کے ثابت
ہوتی ہیں یعنی ہر صورت محل ظہور وجود کا
ہے کہ تعین ہوا و نسبت عدمی ہے اور مقام...

طلب خدا کی طلب اور محبت میں ثابت رہنا

باب الطاء

طریقت افعال جو بندے کے حق سے صادر ہوتے ہیں،

طمانیت قرار پانا نفس کا ساتھ رب کے

باب الظاء

ظہور ذات ...

ظل اول عقل اول ...

[illegible]

عکس کن کے ہووے، عکس وہ ہے جو حق تجلی فرماتا ہے موافق لیاقت بندے کے اور ظہور ہوتا ہے اسکا موافق اسکی صورت کے،

علم لدنی وہ علم حقیقت اور علم باطنی ہے اور وہ صحیح کرنا نسبت کا ہے ساتھ عبد اور رب کے

علم معرفت

ظل اللہ انسان کامل

ظلی وجود اضافی جو اعیان کی صورتوں سے ظاہر ہے،

ظل وہ ہے جو نور ظلمت سے ممتزج ہے النسبت اسکی ساتھ ممکنات کے ایسی ہے جیسی نسبت آئینہ کے مقابل میں اشیاء کے

ظلمت وہ ہے جو ادراک نہیں کرتا ہے، اور ادراک میں نہیں آتا ہے، اور وہ معدومات ہیں،

ظاہر الممکنات کو ظاہر العلم کہتے ہیں، اور وہ تجلی حق کی ہے بیچ صورتوں اعیان کے اور اس تجلی کو وجود اضافی اور ظاہر الوجود بھی کہتے ہیں،

باب العین

عارف الوجود وہ ہے جو حق چونی اور چگونی سے منزہ ہوکر واجب اور ممتنع کو تفصیل سے جاننے اور دیکھنے والا ہووے اسکو نور دانش اور نفس مطلق اور روح انسانی کہتے ہیں،

عارف وہ ہے جو صاحب نظر ہے یعنی حق تعالی اسکو بینائی دیتا ہے، ساتھ ذات کے اور صفات کے اور اسمائے اور افعال کے اور حکمت جوہر اشیا کی،

عبادت وہ ہے جو غایت تذلل ہے اور صحیح کرنا نسبت کا ہے ساتھ اللہ تعالی کے،

عالم وہ ہے جو صورتیں اسمائے حق کی ہیں، اسمدوات ذاتی ہیں مگر نسبت وجود اضافی حق کے ساتھ ان کے ثابت ہے یعنی

[illegible]

خصوصیت سے اسواسطے ہیں اُن
ناموں کو بیان کرتا ہوں کہ صاحب
ہوش اسپر قیاس کریں اسمائے الٰہی
کے ظہور سے بخوبی واقف ہو جاویں،

عبداللّٰہ جو مظہر اللّٰہ کا ہے اور اللّٰہ
تعالےٰ اُس کے تعیین پر تمام اسمار
کی تجلّی فرماتا ہے خصوصاً حضرت محمد
صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مظہر اُسکے ہیں،

عبدالرحمٰن جو مظہر رحمٰن کا اور
رحمٰن اُسمیں تجلّی فرماتا ہے، اور رحمت
کرتا ہی اور مظہر رحمت کا کرتا ہے، اوپر
عالم کے،

عبدالعزیز جو مظہر عزیز کا ہے جو
عزیز اُس میں تجلّی فرماتا ہے اور عزّت
دیتا ہے اور مظہر عزت دیتا ہے مستحق
مومن کے تئیں،

عبدالمومن جو مومن کا مظہر ہے
اور مومن اسمیں تجلّی فرماتا ہے اور امین

ہوتا ہے، عذاب سی اور لوگ امن پاتے
ہیں اُس سے،

عبدالغفار جو مظہر غفار کا ہی اور غفار
اُسمیں تجلّی فرماتا ہے، اور عیب اُسکا
اور وہ مظہر پوشیدہ کرتا ہے عیب عالم کا

عبدالرزاق، جو مظہر رزاق کا ہے
اور رزاق اُسمیں تجلّی فرماتا ہے اور رزق
معنوی اور ظاہری اُسکو دیتا ہے،
اور مظہر عطا کرتا ہے ارزق کو اوپر
مستحق کے،

عبدالعلیم جو مظہر علیم کا ہی اور علیم اسمیں
تجلّی فرماتا ہے اور علم ظاہری اور معنوی
اسکو دیتا ہے، اور مظہر تعلیم دیتا ہی علم
کو ساتھ مستحق کے،

عبدالودود مظہر ودود کا ہی اور ودود اسمیں
تجلّی فرماتا ہی اور دوست اسکو رکھتا ہی
وہ مظہر دوستان خدا کو دوست رکھتا ہے

عبدالرحیم جو مظہر رحیم کا ہی اور رحیم اسپر تجلّی

سمائی ہیں اور اعیان کے تئیں خارج
ہیں مطابق حضرت علم کے وجود
دیتے ہیں،

فقر وہ ہے کہ ابتدا میں ترک فضولات
دنیوی کرتا ہے، اور انتہا میں اپنے
کو ذات احدیت میں فنا کرتا ہے،

فرق مع الجمع وہ ہے جو عبد کو عبد
رب کو رب جانکر کثرت کو اندر وحدت کے
وجود کے واحد جاننا اور ظہور حق صورتوں
میں شیونات کے دیکھنا،

فنا فی اللہ وہ ہے جو اللہ تعالے
اوپر سالک کے تجلی جبروتی فرماتا
ہے۔ سالک اس تجلی سے طرف
عدم کے جاتا ہے، پھر وہاں سے
تنزل کرتا ہے یعنی جو انیت سے
مرکز انسان ہوتا ہے اور ملکیت سے
مرتا یعنی فنا فی اللہ ہوتا ہے،

فناء الفناء وہ ہے جو حق تجلی
قیومی فرماتا ہے، سالک کو فناء الفنا
بقاء البقاء حاصل ہوتا ہے،

فنا علمی وہ ہے جو صورتیں سالک
کے کثرت علم سے دور ہوویں،

فنا شہودی وہ ہے کہ تعینات
عالم کی سالک کے مشہود سے دور
ہوویں،

باب القاف

قرب فرائض وہ ہے جو حق سے
طرف خودی کے آتا ہے یعنی حق
تعالے ظاہر بندے کا ہوتا ہے،
اور بندہ باطن حق کا ہوتا ہے، یہ مرتبہ
فنائے ذات میں حاصل ہوتا ہے،

قرب نوافل وہ ہے جو خودی سے
طرف خدا کے جاتا ہے، یعنی حق باطن

اسکو توحید وجودی علمی کہتے ہیں اور اسکی
سے ثابت ہوتی ہے نسبت عینیت
اور غیریت کی،

قال وہ ہے جو بیان مکشوفات
کا ہے اور صاحب مقام عالم کو اس
سے ہوتا ہے،

قضا وہ ہے جو حکم کرنا احکام کا
موافق قدر کے

قال صحیح وہ ہے جو نسبت کا ثابت ...

قطب وہ جو منظور نظر حق کا ہے، اور ہر زمانے میں اوپر قلب اسرافیل علیہ السلام کے رہے،

قطب الاقطاب وہ ہے جو مظہر باطن نبوت محمدی کا ہے،

قد عرف وہ ہے جو سوائے تعینات کے موجود ہے سو حق ہی جاننا،

قناعت وہ ہے جو خدا سے خدا کو طلب کرنا،

قبض وہ ہے جو ابتدا میں قبض عہد کا ہے مخالفات سے اور نہایت میں قبض حق کا ہے، رسوم عادات سے بندے کی بیچ مقام مضافات کے،

باب الکاف

کیفیت عبد وہ ہے جو معدوم ذاتی ہے، اور عبد آلہ نما ہے،

کیفیت رب وہ ہے جو موجود ذاتی ہے اور عبد آلہ عبد نما ہوتا ہے،

کمال انسانی وہ ہے جو دل کو بالکل ہیں لانا ہے، اور تجلیات میں مشاہدہ حق کرنا،

کشف کبریٰ کشف الٰہی ہے کہ شک اور شبہ نہ رہے اثبات میں کہ جو بیچ وجود کے موجود ہے، حق ہے، اور بغیر وجود حق کے دوسرا موجود نہیں ہے۔ اور وجودیت اشیا کے سوائے نسبت اور اضافت کے زیادہ نہیں ہے، اور حقیقت تمام اشیا کی حق ہے،

کشف صغریٰ کشف کونی جو وہ کشف قلوب کا اور قبور کا اور عالم علوی اور سفلی اور احوال بہشت و دوزخ کا اور مانند اس کے ہے،

باب اللام

باب المیم

محاسبہ وہ ہے جو مقام ...

موجودیت ...

محجوب ...

من عرف ...

مرآۃ الوجود مظہر کو کہتے ہیں،

مربوب وہ ہی جو محل تصرف اور محل ظہور رب کا ہے

مظہر وہ ہی جو محل ظہور اور محل تصرف رب کا ہی باعتبار خصوصیت کے جیسا کہ آئینہ محل ظہور صورت کا ہے اور محل تصرف شخص خارج کا ہے

ماہیت وہ ہے جو حقیقت حال کی اور شان کی ہے

ممکن الوجود وہ ہے جو عضووں میں واجب کے اعضا ممکن کے نہ ہووے تو حس و حرکت واجب یعنی بدن عنصری کو روح حیوانی اور قلب مقید اور مثال اور خیال رکھتے ہیں،

ممتنع الوجود وہ ہی جو جسم ایک شکل وصورت سے منع کیا گیا ہے یہ وجود روح کا ہے، اس وجود کو لطیفہ انسانیہ اور روح مقید اور نفس ناطقہ اور ظلمات کہتے ہیں۔

مجذوب وہ ہے جو جذبہ حق کا اسکو پہونچے اور اسمیں دائم رکھے اور ترقی اس سے نہ کرے،

مجذوب سالک وہ ہی جو ہستی حق کو اور صفات کو ہر شے میں دیکھے،

مقام النسائی وہ ہے جو معرفت قرب حق اور معیت کی ہے،

مجلیہ ہی جو فنا کرتا ہے رسومات کو ساتھ مشاہدہ حق کے،

مجاہدہ وہ ہے جو مدام مخالفت نفس کی کرتا ہے،

مراقبہ وہ ہی کہ دل کے تئیں بیچ حضور حق کے ایسا رکھے کہ دوئی اور خودی دور ہو جاتی ہے،

مشاہدہ وہ ہی جو شخص جو حق کو بغیر حجاب اشیا کے دیکھتا ہے

مکاشفہ وہ ہی جو انوار تجلیات وارد کا ہے صورتوں میں صفات کے،

معائنہ وہ ہے جو انوار تجلیات بے مانند اور بے جہت اوپر دل سالک کے وارد ہوئے،

معرفت نفس وہ ہی جو پہچانے نسبت عینیت بندے کی ساتھ حق کے،

مقام عبد فقر اور ذلت کو کہتے ہیں

معرفت علمی وہ ہے جو تقلید پیغمبر کی ہے،

معرفت کشفی وہ ہے جو ذات حق

باب النون

نبوت تعریف وہ ہے کہ خبر دینا عالم کے تئیں معرفت ذات اور اسما اور صفات کے،

نبوت تشریع وہ ہے کہ پہچانا احکام کا اور ادب دینا اور سیاست کے تئیں قائم کرنا ہے،

نبی وہ ہے جو خدا کے احکام اوپر طریق بصیرت کے عالم کو پہونچانیوالا اور عالم کو خدا سے ملانیوالا،

نفس رحمانی جو وجود اضافی ہے اور حقیقت میں ایک ہے، اور زیادہ نظر آتا ہے سب اعیان اور احکام اعیان سے اور جیسا کہ دم انسان کا ایک ہی مختلف ہوتا ہے ساتھ حرفوں کے بیچ مخارج کے، اور ہوائے گرم کو باطن سے طرف ظاہر کے لاتا ہے، اور ہوا سرد کو ظاہر سے طرف باطن کے لیجاتا لیجاتا ہے۔ یعنی دم واسطے ترویح دل کے آتا ہے اور اسی طرح نفس رحمانی جو تجلی واحد ہے صورتوں کے اختلاف سے کثیر نظر آتی ہے یہ ترویح اسمائے الٰہی ہے جو تحت میں اسم رحمان کے داخل ہے اور اس سے دونوں عالموں کا ظہور ہوا ہے یعنی اعیان اس سے ظاہر باطن میں جانتے ہیں،

نفس جو اطبا کی اصطلاح میں روح بخار لطیف ہے جو اخلاط صالح سے پیدا ہوتا ہے دل مضغہ میں اور منتشر ہوتا ہے تمام بدن میں اور سراپا ایک بدن بخار کا ہوتا ہے اور گرمی بدن کی اس سے ہے صوفیہ اور اہل وحدت اسکو نفس کہتے ہیں اور وہ وقت موت کے بعد معدوم ہوتا ہے، اور درمیان دل اور تن کے ہے،

نقش

نفی وہ ہے جو ...

نجبا چالیس ولی ہیں کہ قائم کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے واسطے اصلاح کار ہائے مردم کے ...

باب الواو

وصل ...

وصال وہ ہے جو ...

دیکھنا

دیکھتا ہے،

واردات وہ ہے جو کچھ کہ وارد ہوتا ہے دل پر عالم معانی سے بغیر عمل کے،

واقعہ وہ ہے جو کچھ کہ نازل ہووے دل میں عالم غیب سے،

وجود ہستی وہ ہے جو مفہوم یافت کا ہے،

وجود حق وہ ہے کہ اول وجود اور آخر وجود بھی ہے، اور ذات سے اپنی موجود ہے، جیسا کہ نور شمس کا اپنی ذات سے روشن ہے،

وجود ارواح وہ ہے، جو ایک جانب وجود ایک جانب عدم ہے، اور وہ وجود زاید بر ذات ہووے جیسا کہ نور شمس کا نایاب ہے، او پر جرم شمس کے

وجود اجسام وہ ہے جو دو جانب عدم

اس کے عدم ہووے اور وجود غیر سے ہووے جیسا کہ سنگ زمین پر روشن ہے مقابلہ میں شمس کے

واجب الوجود وہ ہے جو واسطے تصرف اور ظہور صفات اور افعال روح انسانی اور جسم عنصری کے لازم ہے،

واحد الوجود وہ ہے جو واسطے تصرف اور ظہور ایک نور لطیف ہو اور جانتا ہے جو واجب اور ممکن اور ممتنع اور معارف اور شاہد سیر سے مظاہر ہیں جو کچھ ہیں سو ہیں ہوں،

وحدۃ الوجود وہ ہے جو مضمحل ہونا اور نابود ہونا عبد کا ہے نزدیک ظہور تجلی نور کے جیسا کہ مضمحل ہونا نور کواکب کا ہے، نزدیک ظہور تجلی نور کے بیچ نور آفتاب کے عین العدم عبد کی حقیقت کا ہے،

وجود عام وہ ہے جو ظل وجود حقیقی کا ہے

وجد وہ ہے جو ... دل عاشق کے ... معشوق کا

وحدیت وہ ہے جو ذات مطلقہ اپنی کو اور عالم کو تفصیل سے پاتا ہے جو نفس رحمانی کو بھی کہتے ہیں،

باب الہا

ہمہ اوست وہ ہے جو حق تعالیٰ ظاہر ہے صورت سے اور شکل

وقت وہ ہے جو حاضر ہے ساتھ دل کے بیچ ...

فنا وہ ہے جو فانی ہے صفات حق میں اور باقی ہے ساتھ ...

ولایت وہ ہے جو ... ساتھ حق کے ...

وجود حقیقی ...

باب الیا

نہیں ہے کو کچھ نہیں ہے،
یا وہ ہے جو غیر حق کو فراموش کرنا اور دریائے نور میں غرق ہونا خودی کو
گم کرنا ہے،

نظم

یہ رسالہ بسکہ عالی شان کا ہے	یہ رسالہ معرفت کی جان ہے
یہ رسالہ ہو گیا ہے اب تمام	سن کلید معرفت ہے اسکا نام
ہے یکاں اسکو ضرورت سوحیات	مصطفےٰ پر پڑھو درود اور پڑھو صلوٰۃ

تمت

باب المعرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کے ظاہر ہو وسے کہ ہر ایک پر فرض ہے ان تین حال پر ایمان لانا اور در حقیقت یہ کلمہ توحید پڑھنا ہے، اور مومن برحق ہوتا ہے، جو کوئی یہ تین حال پر ایمان نہیں لاتا ہے اور زبان سے کلمہ پڑھتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا ہے، جو کوئی کہ ان تینوں حال سے واقف ہووے وہ ولی خدا کا ہوتا ہے،

حال اول یہ ہے جو معلوم کرتا ہے کہ نہیں سو خود نہیں ہے اور ہے

بدن مردہ ہے یعنے عدم اوّل نے صورت جماد کی پائی بعد نبات میں آیا
پھر حیوان میں آکر تجلّی سے انوار صفات کی انسان ہوا ہے، اسواسطے مظہر
ذات اور صفات حق کا انسان ہے، اور مظہر صفات حق کا روح ہے اور
مظہر روح کا دل ہے، اور مظہر دل کا جسم ہے، اور مظہر جسم کا سایہ ہے یعنی سایہ کو
حرکت جسم سے ہے اور جسم کو حرکت دل سے ہے اور دل کو حرکت روح سے ہے
اور روح کو حرکت حق سے ہے یعنے انسان مظہر اللہ کا ہے، روح مظہر حی کا دل مظہر
علیم کا نفس مظہر مرید کا جسم مظہر قدیر کا چشم مظہر بصیر کا گوش مظہر سمیع کا اور زبان
مظہر کلیم کا ہے اسی طرح ہر اعضا اور حرکت مخلوق خدا کی ہے اور مظہر ایک ایک
اسم کا ہے بوجھنا اور شکر اور احسان اللہ کا بجا لانا اور ذلت اور خواری اپنی
نظر میں رکھنا اور تمام چیزیں اپنے میں عاریت ہیں یہ جاننا اسواسطے حق تعالےٰ
نے امتحان کرنے کو پیغمبر بھیجا اور قرآن شریف دیا ہے اور موت کو اسپر بھیجا ہے
اور اسکو اول کے سرے کا بنایا ہے، تاکہ بندے جانیں کہ خالق اپنا وحدہ
لاشریک ہے اور لطیف ہے اور قادر ہے، اور حی ہے، اور قیوم ہے یہ سب
کمال اسکے ہیں اور تمام نقصان ہم میں ہیں، پھر حق تعالیٰ اُس مردے کو
زندہ کرتا ہے اور حشر میں لاتا ہے اور شاہدی سے اُن دو گواہ کے حساب
اس سے لیتا ہے یہ جیسا کرتا ہے ویسا اجر پاتا ہے حال دوسرا
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وجود ذاتی ہے اور صفات اس کی نہ عین

ظہور ہے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں یہ جاننا کہ مضلّ کا ظہور ہے
اور عالم جو کچھ کہ نفع پاتے ہیں، یہ جاننا کہ نافع کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ
نقصان پاتے ہیں یہ جاننا کہ ضارّ کا ظہور ہے، اور عالم سے جو کچھ کہ بول
براز دفع ہوا ہے، یہ جاننا کہ دافع کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ وضو ہیں،
اور وضو اور غسل کرتے ہیں، یہ جاننا کہ طاہر کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ
جیتے ہیں یہ جاننا کہ محیی کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ مرتے ہیں یہ جاننا کہ
ممیت کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ علم حاصل کرتے ہیں یہ جاننا کہ علیم کا
ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ چاہتے ہیں یہ جاننا کہ مرید کا ظہور ہے۔ اور عالم
جو کچھ کہ کرتے ہیں اور چلتے ہیں یہ جاننا کہ قدیر کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ
کہ سنتے ہیں، یہ جاننا کہ سمیع کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ کہتے ہیں یہ جاننا
کہ کلیم کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ دیکھتے ہیں یہ جاننا کہ بصیر کا ظہور ہے اور عالم
جو کچھ کہ لباس پہنتے ہیں یہ جاننا کہ ستار کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ کھاتے اور کھلاتے
ہیں، یہ جاننا کہ رزاق کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ خالق ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں،
یہ جاننا کہ خالق کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ دیتے ہیں یہ جاننا کہ معطی کا ظہور
ہے۔ اور عالم جو کچھ کہ لیتے ہیں یہ جاننا کہ قابض کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ
کہ راحت پاتے ہیں، یہ جاننا کہ باسط کا ظہور ہے اور عالم ہیں جو کچھ کہ
صنائع ہیں یہ جاننا کہ عالم ہیں صانع کا ظہور ہے اور آسمان کو یہ جاننا کہ بدیع کا

دستور الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکا دوست ہوتا ہے چوتھی یہ کہ جو کوئی دلسے مسلمان ہوتا ہے آخرت میں اُسکو جنت ہو اور دیدار خدا کا ہو پانچویں یہ کہ تمام دینوں سے دین محمدؐ کا افضل جاننا چھٹے یہ کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہے آخرت میں حضرت محمدؐ اُسکے شفاعت کرنیوالے ہوتے ہیں ساتویں یہ کہ جو شان محمدؐ میں نازل ہوا ہے برحق ہے آٹھویں یہ کہ جو محمدؐ امر اور نہی فرماتے ہیں یہ طرف سے خدا کے ہے نویں یہ کہ دوست خالص رسولؐ کا ہونا اور دوستوں کو اُن کے دوست رکھنا ہے دسویں یہ کہ جس کسی نے مسلمان ہو کر مسلمانی سے انکار کیا تو اسپر لعنت خدا کی اور غضب خدا کا ہوتا ہے گیارھویں یہ کہ بعد اسلام لانے کے ہمیشہ امید اور خوف میں رہنا اور اخلاق نیک حاصل کرنا بارھویں یہ کہ جو کچھ کام خلاف رضا خدا کے اور رسولؐ کے ہوئے ہیں اُس سے باز آ کر دل میں شرمندگی رکھنا اے عزیز جب یہ باتیں دل میں ثابت ہوں اور یقین ہو تب واسطے رضائے خدا کے کلمہ پڑھنا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ معنی کلمے کے یہ ہیں برحق عبادت کا لینا اللہ کو سزاوار ہے اور وہ ایک ہے اُسکا شریک نہیں ہے اور محمدؐ بندے اُس کے اور رسول اُس کے برحق ہیں اور دل سے کہنا ایمان لایا میں اللہ پر جو ہے ایسے نقصان سے پاک ہے صفات اُسکی مثل ذات کے بے عیب ہیں قبول

تیسرے یہ کہ نماز کرنا ہستی پر خدا کی اقرار کرنا ہے اور غیر حق کو ناحق کو نابود جاننا
ہو چوتھے یہ کہ نماز پڑھنے والا اپنی عبدیت دیتا ہی پانچویں کہ جیسا غلام تقصیر مند
آگے اپنے صاحب کے عاجزی اور قصوری ہاتا ہے ویسا ہاتا ہے چھٹے یہ کہ آگے
صاحب کے سر زمین پر رکھنا ہی گناہوں کی بخشائش کا سبب ہے اور وسیلہ نجات کا ہی اے عزیز
بیان نماز کا یہ ہے فرض اور واجب فرمان خدا کا ہی سنت اور مستحب فرمان رسول کا ہے
بنائے مسلمانی کے پانچ فرض ہیں کلمہ پڑھنا، نماز کرنا، روزہ رکھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا
وضو واسطے نماز کے فرض ہے، وضو میں چار فرض ہیں مُنہہ دھونا، ہاتھ کہنیوں
تک دھونا اور پاؤ سر کا مسح کرنا، اور پاؤں ٹخنے تک دھونا، اے عزیز غسل میں
تین فرض ہیں، غرغرہ کرنا، ناک میں پانی دینا تمام بدن کو تر کرنا، اے عزیز فجر
کی نماز میں اول دو رکعت سنت بعد دو رکعت فرض ہے، ظہر میں اوّل چار رکعت
سنت ہے بعد چار رکعت فرض ہے، بعد دو رکعت سنت ہے، عصر میں
چار رکعت فرض ہے، مغرب میں اوّل تین رکعت فرض ہے بعد
دو رکعت سنت ہے عشا میں اوّل چار رکعت فرض ہے بعد
دو رکعت سنت ہے بعد تین رکعت وتر ہے العزیز ترتیب فرض
نماز کی یہ ہے اوّل باوضو اقامت کہنا الٰی وجہت پڑھنا بعد اسکے
دو رکعت فرض یا چار رکعت فرض یا تین رکعت فرض فلانے وقت کی پڑھتا ہوں واسطے
خدا کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھنا یعنی اللہ کے ساتھ ہاتھ اوٹھا کر انگوٹھے کان کی

پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنا اگر ظہر کی سنت ہیں تو ظہر کا نام لینا ہے فرض نماز جیسا ادا کرتے ہیں ویسا ادا کرنا فرض نماز میں اور سنت نماز میں فرق نام کا ہے باقی دستور دونوں کا ایک ہی اقامت اور انی وجہت وجہی الخ فرض نماز میں نیت باندھنے کے پہلے پڑھتے ہیں سنت نماز میں نہیں ہے، فرض تین رکعت یا چار رکعت ہوں اوّل کی دو رکعت میں الحمد اور ایک ایک سورہ پڑھنا ہے، آخری کی ہر رکعت میں فقط الحمد پڑھنا ہے مگر سنت نماز میں ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنا ہے، اور نفل نماز کا بھی یہی دستور ہے، جیسا کہ سنت نماز کی ترتیب ہے وہی ہے ترتیب تین رکعت وتر کی ہے مگر تیسری رکعت میں بسم اللہ اور الحمد اور ایک سورۃ پڑھکر اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھنا دعائے قنوت پڑھنا اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو سبحان ربی الاعلی تین بار پڑھکر موافق دستور کے رکوع اور سجود کر کے بیٹھنا پوری التحیات پڑھکر سلام دینا۔

اے عزیز مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہیں مگر چار بات کا۔ عورتوں کا اذان اور اقامت نہیں ہے۔ اور نیت باندھتے وقت ہاتھ کاندھے تک اٹھا کر سینے پر باندھنا، اور سجدے میں ران کا اور بازو اور بغل ملانا اور بیٹھتے وقت دونوں قدم سیدھے طرف نکالنا اور تمام ثنا آہستہ پڑھنا۔ التحیات یہ ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ

یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد

دوسرا محمد رسول اللہ ہے، جو کوئی کہ لا الٰہ الا اللہ ہزار بار پڑھے مگر محمد رسول اللہ صدق دل سے نہ پڑھے وہ کافر ہے، اسواسطے ہر ایک پر فرض ہے کہ ان باتوں کو دلیل سے ثابت کرنا اور برحق جاننا جو حقیقت میں صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ مومن برحق ہوتا ہے جس کسی نے کہ ان باتوں کو حق نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ کلمہ زبان سے پڑھتا ہے الغرض یہ باتیں اختصار سے تین بیان پر ہیں اول بیان یہ ہے کہ محمد فرزند عبد اللہ کے وہ فرزند عبد المطلب وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبد مناف کے ہیں محمد ہاشمی قریشی ہیں مکی ہیں جس روز پیدا ہوئے بتان عرب سرنگون ہوئے اور حضرت کے پیدا ہونیکے دو روز پہلے سے غیب سے یہ آواز بلند آتی تھی کہ محمد پیغمبر آخر زمان کا پیدا ہوتا ہے حضرت محمد کی ماں کا نام بی بی آمنہ ہے اور دایہ کا نام بی بی حلیمہ ہے محمد کی صورت تھی اور گندمی رنگ چہرہ سرخ و سفید تھا کشادہ پیشانی تھی، اور ناک لانبی اور دھانوں آنکھیں شرگین سرمہ دار تھیں اور بلند گردن تھی، اور داڑھی گول تھی بال ان کے سیاہ تھے، اور دونوں ہاتھ دراز تھے، اور انگلیاں باریک تھیں اور سینہ کشادہ تھا اور ایک خط روشن سینے سے ناف تک تھا قد میانہ تھا اور کمر نازک تھی تمام اعضا سر سے پاؤں تک اعتدال میں تھے اور ملا ہوئے تھے، اور درمیان دونوں بازوؤں کے نشان نبوت کا تھا یعنی قدرت سے کلمہ لکھا ہوا تھا اور پاؤں میں نعلین پہنتے تھے، اور لباس عرب کا تھا، اور عربی زبان تھی کم ہنستے اور اکثر تبسم کرتے تھے، حضرت محمد

ایک یا دو معجزے دیئے اگر حضرت محمدؐ کو بہت معجزے دیئے ہیں ایمیں سے چند بیان کرتا ہوں محمدؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند آسمان پر دو ٹکڑا ہوا اور ہزاروں مردہ دلونکو زندہ کیا اور پتھروں سے انکی نبوت پر گواہی دی اور دریا کا درخت انکی طلب پر آیا اور پتھروں اور درختوں اور حیوانوں نے اُن کو سجدہ کیا اور انکی انگلیوں سے پانی کی ایسی نہر جاری ہوئی کہ بیس ہزار آدمی اُس سے سیراب ہوئے اور قرآن معجزہ انکا ہے اور بہت آئے ہیں انکی دعا کی برکت سے ستر ہزار آدمیوں نے آسودگی سے کھایا یہ الغرض محمدؐ کی نبوت پر قرآن اور انجیل کے عالم اور تمام پیغمبر گواہ ہیں لیکن وہ چار دلائل عقلی واسطے بچوں اور عورتوں کے لکھتا ہوں دلیل اول یہ ہے کہ محمدؐ نے دعوے پیغمبری کا کیا اور موافق دعوے کے معجزے بتلائے جو کوئی دعوے کرے پیغمبری کا ثابت کرے وہ پیغمبر برحق ہے دلیل دوسری یہ ہے کہ معجزہ فعل خدا کا ہے اگر وہ فعل ناحق دعوے کرنے والے کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو خدا سے تعالیٰ جاہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے دلیل تیسری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر ونکو معجزے دیتا ہے اگر جھوٹے پیغمبروں کے ہاتھ خدا ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ عیب سے منزہ ہے دلیل چوتھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر کو معجزہ اسواسطے دیتا ہے جو انکی صدق پیغمبری پر شاہد اور گواہ ہووے اگر یہ شہادت اور گواہی ناحق پر ہووے تو اللہ جھوٹ پر راضی ہوا اور جھوٹے کا مددگار ہوا اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے دلیل پانچویں یہ ہے کہ جو کوئی ناحق دعوے کرے پیغمبری کا اور معجزہ سے دکھلانے میں عاجز آوے اللہ تعالیٰ اسکو معجزہ کر دیتا ہے اگر

ازالۃ الاوہام

نور الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفےٰ کے ظاہر ہووے کہ ہر ایک پر فرض ہی اصول ایمان پر
عمل کرنا اور کفر اور شرک سے دور رہنا جس کسی نے اصول ایمان پر عمل نہیں کیا اور
کفر اور شرک سے دور نہیں رہا اگرچہ کلمہ ہزار بار پڑھے مومن نہیں ہوتا ہی اسواسطے
بطور اختصار کے اصول ہر ایک کا بیان کرتا ہوں جب ہر ایک مومن اسپر عمل کر کے
توحید خدا کی اور تصدیق رسول کی حاصل کریں وہ مومن اور دوست خالص خدا
اور رسول کے ہو جاوینگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ایمان وہ ہی کہ اقرار زبان سے کرنا اور یقین سے جاننا کہ اللہ
تعالیٰ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد بندے اسکے اور رسول اسکے برحق ہیں اور اول
اصول ایمان کے یہ ہیں اول وہ ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکے تئیں عیب اور نقصان سے پاک جاننا
ہے دوسرا یہ ہی کہ تمام کام واسطے رضائے خدا کے کرنا ہی تیسرا یہ ہی کہ محبت
خالص رسول کا ہووے اسکی اطاعت کرنا ہی چوتھا یہ ہی کہ جو کچھ قرآن شریف میں ہے اسکی
تصدیق اور اقرار کرنا ہے پانچواں یہ ہی کہ تمام مسلمین کو فائدہ اور نقصان آخرت کے تعلیم
کرنا اور انکی حق میں ایسا چاہنا جیسا اپنے حق میں چاہتے ہیں بیان وجوہ کفر کا کے
اور اصول اسکے قسم [illegible] ہیں اول تعطیل دوسرا تشریک تیسرا تشبیہ چوتھا تعلیل